رنگین شمارہ
ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)
ذُوالحجۃ الحرام 1441ھ / اگست 2020ء

الحج
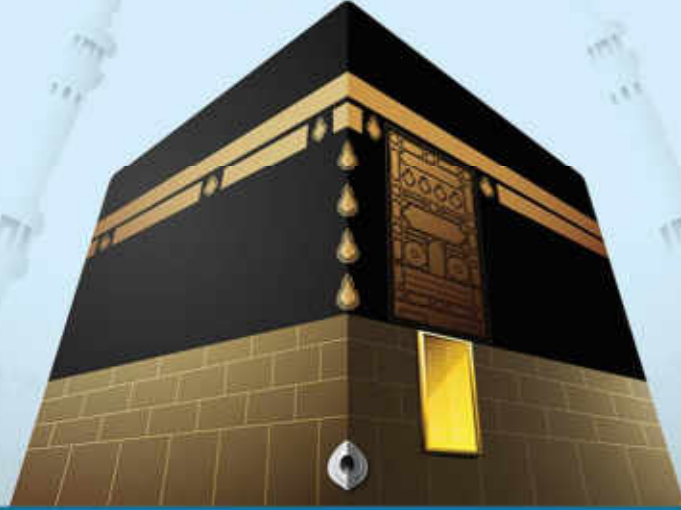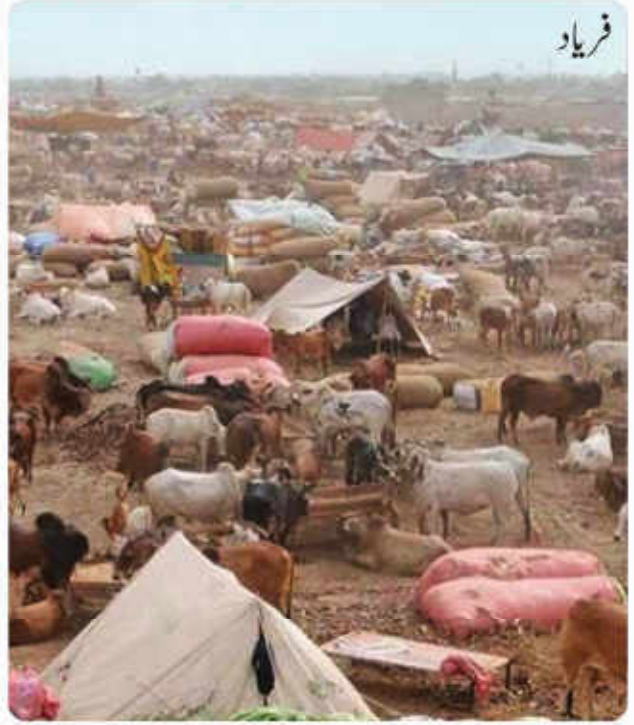
قربانی ضروری ہے

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

مخصوص جانور کو مخصوص وقت میں اللہ پاک کا قُرب حاصل کرنے کے لئے ذَبح کرنے کو قربانی کہتے ہیں۔ قربانی حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی سنّت ہے جو اس اُمّت کے لئے بھی باقی رکھی گئی ہے۔ قراٰنِ کریم میں اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو قربانی کرنے کا حکم دیا ہے۔ حکمِ شریعت پر عمل کرتے ہوئے خوش دِلی کے ساتھ قربانی کرنے کے جہاں اُخروی فوائد ہیں وہیں دنیا میں بھی اس کے بہت سے فائدے ہیں۔

روزگار کے مواقع: مویشی منڈیوں میں بیچنے کے لئے بہت سے لوگ اپنے گھروں، باڑوں یا کیٹل فارمز میں جانور پالتے ہیں۔ جانوروں کی دیکھ بھال کے لئے کثیر افراد کو ملازم رکھا جاتا ہے جن کا روزگار قربانی کی سنّت کی برکت سے چلتا ہے۔ ان جانوروں کو مویشی منڈیوں تک پہنچانے کے لئے مختلف گاڑیاں اور کنٹینر کرائے پر لئے جاتے ہیں جن سے ہزاروں افراد روزی کماتے ہیں۔ جانور لے جانے والی گاڑیاں مختلف مقامات پر ٹول ٹیکس ادا کرتی ہیں اور پھر مویشی منڈی میں بھی جگہ کے حساب سے کرایہ دیا جاتا ہے جس سے ملکی خزانے کو فائدہ ہوتا ہے۔ ملک بھر میں موجود مویشی منڈیوں سے بھی مجموعی طور پر لاکھوں افراد کے گھر کا چولہا جلتا ہے۔ منڈیوں میں موجود کھانے پینے کے اسٹال اور ہوٹل، چائے، پانی، چارہ، جھول وغیرہ بیچنے والے قربانی کی سنّت کی بدولت اپنی روزی کماتے ہیں۔ منڈیوں سے جانور خرید کر گھر لانے کے لئے جس گاڑی کو استعمال کیا جاتا ہے اس کے مالک کا روزگار بھی اس سے چلتا ہے۔ ان گاڑیوں میں جن پیٹرول پمپس سے فیول ڈلوایا جاتا ہے ان کا کام بھی اس سے وابستہ ہوتا ہے۔ قربانی کے ایام میں شہروں میں جگہ جگہ چارہ بیچنے کے اسٹال لگائے جاتے ہیں جن سے ہزاروں افراد کا روزگار چلتا ہے۔ کئی مقامات پر جانوروں کی حفاظت کے لئے چوکیدار بھی رکھے جاتے ہیں۔ جانور بیمار ہوجائے تو ویٹرنری ڈاکٹر کو بلوایا جاتا ہے۔ قربانی کے دن آنے پر ہزاروں قصاب جانور ذبح کرنے اور گوشت قیمہ وغیرہ بنانے کا کام کرتے ہیں۔ قربانی کے گوشت سے مختلف ڈشیں بنانے کے لئے ہوٹلوں وغیرہ میں خاص اہتمام ہوتا ہے۔ قربانی کی کھالوں سے مختلف چیزیں بنائی جاتی ہیں اور انہیں دوسرے ملکوں میں برآمد (Export) بھی کیا جاتا ہے جس سے ملک کو قیمتی زَرِمُبادلہ حاصل ہوتا ہے۔ الغرض جانور کے پیدا ہونے سے لے کر قربان ہونے تک قربانی کی سنّت کی برکت سے لاکھوں لاکھ افراد کے لئے روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں اور ملکی معیشت کو بھی بے پناہ فائدہ ہوتا ہے۔

غریبوں کا فائدہ: قربانی کرنے کے بعد کئی خوش نصیب لوگ اپنے رشتہ داروں، دوستوں اور غریبوں مسکینوں کو بھی گوشت پہنچاتے ہیں جس کی بدولت ان کے گھر میں بھی گوشت پکتا ہے۔

بقیہ صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ کیجئے

بفیضانِ نظر: سراج الامّہ، کاشف الغمہ، امام اعظم، فقیہ افخم حضرت سیّدنا امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم: اعلیٰ حضرت، امام اہلِ سنت، مجددِ دین و ملت، شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

ہر ماہ تین زبانوں (اردو، انگلش، گجراتی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت

ماہنامہ فیضانِ مدینہ (دعوتِ اسلامی)

ذوالحجۃ الحرام ۱۴۴۱ھ، اگست 2020ء — جلد: 4، شمارہ: 9

ماہنامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 40 رنگین: 65

سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات: سادہ: 800 رنگین: 1100

ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)

12 شمارے رنگین: 785 12 شمارے سادہ: 480

نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان سے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بکنگ کی معلومات و شکایات کے لئے
Call: +922111252692 Ext:9229-9231
Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی
فون: 2660 :Ext: +92 21 111 25 26 92
Web: www.dawateislami.net
Email: mahnama@dawateislami.net
Whatsapp: +923012619734

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

شرعی تفتیش: مولانا محمد جمیل عطاری مدنی مدظلہ العالی دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی)

https://www.dawateislami.net/magazine
☆ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

گرافکس ڈیزائننگ:
یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن عطاری

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: بے شک تمہارے نام مَع شناخت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں، لہٰذا مجھ پر اَحْسن (یعنی بہترین الفاظ میں) دُرودِ پاک پڑھو۔ (مصنف عبد الرزاق،2/140، حدیث:3116)

مناجات

تُونے مجھ کو حج پہ بلایا، یاالله مِری جھولی بھر دے
گردِ کعبہ خوب پھرایا، یاالله مِری جھولی بھر دے

مولیٰ مجھ کو نیک بنادے، اپنی اُلفت دل میں بسادے
بَہرِ صَفا اور بَہرِ مَروہ، یاالله مِری جھولی بھر دے

واسِطہ نبیوں کے سرور کا، واسِطہ صِدّیق اور عُمَر کا
واسِطہ عثمان و حیدر کا، یاالله مِری جھولی بھر دے

میں ہوں بندہ تُو ہے مولیٰ، تُو ہے قادِر میں ناکارہ
میں منگتا تُو دینے والا، یاالله مِری جھولی بھر دے

دے حُسنِ اَخلاق کی دولت، کر دے عطا اِخلاص کی نعمت
مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا، یاالله مِری جھولی بھر دے

بخش دے میری ساری خطائیں، کھول دے مجھ پر اپنی عطائیں
برسادے رَحْمت کی برکھا، یاالله مِری جھولی بھر دے

جنّت میں آقا کا پڑوسی، بن جائے عطّار الٰہی
مولیٰ از پئے قُطبِ مدینہ، یاالله مِری جھولی بھر دے

وسائلِ بخشش (مُرمّم)، ص121

از شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

نعت

اَفلاک سے اونچا ہے اَیوان محمد کا
مَخلوقِ الٰہی ہے سامان محمد کا

پاتے ہیں سبھی صدقہ اُن کے درِ اَقدس سے
ہر ذَرّۂ عالَم ہے مہمان محمد کا

ہوتی ہے ہر اک نعمت تقسیم مدینے سے
کونین میں جاری ہے فیضان محمد کا

دیتے ہیں مَلَک پہرہ سرکار کے روضے پر
جبریلِ مُعَظَّم ہے دَربان محمد کا

دنیا کی سبھی باتیں مٹ جائیں مرے دل سے
ہو وِردِ زباں کلمہ ہر آن محمد کا

جب مَدح و ثنا حق نے قرآن میں فرمائی
کیا مُنہ ہے جو واصِف ہو انسان محمد کا

تقدیر جمیلؔ اپنی شاہوں سے رہے بڑھ کر
سگ اپنا بنائے گر دربان محمد کا

قبالۂ بخشش، ص74

از مَدّاحُ الحبیب مولانا جمیل الرحمٰن قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ

برکھا: بارش۔ اَفلاک: آسمانوں۔ اَیوان: محل، مکان۔ مَلَک: فرشتے۔ دَربان: پہرے دار۔ واصِف: تعریف کرنے والا۔

تفسیرِ قرآنِ کریم

انسان کی فطری کمزوری کو طاقت میں بدلنے کا نسخہ

دوسری اور آخری قسط

مفتی محمد قاسم عطاری*

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اور آدمی کمزور بنایا گیا ہے۔ (پ5، النسآء:28)

انسان فطری طور پر کمزور پیدا کیا گیا ہے اور اسی کمزوری کا نتیجہ ہے کہ وہ بہت جلد خواہشاتِ نفسانی کی طرف مائل ہو جاتا ہے خواہ ان سے کتنا ہی نقصان اٹھانا پڑے۔ انسان کے لئے نفس کے تقاضوں سے صبر دشوار ہے اگرچہ وہ تقاضے اس کے لئے کتنے ہی ضرر رَساں ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی کمزوری پر رحم فرماتے ہوئے کثیر معاملات میں حدود وقُیُود کے ساتھ انہیں نفع اٹھانے کی اجازت دی اور صرف ان صورتوں سے منع کیا جن سے نفع اٹھانے میں اُس فرد کے لئے یا مجموعی طور پر معاشرے کے لئے فسادِ عظیم اور بڑے نقصان کا خدشہ تھا۔ انسان کی کمزوری کے بہت سے پہلو اور مَظاہر ہیں جنہیں قرآن نے بڑی تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی ربِّ کریم کا احسانِ عظیم ہے کہ اس نے قرآن کی صورت میں ان تمام کمزوریوں کا علاج اور قابلِ تقلید نمونے کے طور پر انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے احوال وواقعات بیان فرمائے اور خصوصاً سیِّد الانبیاء، افضل الخلق، سیِّد البشر، انسانِ کامل، حضورِ پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیبہ کو ہمارے لئے اُسوۂ حسنہ یعنی بہترین نمونہ قرار دیا۔

آیئے! قرآن کی روشنی میں انسان کی کمزوری اور اس کا علاج دریافت کرتے ہیں:

انسان کی کمزوری ہے کہ پریشانی میں جلد نا امید ہو جاتا اور ناشکری پر اتر آتا ہے جبکہ راحت و نعمت کے وقت شیخی، تکبر، تَعَلِّی اور غفلت کا شکار ہو جاتا ہے۔

اس کمزوری کے **متعلق** اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ لَىٕنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُۚ-اِنَّهٗ لَیَـٴُـوْسٌ كَفُوْرٌ(۹) وَ لَىٕنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَیَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّیِّاٰتُ عَنِّیْؕ-اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ(۱۰)﴾ ترجمہ: اور اگر ہم انسان کو اپنی کسی رحمت کا مزہ دیں پھر وہ رحمت اس سے چھین لیں تو بیشک وہ بڑا مایوس اور ناشکرا (ہو جاتا) ہے۔ اور اگر ہم مصیبت کے بعد جو اسے پہنچی ہو اسے نعمت کا مزہ دیں تو ضرور کہے گا کہ برائیاں مجھ سے دور ہو گئیں بیشک وہ (اس وقت) بہت خوش ہونے والا، فخر و تکبر کرنے والا ہو جاتا ہے۔ (پ12، ہود:9، 10)

قرآن نے اس کمزوری کا حل یہ بیان فرمایا کہ مصیبت میں مایوس ہونے کی بجائے رحمتِ الٰہی پر نظر رکھیں، بے صبری کی بجائے صبر کا راستہ اختیار کریں، توکل کو اپنا شیوہ بنائیں اور ناشکری کی بجائے موجود نعمتوں پر بارگاہِ خدا میں شکر کا نذرانہ پیش کریں۔

مایوسی کی بجائے رحمت پر اس لئے نظر رکھیں کہ وہ رحمٰن و رحیم ہے اور اس کی رحمت ہر شے سے وسیع ہے۔ چنانچہ فرمایا: ﴿وَ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍؕ﴾ ترجمہ: اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ (پ9، الاعراف:156) اور فرمایا: ﴿لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِؕ﴾ ترجمہ: اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ (پ24، الزمر:53) اور فرمایا: ﴿وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ(۲۰۷)﴾ ترجمہ: اور اللہ بندوں پر بڑا مہربان ہے۔ (پ2، البقرۃ:207)

مشکل میں صبر کریں کیونکہ صبر سے خدا کا ساتھ اور مدد ملتی ہے جس سے دل کو قوت وہمت و حوصلہ حاصل ہوتا ہے اور یہ قوتِ قلبی مشکلات و آلام سے مقابلہ میں نہایت معاون ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا

* دارالافتاء اہلِ سنّت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ﴾ ترجمہ: بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔ (پ2،البقرۃ:153) اور صبر وہمت کے تعلق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ﴿فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ﴾ ترجمہ: تو تم صبر کرو جیسے ہمت والے رسولوں نے صبر کیا۔ (پ26،الاحقاف:35) یونہی توکل نہایت مضبوط سہارا ہے جو بندے کے معاملات کو سدھار دیتا اور اسے خدا کی حفاظت و کفایت میں لے آتا ہے چنانچہ فرمایا: ﴿وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ﴾ ترجمہ: اور اس زندہ پر بھروسہ کرو جو کبھی نہ مرے گا۔ (پ19،الفرقان:58) اور فرمایا: ﴿وَ مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ﴾ ترجمہ: اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔ (پ28،الطلاق:3)

مشکلات میں ایمان و توکل کی قوت سے حوصلہ پانے کے لئے قرآن کی روشنی میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی سیرت کا واقعہ پیشِ نظر رکھیں کہ جب آپ علیہ السّلام اپنی قوم بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے نکلے تو فرعون اپنے لشکر کے ساتھ پیچھا کرتے ہوئے آپ کے قریب پہنچ گیا۔ اب صورتِ حال یہ تھی کہ ایک طرف بنی اسرائیل بغیر سامانِ جنگ کے کھڑے تھے جبکہ دوسری طرف سامنے فرعون اپنی فوج، اسلحے، طاقت، شان و شوکت اور کروفر کے ساتھ غضبناک حالت میں موجود تھا۔ ایسی ظاہری بے سروسامانی اور کمزوری کے عالم میں موسیٰ علیہ السّلام کے ساتھیوں کی کیفیت کیا تھی، قرآن اس کی منظر کشی یوں فرماتا ہے: ﴿فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ﴾ ترجمہ: پھر جب دونوں گروہوں کا آمنا سامنا ہوا تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا: بیشک ہمیں پالیا گیا۔ (پ19، الشعراء:61) لیکن اسی کٹھن حالت میں خدا کے باہمت پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا طرزِ عمل اور توکل دیکھئے کہ آپ نے بے قراری و پریشانی ظاہر کرنے کی بجائے فرمایا: ﴿اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ﴾ ترجمہ: بیشک میرے ساتھ میرا رب ہے وہ ابھی مجھے راستہ دکھادے گا۔ (پ19، الشعراء:62) اور پھر یہی ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے سمندر میں راستہ بنادیا چنانچہ فرمایا: ﴿فَاَوْحَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَؕ-فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِیْمِ وَ اَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ وَ اَنْجَیْنَا مُوْسٰى وَ مَنْ مَّعَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِیْنَ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةًؕ-وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ﴾ ترجمہ: تو ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ دریا پر اپنا عصا مارو تو اچانک وہ دریا پھٹ گیا تو ہر راستہ بڑے پہاڑ جیسا ہو گیا۔ اور وہاں ہم دوسروں کو قریب لے آئے۔ اور ہم نے موسیٰ اور اس کے سب ساتھ والوں کو بچالیا۔ پھر دوسروں کو غرق کر دیا۔ بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان (فرعونیوں) میں اکثر مسلمان نہ تھے۔ (پ19،الشعراء:63تا67)
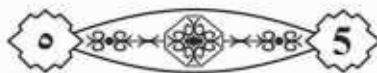
اور اسی توکل کی بنا پر دل میں پیدا ہونے والے ہمت و حوصلے کو جاننے کے لئے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہجرت کا واقعہ ذہن میں لائیں کہ سیِّدِ دو عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے ساتھی حضرت ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کی تاریکی میں مکۂ مکرمہ سے روانہ ہو کر غارِ ثور میں جلوہ فرما ہوئے لیکن کفار پیچھا کرتے ہوئے غار کے دہانے تک پہنچ گئے اور اتنے قریب ہو گئے کہ تھوڑا سا سر جھکا کر غار میں جھانکتے تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو دیکھ سکتے تھے اور اگر دیکھ لیتے تو جان لئے بغیر نہ رہتے۔ اس مشکل کے وقت میں صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حفاظت کے لئے اپنی بے قراری کا اظہار کیا تو مولائے کل، سیّدُ الرُّسُل، عَالِیُ الْهِمَم، رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صبر، ہمت، حوصلے، قوتِ ایمان، یقینِ کامل اور اعتماد و توکل پر مبنی جو جواب دیا وہ دل کے کانوں سے سنیں، فرمایا: ﴿لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَاۚ﴾ ترجمہ: غم نہ کر، بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ (پ10،التوبۃ:40) چنانچہ پھر اسی یقین و توکل کی برکت سے نصرتِ خداوندی اور تائیدِ الٰہی کا شان دار ظہور ہوا کہ غار کے کنارے پر موجود کفار کے دِلوں میں یہ خیال تک نہ آیا کہ جب یہاں تک پہنچ گئے ہیں تو تھوڑا سا جھک کر غار کے اندر بھی جھانک لیں۔ وہیں سے کھڑے کھڑے واپس چلے گئے اور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم محفوظ رہے۔

قرآن کی آیات اور انبیاء علیہم الصّلوٰۃ والسّلام کی مبارک سیرت کو سامنے رکھ کر یقین کیجئے کہ قرآن کے فرمان اور خارجی دنیا کے حقائق کے پیشِ نظر انسان کا کمزور ہونا ضرور واضح و معلوم ہے لیکن قرآن نے اس کمزوری کو طاقت میں بدلنے کا نسخہ عطا فرمایا ہے اور وہ نسخہ صبر، ہمت، حوصلہ، قوتِ ایمان، یقینِ کامل اور اعلیٰ درجے کا توکل ہے لہٰذا انسان کی فطری کمزوری کا حل یہی ہے کہ مصیبت میں مایوس ہونے کی بجائے رحمتِ الٰہی پر نظر رکھے، بے صبری کی بجائے صبر کا راستہ اختیار کرے، توکل کو اپنا شیوہ بنائے اور ناشکری کی بجائے موجود نعمتوں پر بارگاہِ خدا میں شکر کا نذرانہ پیش کرے۔

برکاتِ مدینہ

محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*

مصطفےٰ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعا فرمائی: **اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ** اے اللہ! جتنی تو نے مکہ میں برکت عطا فرمائی ہے، مدینہ میں اُس سے دوگنا برکت عطا فرما۔[1]

مذکورہ حدیثِ پاک میں اللہ کے آخری نبی، محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے برکت کی دعا فرمائی ہے۔ بہت ساری خیر کا نام برکت ہے۔[2] چونکہ مدینۂ منورہ کو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شرفِ قیام بخشا، سرزمینِ مدینہ کو اپنے قدموں کے بوسے لینے کی سعادت عطا فرمائی ان سعادتوں سے فیضیاب ہو کر شہرِ مدینہ نے عظمت و رفعت پائی، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دعا سے اِس مبارک شہر کو اتنی برکت میسر آئی کہ مدینے میں رہنا عافیت کی علامت اور مدینے میں مرنا شَفاعتِ مصطفےٰ کی ضمانت قرار پایا، یوں یہ شہر بہت فضیلت اور دُگنی خیر و برکت کا ایسا مرکز بنا کہ جسے دیکھنے کے لئے ہر عاشقِ رسول تڑپتا ہے۔ بخاری شریف کی اس حدیث میں برکاتِ مدینہ سے متعلق دعائے مصطفےٰ کا ذکر ہے، اس دعا کا ظہور وہاں کی آب و ہوا اور اشیاء میں واضح طور پر نظر آتا ہے، برکاتِ مدینہ میں سے سات ملاحظہ کیجئے: (1) جب کوئی مسلمان زیارت کی نیّت سے مدینۂ منورہ آتا ہے تو فِرِشتے رَحمت کے تحفوں سے اُس کا استِقبال کرتے ہیں۔[3] ایک موقع پر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یوں دعا فرمائی: اے اللہ! ہمارے لئے ہمارے مدینہ میں برکت دے، ہمارے مُد اور صاع میں برکت دے۔[4] (2) مسجدِ نبوی میں ایک نماز پڑھنا پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے۔[5] (3) ایمان کی پناہ گاہ مدینۂ منورہ ہے۔[6] (4) مدینے کی حفاظت پر فرشتے معمور ہیں چنانچہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! مدینے میں نہ کوئی گھاٹی ہے نہ کوئی راستہ مگر اُس پر دو فرشتے ہیں جو اِس کی حفاظت کر رہے ہیں۔[7] امام نَوَوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس روایت میں مدینۂ منورہ کی فضیلت کا بیان ہے اور رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں اس کی حفاظت کی جاتی تھی، کثرت سے فِرِشتے حفاظت کرتے اور انہوں نے تمام گھاٹیوں کو سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عزّت افزائی کے لئے گھیرا ہوا ہے۔[8] (5) خاکِ مدینہ کو شفا قرار دیا ہے چنانچہ جب غزوۂ تبوک سے واپس تشریف لا رہے تھے تو تبوک میں شامل ہونے سے رہ جانے والے کچھ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان ملے انہوں نے گرد اُڑائی، ایک شخص نے اپنی ناک ڈھانپ لی آپ نے اس کی ناک سے کپڑا ہٹایا اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قُدرت میں میری جان ہے! مدینے کی خاک میں ہر بیماری سے شفا ہے۔[9] (6) مدینے کے پھل بھی بابرکت ہیں کیوں کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعا فرمائی ہے۔[10] (7) مدینہ میں جینا حصولِ برکت اور مَرنا شفاعت پانے کا ذریعہ ہے چنانچہ رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشاد ہے: جو مدینے میں مَر سکے وہ وہیں مَرے کیونکہ میں مدینے میں مَرنے والوں کی شَفاعت کروں گا۔[11] یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ یوں دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت دے اور مجھے اپنے رسول کے شہر میں موت عطا فرما۔[12] اللہ پاک ہمیں برکاتِ مدینہ سے مالا مال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) بخاری، 1/620، حدیث: 1885 (2) عمدۃ القاری، 7/594 (3) جذب القلوب، ص211 (4) ترمذی، 5/282، حدیث: 3465 (5) ابنِ ماجہ، 2/176، حدیث: 1413 (6) بخاری، 1/618، حدیث: 1876 ملخصاً (7) مسلم، ص548، حدیث: 1374 (8) شرح مسلم للنووی، 5/148 (9) جامع الاصول، 9/297، حدیث: 6962 (10) ترمذی، 5/282، حدیث: 3465 (11) ترمذی، 5/483، حدیث: 3943 (12) بخاری، 1/622، حدیث: 1890۔

* ذمہ دار شعبہ فیضان اولیا و علما، المدینۃ العلمیہ کراچی

اسلامی عقائد و معلومات

راشد علی عطاری مدنی*

اللہ کی نشانیاں

کائنات کی ہر شے خالقِ حقیقی اللہ ربُّ العزّت کی قدرت و شان کی روشن دلیل ہے لیکن خدائے مہربان نے مخلوق میں اپنی چند خاص نشانیاں بھی مقرر فرمائی ہیں جو کہ شَعَآئِرُ اللہ کہلاتی ہیں نیز اِنہیں شعائرِ اسلام اور شعائرِ دین بھی کہا جاتا ہے۔

شَعَآئِرُ اللہ سے کیا مراد ہے؟ لفظِ شَعَائِر شَعِیْرَۃٌ کی جمع ہے، جس کا معنٰی علامت و پہچان ہے (یعنی وہ شے جو کسی چیز کا شعور دلائے)۔[1] شَعَآئِرُ اللہ سے مراد وہ اُمور اور اشیاء ہیں جن کو حق اور باطل کے درمیان فرق کی علامت بنایا گیا ہے اور جن کے ذریعے اللہ تعالٰی کی حلال اور حرام کردہ چیزوں اور اُس کے اَوامِر و نَواہی (یعنی اُس کے احکامات اور منع کردہ باتوں) کو جانا جاسکے۔[2]

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی تعریف یوں بیان فرمائی ہے: ہر وہ چیز جس کو اللہ تعالٰی نے دینِ اسلام یا اپنی قُدرت یا اپنی رحمت کی علامت قرار دیا۔ ہر وہ چیز جس کو دینی عظمت حاصل ہو کہ اس کی تعظیم مسلمان ہونے کی علامت ہے، وہ شَعَآئِرُ اللہ ہے۔[3]

یہ نشانیاں قُربِ خُداوندی اور معرفتِ الٰہی کا ذریعہ ہیں۔ ان کی تعظیم و تکریم ہر بندۂ مؤمن کا اِیمانی فریضہ اور دِلوں کا تقویٰ ہے۔ شَعَآئِرُ اللہ کی ناقدری کرنا دونوں جہان میں نقصان و خسران کا سبب اور ان کی بے حُرمتی کرنا غضبِ رحمٰن کا باعث ہے۔

شَعَآئِرُ اللہ کے بارے میں قرآنی آیات: ربّ تعالٰی نے مسلمانوں کو ربّانی نشانیوں کی حُرمت کا لحاظ رکھنے کا حکم فرمایا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآىٕرَ اللّٰهِ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو حلال نہ ٹھہرالو اللہ کے نشان۔[4]

شَعَآئِرُ اللہ یعنی اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرنے کی عظمت یوں ارشاد ہوتی ہے: ﴿وَ مَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآىٕرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ(۳۲)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔[5]

اللہ کی نشانیاں: شَعَآئِرُ اللہ ویسے تو بہت سے ہیں، ان میں سے بعض کا ذکر قراٰنِ مجید میں بھی آیا ہے، مثلاً صَفا مَروہ اور بُدنہ (یعنی قُربانی کی گائے اور اونٹ) کو اللہ کریم نے قراٰنِ مجید میں اپنی نشانیاں قرار دیا ہے۔ لیکن خدا تعالٰی کی نشانیوں کی کوئی خاص تعداد

* مُدرِّس جامعۃ المدینہ،
فیضانِ اولیا، کراچی

بیان نہیں کی جاسکتی۔ مختصراً انہیں بنیادی طور پر چار قسموں میں بیان کیا جاسکتا ہے: (1) اَفراد و اشیاء (2) مکانات و مقامات (3) اوقات و لمحات اور (4) اَفعال و عبادات۔

ان کی کچھ تفصیل یوں ہے:

(1) **اَفراد و اشیاء:** قراٰنِ مجید، انبیا، صحابہ اور اَولیا، انبیائے کرام کے آثار و تبرکات۔

(2) **مکانات و مقامات:** کعبہ، میدانِ عَرَفات، مُزدلفہ، تینوں جَمرات (مِنیٰ میں واقع 3 مقامات جہاں کنکریاں ماری جاتی ہیں۔ جَمْرَۃُ الْاُخْریٰ، جَمْرَۃُ الْوُسْطیٰ، جَمْرَۃُ الْاُوْلیٰ)، صَفا، مَروہ، مِنیٰ، مسجدیں، بزرگانِ دین کے مَقابر (یعنی اَنبیا، صحابہ اور اولیا کے مزارات)۔

(3) **اَوقات و لمحات:** ماہِ رَمضان، حُرمت والے مہینے (رَجَب، ذُوالقعدہ، ذُوالحجہ، مُحرَّم)، عیدُ الفطر، عیدُ الاَضحیٰ، جُمعہ، ایامِ تشریق (گیارہ، بارہ، تیرہ ذوالحجہ کے دن)۔

(4) **اَفعال و عبادات:** اَذان، اِقامت، نمازِ باجماعت، نمازِ جمعہ، نمازِ عیدَین، ختنہ کرنا، داڑھی رکھنا، گائے کی قُربانی۔[6]

شَعَآئِرُ اللہ سے منسوب چیزوں کا ادب: اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے جس چیز کو نسبت حاصل ہوجائے اس کی تعظیم کرنا بھی شَعَآئِرُ اللہ ہی کی تعظیم میں شمار ہوتا ہے۔ مثلاً کعبہ شَعَآئِرُ اللہ سے ہے تو اِس کے غِلاف کی تعظیم کرنا کعبہ ہی کی تعظیم ہے۔ قراٰنِ مجید شَعَآئِرُ اللہ سے ہے تو اس کی جِلد اور غلاف بھی قابلِ تعظیم ہیں۔ چنانچہ امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بیشک کعبہ شَعَآئِرُ اللہ سے ہے تو تعظیمِ غِلاف تعظیمِ کعبہ (ہی ہے) و تعظیمِ شَعَآئِرُ اللہ شرعاً مطلوب (ہے)۔[7]

نیز حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس چیز کو کسی عزت و عظمت والی چیز سے نسبت ہو جائے وہ دینی شعار اور شَعَآئِرُ اللہ بن جاتی ہے۔ اس کی تعظیم ایمان کی علامت ہے، اس کی توہین کفر کی پہچان۔[8]

اللہ کی نشانیوں کا حکم: شَعَآئِرُ اللہ (اللہ کی نشانیوں) کو باقی رکھنا سُنّتِ الٰہی ہے جیسا کہ صَفا مَروہ کو اللہ تعالیٰ نے باقی رکھا۔ دینی شعائر کی تعظیم کرنا شرعاً لازم اور دِلوں کی پرہیزگاری کی علامت ہے۔ مَعَاذَ اللہ! شعائرِ اسلام میں سے کسی کا مذاق اُڑانا اسلام سے مذاق کرنے کے مترادف اور غضبِ الٰہی کو اُبھارنے والا ہے۔ شعائرِ دین کو ختم یا بند کرنے والا اسلام اور مسلمانوں کا بدخواہ (بُرا چاہنے والا) ہے۔ چنانچہ اس بارے میں اَسلافِ اُمّت کے فرامین ملاحظہ کیجئے:

(1) شعارِ اسلام بند کرنے کی وہی کوشش کرے گا جو اسلام کا بدخواہ ہے۔[9] (2) شعارِ اسلام سے استہزاء (ٹھٹھا، مذاق کرنا) اسلام سے استہزاء ہے۔[10] (3) دینی شعائر یعنی علامتوں کا برقرار رکھنا سنتِ الٰہی ہے۔ جیسے صَفا مَروہ کو ربّ نے باقی رکھا کیونکہ یہ بزرگوں کی یادگار ہیں۔[11]

اللہ کریم ہمیں تمام شَعَآئِرُ اللہ کا ادب کرنے اور ان کی توہین و بے ادبی سے بچتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) تفسیر نعیمی، 6/170 (2) تفسیر طبری، 4/394، المآئدۃ، تحت الآیۃ: 2 (3) تفسیر نعیمی، 6/170 (4) پ 6، المآئدۃ: 2 (5) پ 17، الحج: 32 (6) خزائن العرفان، البقرہ، تحت الآیۃ: 185، ص 52، تفسیر نعیمی، 2/97، فتاویٰ رضویہ، 14/573 (7) فتاویٰ رضویہ، 22/343 (8) تفسیر نعیمی، 6/175 (9) فتاویٰ رضویہ، 14/573 (10) فتاویٰ رضویہ، 21/215 (11) تفسیر نعیمی، 2/99۔

تَلَفُّظ درست کیجئے
Correct Your Pronunciation

صحیح تَلَفُّظ	غلط تَلَفُّظ
اِقْتِباس	اِقْتَباس / اَقْتَباس
اِقْتِدا	اِقْتَدا / اَقْتَدا
اِنْعام	اَنْعام / اِنام
اِلْحاق	اَلْحاق
اِشکال	اَشکال

(اردو لغت جلد 1)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 9 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 حج کی فضیلت

سوال: حدیثِ پاک میں ہے: جس نے حج کیا اور فحش کلامی اور فِسق نہ کیا تو وہ گناہوں سے پاک ہو کر ایسا لوٹے گا جیسے آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ حج کی یہ فضیلت فرض حج کرنے والے کے لئے ہے یا نفل حج کرنے والے کو بھی یہ فضیلت ملے گی؟

جواب: مذکورہ حدیثِ پاک مقبول حج کے بارے میں ہے اور اس میں مطلق حج کا ذِکر ہے، فرض یا نفل کی کوئی قید نہیں ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 6رجب المرجب1440ھ)

(حج کا طریقہ اور اس کے مسائل وغیرہ جاننے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "رفیق الحرمین" پڑھئے)

2 طواف میں نماز کا وقت ہو جائے تو؟

سوال: اگر کسی کے طواف کے تین چکر ہوئے ہوں اور نماز کا وقت ہو جائے تو وہ نماز پڑھ کر نئے سِرے سے طواف کرے یا چوتھے چکر سے طواف کرے؟

جواب: نماز پڑھنے کے بعد جہاں سے طواف چھوڑا تھا وہیں سے طواف شروع کریں گے، نئے سِرے سے طواف کرنے کی حاجت نہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 20رمضان المبارک1440ھ)

3 قرض دار، قرض ادا کرے یا قربانی؟

سوال: اگر کسی پر 50000 کا قرض ہو اور اس کی کمیٹی (B.C) نکلے تو وہ قرض ادا کرے یا قربانی کرے؟

جواب: قرض ادا کرے اور قرض ادا کرنے کے بعد (بالفرض قرض ادا نہ کرے تب بھی) وہ صاحبِ نصاب نہ رہتا ہو یعنی حاجت سے زائد مال یا پیسے وغیرہ اس کے پاس نہیں بچتے تو اس پر قربانی بھی واجب نہیں ہو گی۔ (مدنی مذاکرہ، 07ربیع الآخر1441ھ)

حاجت سے مراد رہنے کا مکان اور خانہ داری کے سامان جن کی حاجت ہو اور سواری کا جانور اور خادم اور پہننے کے کپڑے ان کے سوا جو چیزیں ہوں وہ حاجت سے زائد ہیں۔

(بہارِ شریعت، 3/333)

(قربانی کا طریقہ و دیگر مسائل جاننے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کا رسالہ "ابلق گھوڑے سوار" پڑھئے)

4 نامحرم عورت کی چھینک کا جواب دینا کیسا؟

سوال: اگر نامحرم عورت کو چھینک آئے اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو کیا اُس کا بھی جواب دینا ہو گا؟

جواب: بہارِ شریعت میں ہے: عورت کو چھینک آئی اگر وہ بوڑھی ہے تو مرد اس کا جواب دے، اگر جوان ہے تو اس

طرح جواب دے کہ وہ نہ سنے۔ مرد کو چھینک آئی اور عورت نے جواب دیا، اگر (عورت) جوان ہے تو مرد اس کا جواب اپنے دل میں دے اور بوڑھی ہے تو زور سے جواب دے سکتا ہے۔

(بہارِ شریعت، 3/477، مدنی مذاکرہ، 3 ربیع الاول 1441ھ)

5 نمازِ جمعہ کے بعد کام کاج کرنا کیسا؟

سوال: جمعہ کی نماز کے بعد کام کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: بالکل جائز ہے بلکہ قراٰنِ کریم میں اس کی اجازت بھی دی گئی ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾ ترجمۂ کنزُ الایمان: پھر جب نماز ہوچکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (یعنی رزق) تلاش کرو۔[1]

(پ28، الجمعۃ:10، تفسیر بغوی، 4/315، مدنی مذاکرہ، 3 ربیع الاول 1441ھ)

6 شرعی سفر سے واپسی پر نماز کا ایک مسئلہ

سوال: شرعی مسافر نے سفر سے واپسی پر عشا کی نماز راستے میں نہیں پڑھی اور اپنے گھر پہنچ گیا تو اب وہ عشا کی نماز پوری پڑھے گا یا قصر کرے گا؟

جواب: شرعی مسافر اپنی بستی میں داخل ہوگیا اگرچہ گھر پر نہیں پہنچا ہو تو اب وہ نماز پوری پڑھے گا، گھر پہنچنا ضروری نہیں ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، 2/728، مدنی مذاکرہ، 5 ربیع الاول 1441ھ)

(سفر کے بارے میں شرعی احکام جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "نماز کے احکام" میں شامل رسالہ "مسافر کی نماز" پڑھئے)

7 اللہ وارث کہنا کیسا؟

سوال: اللہ وارِث کہنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے، بے شک اللہ وارِث ہے کہ اللہ پاک کے صِفاتی ناموں میں سے ایک نام وارِث بھی ہے۔

(ترمذی، 5/303، حدیث: 3518، مدنی مذاکرہ، 5 ربیع الاول 1441ھ)

8 محمد عبدُ اللہ نام رکھنا کیسا؟

سوال: میرا نام محمد عبدُ اللہ ہے مجھے کافی لوگ بولتے ہیں کہ عبدُ اللہ کے آگے محمد نہیں لگتا، کیا یہ دُرست ہے؟

جواب: محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) حقیقت میں عبدُ اللہ ہیں، کیونکہ عبدُ اللہ کے معنیٰ ہیں اللہ کا بندہ اور محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) اللہ پاک کے خاص بندے ہیں۔ بہرحال عبدُ اللہ کے شروع میں محمد لگا سکتے ہیں، محمد عبدُ اللہ نام رکھنے یا کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 7 ربیع الاول 1441ھ)

(نام رکھنے کے بارے میں اہم معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "نام رکھنے کے احکام" پڑھئے)

9 ننگے سر قراٰنِ کریم پڑھنا کیسا؟

سوال: بغیر ٹوپی پہنے قراٰنِ کریم پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے مگر ادب یہی ہے کہ سَر ننگا نہ ہو۔ مستحب یہ ہے کہ باوضو قبلہ رُو اچھے کپڑے پہن کر تلاوت کرے۔ ممکن ہو تو عمامہ باندھ کر، خوشبو لگا کر، دو زانو بیٹھ کر تلاوت کیجئے کہ جتنا ادب سے بیٹھ کر تلاوت کریں گے اتنی ہی برکتیں پائیں گے۔ (مدنی مذاکرہ، 8 ربیع الاول 1441ھ)

(تلاوت کے فضائل اور آداب جاننے کیلئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "تلاوت کی فضیلت" پڑھئے)

تکبیرِ تشریق

نویں (9) ذُوالحجۃ الحرام کی فجر سے تیرھویں (13) کی عصر تک پانچوں وقت کی فرض نمازیں جو مسجد کی جماعتِ اُولیٰ کے ساتھ ادا کی گئیں ان میں ایک بار بُلند آواز سے تکبیر کہنا واجب ہے اور تین بار افضل۔ (تبیین الحقائق، 1/227) اسے تکبیرِ تشریق کہتے ہیں اور وہ یہ ہے: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

(تنویر الابصار مع ردالمحتار، 3/71)

---

(1) (نمازِ جمعہ کی) پہلی اذان ہوتے ہی سعی (یعنی نمازِ جمعہ کے لئے تیاری کرنا) واجب ہے اور بیع (یعنی خرید و فروخت) وغیرہ ان چیزوں کا جو سعی کے منافی ہوں چھوڑ دینا واجب (ہے)۔ (بہارِ شریعت، 1/775)

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے چار منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 قربانی کے جانور سے منفعت حاصل کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ قبلِ ذبح قربانی کے جانور سے منفعت حاصل کرنا منع ہے اس سے کیا مراد ہے؟ نیز یہ بھی وضاحت فرمادیں کہ قربانی کے جانور سے منفعت کا حصول کب سے منع ہو گا؟

(سائل: صدام فیضانی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جس جانور پر قربانی کی نیت کرلی جائے تو اس سے اب کسی بھی قسم کی منفعت (یعنی فائدہ) حاصل کرنا جائز نہیں، کیونکہ وہ جانور اپنے تمام اجزاء کے ساتھ قربت (یعنی نیکی) کیلئے متعین ہوچکا ہے اور یہ قربت اسی وقت حاصل ہوگی جب اللہ عزوجل کے نام پر اس جانور کا خون بہایا جائے، لہٰذا جب تک جانور سے یہ اصل غرض حاصل نہ ہوجائے تب تک اس سے ہر قسم کا انتفاع (Obtaining benefit) مکروہ وممنوع ہے۔ رہی یہ بات کہ اس منفعت سے کیا مراد ہے؟ تو اس سے مراد اپنے کسی کام کے لئے اس جانور سے فائدہ اٹھانا ہے۔ فقہائے کرام نے اس کی کئی مثالیں بیان کی ہیں، جیسے اپنے کسی کام کے لئے قربانی کے جانور کے بال کاٹ لینا، اس کا دودھ دوہنا، اس کی اون اور دودھ کو بیچنا، اس پر سواری کرنا، اس پر کوئی چیز لادنا یا اس کو کرایہ پر دے دینا وغیرہ۔

البتہ یہ مسئلہ ذہن نشین رہے کہ اگر کسی شخص نے قربانی کے جانور کی اون کاٹ لی یا اس کا دودھ دوہ لیا تو اس پر لازم ہے کہ وہ اسے صدقہ کرے اور جانور کو اجرت پر دینے کی صورت میں وہ اجرت صدقہ کرے، اسی طرح قربانی کے جانور کو استعمال کرنے کی صورت میں اگر اس جانور میں کچھ کمی آگئی تو اس کمی کی مقدار میں رقم صدقہ کرے۔

(ردالمحتار، 9/544 ملتقطاً، حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، 4/167، فتاویٰ رضویہ، 20/511، 512 ملخصاً، بہارِ شریعت، 3/347)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

2 خصی کرنے کی وجہ سے ایک کپورا ضائع ہوجائے تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک بکرے کو خصی کیا گیا، خصی کرنے کے دوران اس کا ایک کپورا خراب ہوگیا، جس کو بعد میں نکالنا پڑا، لیکن وہ بکرا مکمل طور پر خصی ہوگیا۔ جس پر بعض لوگوں نے کہنا شروع کردیا، کہ اس کا چونکہ ایک کپورا نکالا گیا ہے، اس لیے اس کی قربانی

نہیں ہو سکتی۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ آیا اس ایک کپورے والے بکرے کی قربانی ہو سکتی ہے یا نہیں؟ شرعی راہنمائی فرمادیں۔
(سائل: محمد رمضان)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں خصی بکرے میں ایک کپورا کم ہونے کی وجہ سے اس کی قربانی جائز ہے، کیونکہ اگر کسی بکرے کے دونوں کپورے اور عضوِ تناسل کو بھی کاٹ لیا جائے، تو فقہائے کرام نے ایسے بکرے کی قربانی کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔ لہٰذا اگر بکرے کا ایک ہی کپورا نکالا گیا ہو، تو اس کی قربانی تو بدرجہ اولیٰ جائز ہو گی، کیونکہ خصی بکرے میں کپوروں کو کاٹنا، عیب نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے قربانی ناجائز ہو۔ اور جن لوگوں نے یہ کہا کہ ایسے خصی بکرے کی قربانی نہیں ہو سکتی، ان کا کہنا غلط ہے، اور ایسے لوگوں کو چاہیے بغیر علما سے پوچھے مسئلہ بتانے سے گریز کیا کریں، اور غلط مسئلہ بتانے کی وجہ سے توبہ بھی کریں۔ (فتاویٰ عالمگیری، 5/367، فتاویٰ رضویہ، 20/458)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

3 قربانی کا جانور خریدنے کے بعد دیگر افراد کو شریک کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی صاحبِ نصاب یا شرعی فقیر شخص قربانی کی نیت سے گائے یا اُونٹ خریدلے تو کیا خریدنے کے بعد اس میں دیگر افراد کو شریک کر سکتا ہے؟ (سائل: محمد احمد، کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شرعی فقیر نے اگر قربانی کی نیت سے جانور خریدا تو اس کے لئے وہ جانور متعین ہو گیا اب اس پر وہی جانور قربان کرنا واجب ہے نہ اسے بدل سکتا ہے اور نہ ہی اس میں کسی کو شریک کر سکتا ہے۔

البتہ اگر غنی نے جانور خریدا تو اس پر وہی جانور قربان کرنا واجب نہیں بلکہ وہ اسی کی مثل یا اس سے قیمتی جانور سے بدل بھی سکتا ہے اور اس میں دیگر افراد کو شریک بھی کر سکتا ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اگر جانور خریدتے وقت اس کی نیت یہ تھی کہ اسے اپنی طرف سے ہی قربان کرے گا تو اب اس میں دیگر افراد کو شریک کرنا مکروہ ہے اگرچہ پھر بھی قربانی سب کی ہو جائے گی اور اگر خریدتے وقت ہی نیت تھی کہ کوئی شریک ملا تو شامل کرلوں گا تو اب کسی کو شریک کرنا بلا کراہت جائز ہے۔ (فتاویٰ عالمگیری، 5/304، بہارِ شریعت، 3/351)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
سید مسعود علی عطاری مدنی	ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

4 مسافر کی قربانی کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی صاحبِ نصاب شخص ایامِ نحر کے پہلے دو دن تک تو مقیم ہے لیکن آخری دن اس نے سفر کرنا ہے اور وہ سارا دن اس کا سفر میں گزر جائے گا تو کیا اس صورت میں اس پر قربانی واجب ہو گی یا نہیں؟ (سائل: محمد جمشید)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قربانی کے واجب ہونے کیلئے قربانی کی دیگر شرائط کے ساتھ ساتھ چونکہ مقیم ہونا بھی شرط ہے اور قربانی میں وجوب یا عدمِ وجوب میں آخری وقت کا اعتبار ہے، لہٰذا اگر صاحبِ نصاب شخص آخری وقت میں مسافر ہو جاتا ہے تو قربانی اس پر واجب نہیں ہو گی۔ (بدائع الصنائع، 4/196، محیط برہانی، 6/87)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

مجیب	مصدق
ابو محمد محمد فراز عطاری مدنی	ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

دُورونزدیک کے سننے والے وہ کان

کاشف شہزاد عطاری مدنی*

اللہ پاک نے اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایسی غیر معمولی قوتِ سماعت یعنی سننے کی طاقت (Listening Power) عطا فرمائی ہے کہ آپ ان آوازوں کو بھی سُن لیتے ہیں جنہیں کوئی اور نہیں سنتا۔[1] سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اس عظیم خصوصیت سے متعلق کچھ تفصیل ملاحظہ فرمائیے:

ہر آواز کو سننا: رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مبارک فرمان ہے: اِنِّیْ اَرٰی مَا لَا تَرَوْنَ وَاَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ یعنی میں ہر اس چیز کو دیکھتا ہوں جسے تم نہیں دیکھتے اور ہر اس آواز کو سنتا ہوں جسے تم نہیں سنتے۔[2]

شارحِ بخاری صدرُ العلماء حضرت علامہ مولانا سیّد غلام جیلانی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کے تحت فرماتے ہیں: ہر وہ آواز اس میں داخل ہے جس کو مُخاطَبِین (یعنی جن سے خطاب فرمایا) نہیں سنتے خواہ وہ عالَم کے کسی گوشے سے اٹھے، گُرّۂ زمین کی ہو یا گُرّۂ آب کی، گُرّۂ ہوا کی ہو یا گُرّۂ نار کی، گُرّۂ سماوات کی ہو یا عرش و کرسی کی، خواہ انسان کی آواز ہو یا حیوانات کی، نَباتات (پودوں وغیرہ) کی ہو یا جمادات (پتھر وغیرہ بے جان چیزوں) کی، جِنّات کی ہو یا فرشتوں کی یا ایسی مخلوق کی آواز ہو جس کو ہم نہیں جانتے۔ غرض کہ تمام عالَم (Whole Universe) کی جملہ آوازوں پر یہ کلمہ مشتمل ہے۔[3]

دُور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کانِ لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام[4]

بُھنی ہوئی بکری کی بات سُن لی: ایک غیر مسلم عورت نے بُھنی ہوئی بکری میں زہر (Poison) ملا کر رسولِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں پیش کیا۔ اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس عورت سے فرمایا: اَسَمَمْتِ هٰذِهِ الشَّاةَ یعنی کیا تو نے اس بکری میں زہر ملایا ہے؟ اس نے پوچھا: آپ کو کس نے خبر دی؟ ارشاد فرمایا: اَخْبَرَتْنِیْ هٰذِهٖ فِیْ یَدِیْ یعنی مجھے بکری کے اس بازو نے خبر دی جو میرے ہاتھ میں ہے۔[5] مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوتا ہے کہ خود گوشت نے حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کو خبر دی کہ مجھ میں زہر ملا ہے۔[6] **آسمان کی آواز سن لیتے:** فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اِنِّیْ لَاَسْمَعُ اَطِیْطَ السَّمَاءِ یعنی بے شک میں آسمان کے چَرچَرانے کی آواز سنتا ہوں۔[7] **فرشتوں اور جنّتی حور کی سننے کی طاقت:** 2 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: (1) اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَكَّلَ بِیْ مَلَكَیْنِ لَا اُذْكَرُ عِنْدَ عَبْدٍ مُسْلِمٍ فَیُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا قَالَ ذَانَكَ الْمَلَكَانِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ یعنی بے شک اللہ پاک نے میرے ساتھ دو فرشتے مقرر فرمائے ہیں۔ جب کسی مسلمان کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود بھیجے تو وہ فرشتے کہتے ہیں: اللہ تیری مغفرت فرمائے۔[8] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں فرشتے ہر اُمتی کا دُرُود سنتے ہیں۔[9]

(2) جب دنیا میں کوئی عورت اپنے شوہر کو تکلیف پہنچاتی ہے تو حوروں میں سے اس شخص کی بیوی کہتی ہے: اللہ تجھے ہلاک کرے! اسے تکلیف مت پہنچا! یہ تیرے پاس مہمان ہے اور

* ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

عنقریب تجھے چھوڑ کر ہمارے پاس آئے گا۔[10] **سَماعتِ مصطفےٰ** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: مولانا سیّد غلام جیلانی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں روایات کو نقل کرکے فرماتے ہیں: جنت ساتویں آسمان سے اوپر ہے اور حسبِ ارشادِ نبوی زمین سے پہلے آسمان تک پانچ سو برس کی مَسافت(Distance) ہے اور اتنا ہی پہلے آسمان کا دَل(یعنی موٹائی) ہے۔ اسی طرح ہر دو آسمان کے درمیان پانچ سو برس کی مَسافت ہے اور اسی قدر ہر آسمان کا دَل۔ تو زمین سے ساتویں آسمان تک سات ہزار برس کی مَسافت ہوئی اور زمین سے جنت تک کی مسافت اور زیادہ کیونکہ وہ ساتویں آسمان کے اوپر ہے۔ مقامِ غور ہے کہ جب ہر دو فرشتوں کی قوتِ سَماع(Listening Power) اتنی قوی ہے کہ ہر مسلم اُمّتی کا درود سُن لیتے ہیں، اور حورانِ بہشت(یعنی جنّتی حوروں) کی سَماعت کا یہ عالَم ہے کہ سات ہزار برس سے زیادہ مَسافت پر رہ کر کرۂ زمین کی آوازیں سن لیتی ہیں تو محبوبِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہر اُمّتی کا دُرُود کس طرح نہ سُنیں گے، حالانکہ آپ فرشتوں اور حُورانِ بہشت بلکہ سارے عالَم سے افضل ہیں، اور تمام عالَم کی تخلیق (Creation) آپ کے طفیل میں ہوئی ہے اور آپ کے اور امتیوں کے درمیان اتنی مَسافت (Distance) بھی نہیں جتنی مَسافت حورانِ بہشت اور زمین کے درمیان ہے۔ ایمانی عقل کسی طرح گوارا نہیں کرسکتی کہ طُفیلی یہ کمال پائیں اور اصل محروم رہے، بلکہ ایمانی عقل یہ حکم کرتی ہے کہ ہر مخلوق سے ہر کمال میں آپ فُزُوں تَر (یعنی بڑھ کر) ہیں اور ہر نعمت آپ کو بروجہِ اَتم دی گئی ہے اور تمام کمالات کے جملہ مَراتب آپ پر ختم ہیں۔[11] **جہاں سے چاہو پکارو حضور سنتے ہیں:** فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُّصَلِّيْ عَلَيَّ اِلَّا بَلَغَنِيْ صَوْتُهٗ حَيْثُ كَانَ یعنی جو بھی شخص مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے تو اس کی آواز مجھے پہنچتی ہے چاہے وہ کہیں بھی ہو۔[12]

صدرُ العلماء لکھتے ہیں: بیشک سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، تاجدارِ انبیاء، محبوبِ کبریا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہر اُمّتی کا درود و سلام بگوشِ خود (یعنی اپنے کانوں سے) سنتے ہیں خواہ وہ زمین کے کسی گوشے میں بسنے والا ہو یا فلک کے کسی حصے میں، خواہ خشکی اور دریا میں رہتا ہو یا زمین اور آسمان کی درمیانی فضا میں۔ غرض کہ عالَم کے کسی حصے میں بھی ہو، اس کا درود و سلام بگوشِ خود سنتے ہیں۔ پھر درود و سلام پر انحصار نہیں بلکہ ہر مخلوق کی ہر آواز سنتے ہیں اور ہر مخلوق کو بچشمِ خود (یعنی اپنی مبارک آنکھوں سے) دیکھتے ہیں۔[13]

نہیں ہے کچھ عرض کی ضرورت کہ ان پہ روشن ہے سب کی حالت
رسولِ اکرم سَمِیع بھی ہیں بَصِیر بھی ہیں عَلِیم بھی ہیں[14]

سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی کی آواز سُن لیتے: عارِف بِاللہ حضرت سیّدنا امام عبدُ الوھاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی پر موجود حضرت سیّدنا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پروں کی سَرسَراہٹ سن لیا کرتے۔[15]

مبارک کانوں کی شان: امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعطائے الٰہی حضور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی قوتِ سامعہ (یعنی سننے کی طاقت) تمام شَرق و غَرب (East and West) کو مُحِیط (یعنی گھیرے ہوئے) ہے، سب کی عَرضیں آوازیں خود سنتے ہیں، اگرچہ آدابِ دربارِ شاہی کے لئے ملائکہ عَرضِ دُرود و عرضِ اعمال کے لئے مُقَرَّر(Appointed) ہیں۔ بلاشبہ عرش و فرش کا ہر ذرہ ان کے پیشِ نظر ہے اور اَرْض و سَما(یعنی زمین و آسمان) کی ہر آواز ان کے گوش(یعنی کان) مبارک میں ہے۔[16]

کان ہیں کانِ کرم جانِ کرم　　آنکھ ہے یا چشمۂ تنویر ہے[17]

---

(1) سبل الھدیٰ والرشاد، 2/27، سیدنا محمد رسول اللہ، ص51 (2) ابن ماجہ، 4/464، حدیث:4190 (3) بشیر القاری، ص14 (4) حدائقِ بخشش، ص300 (5) ابوداؤد، 4/229، حدیث:4510 ملخصاً (6) مراٰۃ المناجیح، 8/248 (7) معجم کبیر، 3/201، حدیث:3122 (8) معجم کبیر، 3/89، حدیث:2753 (9) بشیر القاری، ص16 (10) ابن ماجہ، 2/498، حدیث:2014 (11) بشیر القاری، ص16 (12) الدرالمنضود، ص156، القول البدیع، ص321 (13) بشیر القاری، ص13 (14) قبالۂ بخشش، ص209 (15) کشف الغمہ، 2/64 (16) فتاویٰ رضویہ، 29/546 (17) ذوقِ نعت، ص239

کیا وبائیں گناہوں کی وجہ سے آتی ہیں؟

(دوسری اور آخری قسط)

مفتی محمد قاسم عطاری*

آزمائشوں کی ایک حکمت یہ ہے کہ اس سے گناہ معاف ہوتے ہیں چنانچہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو جو تھکاوٹ، بیماری، پریشانی، غم، تکلیف اور صدمہ پہنچے یہاں تک کہ اس کے پیر میں کوئی کانٹا ہی چبھے تو اللہ تعالیٰ ان کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔[1] ایک جگہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان مرد و عورت کے جان، مال اور اولاد میں ہمیشہ مصیبت رہتی ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔[2]

اصل مسئلہ: اب رہی وہ بات جس پر سیکولر، لبرل لوگوں کو مسلمان کہلا کر بھی سب سے زیادہ غصہ آتا ہے کہ گناہوں کی وجہ سے بھی مصیبتیں، پریشانیاں، بیماریاں اور وبائیں آتی ہیں یا نہیں؟ اور گناہوں میں بھی سب سے زیادہ ناراضی اِن لوگوں کو جس گناہ پر ہوتی ہے وہ بے حیائی ہے۔ اُن کے دِلوں کی خواہش ہے کہ اس من پسند، خوش کُن، نفس پرور گناہ کے بارے میں ہرگز کچھ کلام نہ کیا جائے۔ اب ہم اس کا تفصیل سے جواب دیتے ہیں۔ **جواب یہ ہے** کہ گناہوں اور بے حیائیوں کی وجہ سے یقیناً مصیبتیں اور وبائیں آتی ہیں اور اگر آپ مسلمان ہیں تو آپ کو قرآن کی ان آیات پر ایمان رکھنا ہی ہوگا جن میں یہ سب چیزیں بیان کی ہیں۔ مسلمان ہوتے ہوئے یہ نہیں ہو سکتا ہے کہ آدھی آیات مان لیں اور آدھی کا انکار کر کے طاغوتوں یعنی اسلام دشمن فلسفیوں پر ایمان رکھیں۔

گناہوں کی وجہ سے بھی مصیبتیں آتی ہیں چنانچہ قرآن فرماتا ہے: ﴿وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍؕ(۳۰)﴾ اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ تمہارے ہاتھوں کے کمائے ہوئے اعمال کی وجہ سے ہے اور بہت کچھ تو اللہ معاف فرما دیتا ہے۔[3]

دوسری آیت میں فرمایا: ﴿ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ لِیُذِیْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ(۴۱)﴾ خشکی اور تری میں فساد ظاہر ہو گیا ان برائیوں کی وجہ سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں تاکہ اللہ انہیں ان کے بعض کاموں کا مزہ چکھائے تاکہ وہ باز آجائیں۔[4] اب میرا سوال ہے کہ وہ تمام لوگ جو خود کو مسلمان کہتے ہیں اُن کا اِن آیات پر ایمان ہے یا نہیں؟ اگر ہے اور امید ہے کہ ہوگا تو خود ہی بتائیں کہ برے اعمال کے سبب تکالیف آنا قرآن سے ثابت ہوا یا نہیں اور وہ بھی سابقہ امتوں کا نہیں بلکہ اسی امت کا بیان ہو رہا ہے۔

اب آئیے ذرا بے حیائی کی وجہ سے دنیا میں سزا و عذاب کی طرف، تو خدا کا فرمان سنیں: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌۙ-فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِؕ-وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ(۱۹)﴾ بیشک جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بے حیائی کی بات پھیلے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔[5]

اسی بے حیائی سے بیماریاں پھیلنے کے **متعلق** نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان بھی پڑھ لیں، فرمایا: جس قوم میں زناکاری

* دارالافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

یا سود خوری عام ہو جائے وہ اپنے لئے اللہ کے عذاب کو حلال کر لیتی ہے۔[6] دوسری حدیثِ مبارک میں ہے کہ جب تم پانچ چیزوں میں مبتلا ہو جاؤ اور میں اس بات سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ تم ان چیزوں میں مبتلا ہو، (ان میں پہلی چیز بیان فرمائی) پہلی یہ کہ جس قوم میں بے حیائی اعلانیہ ہونے لگے تو اس میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان سے پہلے لوگوں میں نہ تھیں۔[7]

آیات و احادیث سے واضح ہوا کہ گناہوں کے سبب بھی بیماریاں، مصیبتیں آتی ہیں۔ اب رہی یہ بات کہ کیا ہم کسی متعین بیماری یا وبا کے بارے میں کہہ سکتے ہیں کہ یہ گناہوں کی وجہ ہی سے ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب آفات و مصائب کے مختلف اسباب و مقاصد ہیں تو عام الفاظ میں تو کہہ سکتے ہیں کہ مصیبتیں گناہوں کی وجہ سے آتی ہیں لیکن کسی خاص مصیبت اور خاص فرد کے بارے میں عذاب کا متعین حکم نہیں لگایا جاسکتا ہے۔ ہاں! احتمال ہوتا ہے لیکن لبرلز اور سیکولرز کا عذاب ہونے کا مذاق اڑانا سراسر باطل ہے۔ ہمارے اوپر کے کلام سے بہت سے اعتراضات کا جواب واضح ہو جائے گا مثلاً جو لوگ کہتے ہیں کہ اگر وبائیں عذاب ہیں تو صحابۂ کرام وباؤں کا شکار کیوں ہوئے؟ تو جواب یہ ہے کہ ان کے لئے عذاب نہیں بلکہ بلندئ درجات کا سبب ہے۔ جو کہتے ہیں کہ اگر وبائیں عذاب ہیں تو عام مسلمان اس میں کیوں مبتلا ہیں تو اس کا جواب ہے کہ بہت سے مسلمانوں کے حق میں یہ تنبیہ ہے اور بہت سے گناہگاروں کے لئے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے اور بہت سے مسلمانوں کے لئے امتحان ہے اور بہت سے بدکاروں کے لئے عذاب ہے اور بہت سے لوگ جن کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی ان کے لئے دوسروں کو دیکھ کر عبرت کا موقع ہے یا بہت سے بدکاروں کے لئے ڈھیل ہے۔ اب یہ سوال ہے کہ بڑے بڑے گناہگار یا بے حیائی میں ڈوبے ہوئے ملک یا علاقے یا لوگ تو اس کا شکار نہیں ہوئے حالانکہ ان کو سب سے پہلے شکار ہونا چاہئے تھا تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کی یہ اوقات نہیں کہ خدا کو مشورے دیں کہ وہ یہ کرے اور یہ نہ کرے۔ اس کی شان فَعَّالٌ لِّمَایُرِیْدُ ہے۔ وہ علیم و حکیم ہے۔ اس سے نہیں پوچھا جائے گا کہ فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کیوں نہیں کیا، ہاں! بندوں سے پوچھا جائے گا کہ اپنے اعمال کا حساب دو، لہٰذا مفت کا چودھری بننے کی حاجت نہیں۔

اب رہا یہ سوال کہ جب عذاب ہونا متعین نہیں تو پھر توبہ و استغفار کا کیوں کہا جاتا ہے تو اس کا جواب نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے عمل و سنّت و تعلیم میں موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ توبہ و استغفار کے لئے ضروری نہیں کہ قطعی طور پر ثابت ہو کہ موجودہ تکلیف عذابِ الٰہی ہی ہے؟ بلکہ عذاب ہونے کے احتمال پر بھی توبہ و استغفار کرنا سنّت بلکہ اس کا حکم ہے۔ آیئے! آپ کو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا عمل بتاتا ہوں، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب آندھی آتی تو حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ دعا پڑھتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَ مَا فِیْھَا وَخَیْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ اے اللہ! میں تجھ سے اس ہوا کی بھلائی چاہتا ہوں اور جو اس ہوا میں بارش وغیرہ ہو اس کی بھلائی چاہتا ہوں اور جس غرض کے لئے یہ بھیجی گئی اس کی بھلائی چاہتا ہوں، اے اللہ! میں اس ہوا کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں اور جو چیز اس میں ہے اور جس غرض سے یہ بھیجی گئی ہے اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔

اور جب آسمان پر بادل گرجتے تو چہرۂ انور کا رنگ تبدیل ہو جاتا اور خوف کی وجہ سے کبھی اندر تشریف لاتے، کبھی باہر تشریف لے جاتے اور جب بارش ہو جاتی تو آپ کا خوف دور ہو جاتا۔ میں نے عرض کیا: یارسولَ اللہ! لوگ جب اَبر دیکھتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں کہ بارش کے آثار معلوم ہوئے مگر آپ پر ایک گرانی محسوس ہوتی ہے۔ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: عائشہ! مجھے اس کا کیا اطمینان ہے کہ اس میں عذاب نہ ہو۔ قومِ عاد کو ہوا کے ساتھ عذاب دیا گیا تھا، وہ عذاب کو

دیکھ کر خوش ہوئے تھے (کہ اس میں ہمارے لئے پانی برسایا جائے گا حالانکہ اس میں عذاب تھا)۔[8] اللہ جَلَّ شَانُہٗ کا ارشاد ہے: ﴿فَلَمَّا رَاَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِهِمْ قَالُوْا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ رِیْحٌ فِیْهَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ تُدَمِّرُ كُلَّ شَیْءٍۭ بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا یُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ ۝﴾ پھر جب انہوں نے اسے (یعنی عذاب کو) بادل کی صورت میں پھیلا ہوا اپنی وادیوں کی طرف آتا ہوا دیکھا تو کہنے لگے: یہ ہمیں بارش دینے والا بادل ہے۔ (کہا گیا کہ نہیں) بلکہ یہ تو وہ ہے جس کی تم نے جلدی مچائی تھی، یہ ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔ یہ اپنے رب کے حکم سے ہر چیز کو تباہ کر دیتی ہے تو صبح کو ان کی ایسی حالت تھی کہ ان کے خالی مکان ہی نظر آرہے تھے۔ ہم مجرموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں۔[9]

یونہی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب گرج چمک کی آواز سنتے تو دعا کرتے: اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ ترجمہ: اے اللہ! ہمیں اپنے غضب سے ہلاک نہ کرنا اور نہ ہمیں اپنے عذاب سے تباہ کرنا اور ہمیں اس سے پہلے عافیت عطا فرما۔[10]

معلوم ہوا کہ کسی مصیبت، پریشانی کے عذاب ہونے کے احتمال پر بھی توبہ و استغفار کیا جائے گا۔ اب موجودہ وبا پر غور کرلیں کہ کیا یہ گناہوں کے سبب ہو سکتی ہے یا نہیں؟ اور اس پر استغفار کرنا چاہیے یا نہیں؟ سنّتِ نبوی کا تقاضا یہی ہے کہ ڈرا جائے کہ کہیں یہ عذاب نہ ہو اور سنّت یہی سکھاتی ہے کہ اس پر استغفار کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ قرآن و حدیث پر ایمان رکھنے والوں کے دِلوں کو ٹیڑھے پن سے بچائے اور تمام مسلمانوں کی مغفرت فرمائے۔

---

(1) بخاری، 4/3، حدیث: 5641 (2) ترمذی، 4/179، حدیث: 2407 (3) پ25، الشوریٰ: 30 (4) پ21، الروم: 41 (5) پ18، النور: 19 (6) الترغیب والترھیب، 3/191، حدیث: 29 (7) ابن ماجہ، 4/367، 368، حدیث: 4019 (8) مسلم، ص348، حدیث: 2084، 2085 ملتقطاً (9) پ26، الاحقاف: 24، 25 (10) ترمذی، 5/281، حدیث: 3461۔

بقیہ: فریاد

دینی مدارس کا فائدہ: خوش نصیب مسلمان اپنی قربانی کی کھالیں دعوتِ اسلامی کو نیز عاشقانِ رسول کے دیگر مدارس و جامعات کو دیتے ہیں جنہیں بیچ کر کئی مہینے کے اخراجات جمع ہوجاتے ہیں۔ یوں قربانی کی سنّت پر عمل کرنا علمِ دین کی اشاعت میں بھی معاون ثابت ہوتا ہے۔

اے عاشقانِ رسول! آپ نے قربانی کی سنّت پر عمل کے چند دنیوی فوائد پڑھے۔ اگر ہمیں یہ دُنیوی فوائد معلوم نہ بھی ہوں تو اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے ہمیں قربانی کرنا چاہئے۔ قربانی کی اہمیت سے متعلق 3 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ فرمائیے: (1) جس شخص میں قُربانی کرنے کی وُسعَت ہو پھر بھی وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہرگز ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ (ابن ماجہ، 3/529، حدیث: 3123) (2) آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کی گئی: یارسولَ اللہ! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: تمہارے باپ ابراہیم کی سنّت ہے۔ لوگوں نے عرض کی یارسولَ اللہ! ہمارے لئے اس میں کیا ثواب ہے؟ فرمایا: ہر بال کے بدلے نیکی ہے۔ عرض کی گئی: اُون کا کیا حکم ہے؟ فرمایا: اُون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے۔ (ابن ماجہ، 3/531، حدیث: 3127) (3) جس نے خوش دِلی سے طالبِ ثواب ہو کر قربانی کی، تو وہ قربانی اس کے لئے جہنّم کی آگ سے حجاب (یعنی روک) ہوجائے گی۔ (معجم کبیر، 3/84، حدیث: 2736)

میری تمام عاشقانِ رسول سے **فریاد** ہے کہ خوش دِلی سے اللہ پاک کی راہ میں جانور قربان کیجئے اور دنیاوی و اُخروی برکات و ثمرات حاصل کیجئے۔ اللہ کریم ہماری قربانیوں کو اپنی پاک بارگاہ میں قبول فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

قربانی کے ضروری احکام اور مزید معلومات کے لئے شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا رسالہ "ابلق گھوڑے سوار" پڑھئے۔

باتوں سے خوشبو آئے

عقل میں اضافے کا نسخہ

جو اپنا لباس صاف سُتھرا رکھتا ہے اس کی فِکروں میں کمی ہوتی ہے اور جو عُمدہ خوشبو لگائے اس کی عقل میں اضافہ ہوتا ہے۔

(ارشادِ حضرت سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ) (صفۃ الصفوۃ، 2/170)

قبر میں آنکھیں ٹھنڈی ہونے کا سبب

بے شک انسان کو قبر میں اس کی اولاد کی نیکی کی خبر دی جاتی ہے تاکہ اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

(ارشادِ حضرت سیدنا امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ) (حسن التنبہ، 2/435)

عبادت کی مٹھاس پانے کا نسخہ

میں نے 50 سال تک اللہ پاک کی عبادت کی لیکن مجھے عبادت کی مِٹھاس اس وقت حاصل ہوئی جب میں نے 3 چیزوں کو چھوڑ دیا: 1 میں نے لوگوں کو راضی کرنے کی کوشش چھوڑی دی تو میں حق بات کرنے پر قادر ہوگیا 2 برے لوگوں کی صُحبت چھوڑی تو مجھے نیک بندوں کی صُحبت حاصل ہوگئی 3 میں نے دنیا کی مٹھاس ترک کردی تو مجھے آخرت کی مٹھاس نصیب ہوگئی۔

(ارشادِ حضرت سیدنا احمد بن حرب رحمۃ اللہ علیہ) (سیر اعلام النبلاء، 9/334)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

گوشت کے فوائد

اَصْل غذا انسان کی گوشت ہے۔ بیشک اس کے کھانے میں جو مَنْفَعتیں (Benefits) اور ہمارے جسم کی اصلاحیں اور ہمارے قُویٰ (یعنی جسمانی طاقتوں) کی اَفزائش (Growth) ہیں اس کے غیر سے حاصل نہیں، اور مَرغُوبِی (یعنی پسندیدگی) کی یہ کیفیت کہ ہر شخص اپنے وِجْدان (جاننے اور دریافت کرنے کی قُوّت) سے جان سکتا ہے کہ کیسا ہی لذیذ کھانا ہو، چند روز مُتواتر (Continuous) کھانے سے طبیعت اس سے سیر ہوجاتی ہے اور زیادہ دن گزریں تو نفرت کرنے لگتی ہے، بخلاف نانِ گندم (یعنی گندم کی روٹی) و گوشت کہ عمر بھر کھائے تو اس سے تَنَفُّر نہیں ہوتا۔ (فتاویٰ رضویہ، 14/554)

عقیدے کی بنیاد تاریخ پر نہیں ہوسکتی

تاریخ (History) کسی کی تصنیف ہومدارِ عقیدہ (یعنی عقیدے کی بنیاد) نہیں ہوسکتی۔ مُؤَرِّخ (Historian) رَطْب، یَابِس، مُسْنَد، مُرْسَل، مَقطُوع، مُعْضَل (یعنی ہر طرح کی صحیح وغلط باتیں اور ہر قسم کی روایات) سب کچھ (اپنی کتابوں میں) بھر دیتے ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ، 26/429)

ولایت کے لئے سلسلۂ بیعت ضروری نہیں

ولی ہونے کو یہ ضروری نہیں کہ اس سے سلسلۂ بیعت بھی جاری ہو۔ ہزاروں صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم میں (سے) صرف چند صاحبوں سے سلسلۂ بیعت ہے، باقی کسی صحابی سے نہیں، پھر ان (صحابۂ کرام علیہم الرضوان) کی وِلایت کو کس کی ولایت پہنچ سکتی ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 26/557)

عطّار کا چمن کتنا پیارا چمن!

منڈی کا سب سے بہترین جانور

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے (ایصالِ ثواب کے) لئے مَنڈی (مارکیٹ) کے سب سے بہترین جانور کی قربانی کرنا سعادت مَندوں کا حصہ ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 5 ذوالحجۃ الحرام 1435ھ)

بیٹے پر حج فرض ہوجائے تو!

ماں باپ نے حج نہ کیا ہو اور بیٹے پر حج فرض ہوجائے تو بیٹے کو حج کرنا ضروری ہے، نہیں کرے گا تو گناہ گار ہوگا۔

(مدنی مذاکرہ، 8 رمضان المبارک 1437ھ)

ملکی قانون پر عمل

جو ملکی قَوانین (National Rules) شریعت سے نہ ٹکراتے ہوں اُن پر عمل کرنا چاہئے۔ (مدنی مذاکرہ، 25 رمضان المبارک 1436ھ)

ٹائم نہیں ہے!

محمد آصف عطاری مدنی*

سَر راشد ایک مشہور اسکول میں سینئر ٹیچر تھے، ان کی کلاس میں ایک نیا اسٹوڈنٹ شکیل داخل ہوا جس کے والد اس شہر میں ٹرانسفر ہو کر آئے تھے۔ دو چار دن تو سب ٹھیک رہا لیکن پھر شکیل افسُردہ اور اُداس اُداس رہنے لگا۔ کلاس کے دوران بھی اکثر اس کی توجُّہ کہیں اور ہوتی۔ کچھ دن مزید گزرے تو وہ اپنے کلاس فیلوز سے غصے میں بات کرنے لگا، ایک مرتبہ تو وین ڈرائیور سے بھی اُلجھ پڑا۔ سر راشد نے اسے اشاروں میں کئی وارننگز دیں لیکن شکیل کا رویہ نہ بدلا۔ اس دن اُویس سے جگہ کے مسئلے پر اس کا جھگڑا ہوا تھا اور ہاتھاپائی ہوتے ہوتے رہ گئی۔ اُویس کو سمجھانے کے بعد سر راشد نے شکیل کو اسٹاف روم میں بُلایا اور بڑی شفقت سے کہنے لگے: دیکھو شکیل بیٹا! تم پڑھے لکھے گھرانے کے لگتے ہو اور تمہارا پچھلا تعلیمی ریکارڈ بھی شاندار ہے لیکن میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارا رویّہ تمہاری شخصیت کے بالکل اُلٹ ہے، غصے سے بات کرنا، سبق پر توجّہ نہ کرنا اور پھر آج کا جھگڑا! آخر ایسا کیوں ہے؟ شکیل نے مختصر جواب دیا: سر! میں کیوں کسی سے نرمی سے بات کروں، میری کسی کو کیا پرواہ ہو سکتی ہے! سر راشد نے اسے سمجھایا: نہیں بیٹا! ایسا نہیں کہتے، اگر کوئی تمہاری بات نہیں سنتا تو تم اپنے والدین (Parents)، بھائی بہنوں سے اپنی پریشانی شیئر کرسکتے ہو۔ شکیل تقریباً چیخ پڑا: سر! آپ جن سے پریشانی بیان کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں، ان کے پاس تو مجھ سے بات کرنے کے لئے ٹائم ہی نہیں ہے، امّی مجھے کچن اور صفائی ستھرائی میں مصروفیت کا کہہ کر ابّو کے پاس بھیج دیتی ہیں اور ابو سے بات کرنے کی کوشش کروں تو وہ کہتے ہیں کہ ابھی ٹائم نہیں ہے میں آفس سے تھکاہارا گھر آیا ہوں، جب ان کی تھکاوٹ اُترتی ہے تو وہ دفتر کی فائلیں یا موبائل لے کر بیٹھ جاتے ہیں یا پھر ٹی وی آن کرلیتے ہیں، آپ حیران ہوں گے ابو کئی مرتبہ یہ تک بھول جاتے ہیں کہ میں کس کلاس میں پڑھتا ہوں! صفائی ہوجانے اور کھانا پک جانے کے بعد امی کے پاس پہنچوں تو وہ فون پر اپنی سہیلیوں کی باتیں سننے میں مصروف ہوتی ہیں اور اشارے سے ہی مجھے بعد میں بات کرنے کا کہہ دیتی ہیں، رہے بڑے بھائی تو وہ بڑا آدمی بننے کے لئے اپنے کمرے میں بند پڑھائی میں مگن رہتے ہیں، ان کا دروازہ بجاؤں تو ان کے پاس بھی میرے لئے ٹائم نہیں ہوتا وہ مجھے امی ابو کے پاس جانے کا کہتے ہیں۔ اتنا کہنے کے بعد شکیل تھوڑا رُکا، پھر کہنے لگا: سر! اب آپ ہی بتایئے کہ جب گھر میں کسی کے پاس میرے لئے ٹائم ہی نہیں ہے تو میں کس سے اپنے مسائل ڈسکس کروں! اپنی خوشی غمی کس سے شیئر کروں؟ سر راشد اس کی پرابلم سمجھ چکے تھے، کہنے لگے: بیٹا! امی ابو کے بارے میں ایسی باتیں نہیں کہتے، میں خود تمہارے ابو سے ملکر بات کروں گا اِنْ شَآءَ اللہ سب بہتر ہوجائے گا۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! آپ نے دیکھا کہ مذکورہ اسٹوری میں "ٹائم نہیں ہے"، "ٹائم نہیں ہے" کی تکرار نے ایک اسٹوڈنٹ کی زندگی میں کیسی نفسیاتی تباہی مچائی! اس وقت "ٹائم نہیں ہے" کی مجبوری نے ہماری گھریلو اور معاشرتی زندگی کو گھیر رکھا ہے مثلاً * بیٹا باپ سے کہتا ہے کہ آج دارُالمدینہ اسکول میں ہمارا رزلٹ اناؤنس ہوگا آپ بھی میرے ساتھ چلئے لیکن باپ کہتا ہے کہ تم خود ہی

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

وصول کرلینا میرے پاس ٹائم نہیں ہے * بہن بھائی سے کہتی ہے کہ مجھے آج جامعہ جانے میں تاخیر ہوگئی ہے، بائیک پر چھوڑ آؤ تو جواب ملتا ہے میرے پاس ٹائم نہیں ہے * بیٹی باپ سے کہتی ہے: ابو! ریاضی (Math) کا سوال سمجھ نہیں آرہا تھوڑا سمجھا دیجئے تو جواب ملتا ہے ٹائم نہیں ہے * اولاد رزلٹ شیٹ باپ کی طرف بڑھاتی ہے تاکہ وہ اسے دیکھے اور ان کی کمی یا خوبی پر بات کرے لیکن باپ سرسری سی نظر ڈالنا بھی گوارا نہیں کرتا کہ میرے پاس ٹائم نہیں ہے * بچّے اپنی مشکلات باپ سے ڈسکس کرنا چاہتے ہیں اسے اپنی خوشیوں میں شریک کرنا چاہتے ہیں لیکن باپ کے پاس ٹائم نہیں ہے * بوڑھے ماں باپ چاہتے ہیں کہ بیٹا کچھ دیر ان کے پاس بیٹھے، پیار کے میٹھے بول بولے لیکن بیٹے کے پاس ٹائم نہیں ہے وہ تو اسی پر مطمئن ہے کہ میں نے انہیں ضرورت کی ساری چیزیں مہیا کر رکھی ہیں * بیوی اطلاع دیتی ہے کہ فلاں عزیز کی فوتگی (Death) ہوگئی ہے جنازے پر چلے جایئے تو شوہر نامدار کے پاس جنازے میں شرکت کا ٹائم نہیں ہوتا فقط موبائل پر تعزیتی پیغام (Message) بھیج کر دامن چُھڑا لیتے ہیں * کوئی مدد کا محتاج بار بار آپ کو میسج یا واٹس ایپ کرتا ہے لیکن آپ جناب کے پاس تسلی کے دو بول ریپلائی میں لکھنے کا ٹائم نہیں ہوتا * گھر میں بجلی کے سوئچ خراب ہیں یا بلب فیوز ہے یا گیس کے چولہے کا بٹن خراب ہے لیکن بیوی کی بار بار یاددہانی کے باوجود شوہر محترم کے پاس انہیں ٹھیک کروانے کا ٹائم نہیں ہوتا * اسکوٹر یا کار میں چھوٹی چھوٹی خرابیاں پیدا ہوکر جمع ہوتی رہتی ہے لیکن ان کے مالک کے پاس ٹھیک کروانے کا ٹائم نہیں ہوتا * گھر کا چوکیدار چوبیس گھنٹے رکھوالی کرتا ہے لیکن صاحب کے پاس پچیس سیکنڈ کا ٹائم نہیں ہوتا کہ اس کا حال چال دریافت کرلے یا اس سے مُسکراہٹوں کا تبادلہ ہی کرلے * نیکی کی دعوت دینے والا کوئی مبلغ چند منٹ کے لئے درسِ فیضانِ سنّت میں بیٹھنے کی دعوت دے یا تھوڑی دیر کیلئے بات سننے کو بولے تو جواب ملتا ہے ابھی ٹائم نہیں ہے پھر کبھی سہی۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہر دوسرے شخص کو "ٹائم نہیں ہے" کا عذر بیان کرنے والے کو غور کرنا چاہئے کہ اس کا یہ تکیہ کلام مستقبل میں اس کے لئے نقصان دہ ثابت ہوسکتا ہے۔ ذرا سوچئے کہ بچّے اپنے مسائل اپنے ہی جیسے ناتجربہ کاروں سے بیان کریں گے تو انہیں مشورے بھی عجیب وغریب ہی ملیں گے، یہی بچّے جب بڑے ہوکر اسے ٹائم نہیں دیں گے یا اس کے گھر فوتگی ہونے پر کوئی نہیں آئے گا تو اس کے دل پر کیا گزرے گی! بوڑھے ماں باپ دنیا سے چلے جائیں گے تو اسے اپنی غلطی کا احساس ہوگا، آج کسی دُکھیارے کا دُکھ بانٹنے کے لئے اس کے پاس وقت نہیں جب کبھی اسے صدمہ پہنچے گا تو تسلی کے دو بول سننے کو ترس جائے گا، آج اس کے پاس چھوٹے گھریلو مسائل کے حل کیلئے وقت نہیں، جب یہ مسائل وقت گزرنے پر پہاڑ بن کر سامنے آئیں گے تو اس کے اوسان خطا ہوسکتے ہیں۔

اس پر ایک اور پہلو سے بھی سوچئے کہ کہیں ایسا تو نہیں جہاں ہمارا مَفاد یا دلچسپی نہیں ہوتی وہاں ہمیں "ٹائم نہیں ہے" کا بہانہ یاد آجاتا ہے، ہم وہ وقت اس سے کم اہم کام میں صرف اس لئے خرچ کردیتے ہیں کہ اس میں ہمیں دلچسپی ہوتی ہے تو جان لیجئے کہ ایسی صورت میں مسئلہ ترجیح دینے (Priority) کا ہے وقت کا نہیں ہے، ہمیں اپنی ترجیحات پر نظرِ ثانی کرلینی چاہئے کیونکہ قیامت کے دن اس بات کا بھی سوال ہوگا کہ اپنا وقت کہاں خرچ کیا؟ اسی طرح بعض لوگوں کو نماز پڑھنے کا ٹائم نہیں ملتا وجہ یار دوستوں کی منڈلیاں اور گپ شپ ہوتی ہے، کسی کو 41 منٹ کا بیان سننے کی دعوت دی جائے تو ٹائم نہیں لیکن یہی شخص گھر جاکر دو ڈھائی گھنٹے کی فلم دیکھنے بیٹھ جاتا ہے، بعضوں کے پاس فرض علمِ دین سیکھنے کا ٹائم نہیں ہوتا لیکن رومانوی ناول اور ڈائجسٹ پڑھنے کے لئے وقت مل جاتا ہے، کچھ نوجوانوں کے پاس دوستوں کو دینے کے لئے وقت ہوتا ہے سگے بھائیوں کے لئے نہیں! یہاں بھی پرابلم فوقیت دینا ہے۔

بہرحال ہمیں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اپنے بیوی بچّوں، ماں باپ، بہن بھائی اور قریبی رشتہ داروں کو حسبِ موقع، حسبِ ضرورت وقت دینا چاہئے اور "خود کو بھی ٹائم دینا چاہئے" وہ اس طرح کہ گناہوں اور فضولیات میں وقت برباد کرنے کے بجائے ہم اپنا وقت اپنی آخرت بہتر بنانے کے لئے علمِ دین سیکھنے اور اللہ کی عبادت کرنے کے لئے صرف کریں۔ اللہ کریم ہمیں وقت کا درست استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(تیسری اور آخری قسط)

مسجد کی آبادکاری میں امام صاحب کا کردار

ابوالنور راشد علی عطاری مدنی*

گزشتہ دو ماہ کے شماروں میں امامت جیسے اہم منصب کے حوالے سے دو موضوعات "امام صاحب اور کردار و گفتار، امام صاحب اور درس و بیان" پر کچھ مدنی پھول پیش کئے گئے تھے، ذیل میں اسی سلسلے کی آخری قسط میں "مسجد کی آبادکاری میں امام صاحب کا کردار اور اہلِ علاقہ و انتظامیہ کے ساتھ امام صاحب کا انداز" کے حوالے سے چند مدنی پھول پیش کئے جارہے ہیں۔

❁ پیارے امام صاحبان! یاد رکھئے کہ مسجد میں نمازِ باجماعت پڑھانے کے بعد آپ کا سب سے اہم اور بڑا مقصد مسجد کی آبادکاری ہونا چاہئے اور مسجد کی آبادکاری نمازیوں سے ہوتی ہے، اس لئے امام صاحب کو چاہئے کہ اپنے درس و بیان اور ملاقات میں نماز کا ذِکْر کرنے کی کوشش کریں، دعوتِ اسلامی کے جامعۃُ المدینہ سے فارغُ التحصیل ایک مدنی اسلامی بھائی جو کراچی کی ایک جامع مسجد میں امامت و خطابت کی خدمت سرانجام دیتے ہیں، ان کا بیان ہے کہ ہماری مسجد میں نمازیوں کی تعداد بہت کم تھی، فجر میں بمشکل ایک صف ہوتی جبکہ دیگر نمازوں میں ایک سے ڈیڑھ صف تک نمازی ہوتے تھے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے ربیعُ الاوّل کے مبارک مہینے میں جہاں جہاں بیان کا موقع ملا، نماز کو عشقِ رسول کی تکمیل کے طور پر بیان کیا، اسلامی بھائیوں کو نمازِ باجماعت کی ترغیب دلائی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہماری مسجد میں فجر کے نمازی تین سے چار صفوں تک ہونے لگے اور عام نمازوں میں بھی تین گنا سے زیادہ اضافہ ہوا ہے۔ بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اُن کی اس کارکردگی کا علم ہوا تو بہت حوصلہ افزائی فرمائی۔

❁ امام صاحب کی کوشش ہونی چاہئے کہ وہ علاقے میں دینی شعور بیدار کرنے کی تدبیریں کریں اور عملی طور پر بھی لوگوں میں شوق و جذبہ پیدا کرنے کے لئے کوشاں رہیں۔ اگر ائمۂ مساجد چاہیں تو اپنے منصب کو استعمال کرتے ہوئے علاقے میں دینی ہلچل پیدا کرسکتے ہیں، گلی محلے میں کھلم کھلا ہونے والے گناہوں کو روک سکتے ہیں، وہ بچّوں کو اپنی اولاد کے درجے میں رکھ کر شفقت کا معاملہ کریں، نوجوانوں کو بھائی سمجھ کر نرمی و خیر خواہی کا پہلو اپنائیں، بوڑھوں کو باپ کا درجہ دیتے ہوئے اِکرام کریں، اس منصب کا تقاضا یہ ہے کہ اِمامت کو محض نوکری کی نظر سے نہ دیکھیں، بلکہ یہ اہم دینی ذمّہ داری ہے، ملنساری اور ہمدردانہ رویّہ کا ایسا نمونہ پیش کریں کہ لوگ ان کے گرویدہ ہوجائیں۔

❁ جس شخص پر امامت کی ذمّہ داری عائد ہو اسے چاہئے کہ اسے پوری اہمیت دے۔ حسبِ استطاعت اس کا حق ادا کرے تو یقیناً اس کے لئے اس میں اجرِ عظیم ہے۔ مقتدیوں کے انفرادی اور اجتماعی حالات کا خیال رکھے۔ انہیں پریشانی اور مشکل میں نہ ڈالے۔ انہیں اپنی طرف راغب کرے، مُتَنَفِّر نہ کرے۔ نماز پڑھانے کا انداز بھی نمازیوں کو قریب لانے یا مُتَنَفِّر کرنے کا سبب بن سکتا ہے، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک فرامین اور اسلافِ اُمّت کے ملفوظات سے ایسی راہنمائی ملتی ہے کہ اِمامت

* ناظم ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

میں کیا انداز ہونا چاہئے۔ امام کو چاہئے کہ نمازیوں کی طبیعت، صحّت اور عمر کا لازمی لحاظ رکھے، اگر کوئی ضعیف یا بیمار نماز میں شامل ہو تو نماز کو کچھ مختصر کرے یعنی قراءت کم کرے، اگر کسی نمازی کے لئے زیادہ دیر بیٹھنا دشوار ہو تو قعدہ میں تشہّد اور دُرود شریف وغیرہ بہت زیادہ آہستہ رفتار سے نہ پڑھے بلکہ کچھ ایسے جلدی پڑھے کہ تلفظ بھی دُرست ادا ہو جائیں اور نمازی کو زیادہ دیر بیٹھنے کی دشواری بھی نہ ہو، پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: جب کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو وہ نماز میں تخفیف کرے کیونکہ ان میں کمزور، بیمار اور ضعیفُ العُمْر بھی ہوتے ہیں اور جب وہ اکیلا نماز پڑھے تو جیسے چاہے نماز لمبی کرے۔(بخاری،2/ 252، حدیث:703) ایک اور روایت میں ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے لوگو! تم میں سے بعض لوگ نفرت پیدا کرتے ہیں جو شخص لوگوں کی اِمامت کرائے وہ اختصار سے کام لے کیونکہ ان میں ضعیف بوڑھے اور ضرورت مند ہوتے ہیں۔(بخاری،2/ 252، حدیث:704)

نماز میں تخفیف سے مراد ایسی نماز ہے جو مختصر بھی ہو اور اس کے ارکان، واجبات اور سُنَن مکمل بھی ہوں، یہ مطلب نہیں کہ مَعَاذَ اللہ نماز کے ارکان ہی پورے ادا نہ ہوں جیسا کہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ہلکی نماز (یعنی تخفیف) سے یہ مراد نہیں کہ سنتیں چھوڑ دیں یا اچّھی طرح ادا نہ کریں بلکہ مراد یہ ہے کہ نماز کے ارکان دراز نہ کرے بقدرِ کفایت ادا کرے جیسے رکوع سجدے کی تسبیحیں تین بار کہے۔(مراٰۃ المناجیح، 2/203)

الغرض! امام کے لئے ضروری ہے کہ وہ مقتدیوں کی طبیعت و صحّت کا خیال رکھتے ہوئے مکمل اور صحیح نماز پڑھائے اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہدایات پر عمل کرے۔

- امام مسجد کو علاقے میں بالکل غیر جانبدار ہو کر رہنا چاہئے، کسی بھی سیاسی پارٹی وغیرہ کا نہ تو حصہ بنے اور نہ ہی کسی قسم کی جانبداری سے کام لے۔ کبھی بھی کسی سیاسی پارٹی یا گروپ وغیرہ کو سپورٹ کرنے کی بات نہ کرے کہ ایسا کرنے سے بعض لوگ تو امام صاحب کے قریب آجائیں گے لیکن بقیہ سب مخالفت کا نشانہ بنائیں گے، خطابات میں ملکی اور علاقائی حالات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہی گفتگو کریں۔

- امام صاحب کو چاہئے کہ مسجد کے انتظامی معاملات میں غیر ضروری مداخلت نہ کریں، مسجد انتظامیہ کسی پہلو سے شرعی راہنمائی طلب کرے تو بیان کردیں یا کوئی خلافِ شریعت کام ہوتا ہوا دیکھیں تو سمجھا دیں، ہر معاملے میں دخل دینے یا بات نہ مانے جانے کی صورت میں ہرگز نہ اُلجھیں۔

- محافل، بڑی راتوں، اعتکاف اور دیگر مواقع پر مسجد، انتظامیہ اور نمازیوں کو وقت دینے کی عادت ہونی چاہئے، ہر موقع پر "میرے پاس وقت نہیں" کا پہاڑا پڑھنے والے امام صاحبان مساجد میں بہت کم کامیاب ہوتے ہیں۔

- امام صاحب اگرچہ غیر حاضریوں کی صورت میں اپنی تنخواہ سے کٹوتی کرواتے ہوں لیکن یاد رکھئے کہ جو کٹوتی انتظامیہ اور مُقتدیوں کے دِلوں میں ہوتی رہتی ہے اس کا ازالہ ہونا بہت مشکل ہوتا ہے، نمازوں میں غیر حاضر رہنے والے امام صاحب سے اکثر مقتدی نالاں ہوتے ہیں، اور پیٹھ پیچھے چہ مگوئیاں بھی جاری رہتی ہیں، نتیجۃً امام صاحب کو الوداع کر دیا جاتا ہے۔

- امام اور مقتدیوں کے درمیان محبّت و پیار کی فضا ضروری ہے تاکہ نیکی و تقویٰ میں باہم تعاون ہو۔ خواہش پرستی اور شیطانی اغراض کی اِتّباع میں اگر کینہ و بُغض پیدا ہو گیا ہو تو اسے ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے مقتدیوں کے جائز مطالبات کا احترام کرے۔ اگر مقتدی اپنے گھر محفل میں شرکت کرنے، ایصالِ ثواب کرنے، کسی مثبت موضوع پر درس و بیان کرنے کا مُطالبہ کریں تو مناسب انداز میں قبول کرلینا چاہئے، اسی طرح مقتدیوں کی ذمّہ داری ہے کہ وہ امام کے حقوق کا خیال رکھیں اور ان کی عزت و احترام دوسروں سے بڑھ کر کریں۔

- کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو امام صاحبان کے ساتھ بہت ہمدردی دکھاتے ہیں، ہر بات میں تائید کرتے ہیں، بات بات پر امام صاحب کی تعریفیں کرتے ہیں اور کچھ ہی عرصہ بعد امام صاحب سے پیسے ادھار مانگتے ہیں، ایک دو بار تو پیسے مانگ کر لوٹا دیں گے، اس کے بعد عموماً نظر نہیں آتے۔ ایسوں سے محتاط رہنا چاہئے۔

٭ مقتدی اکثر خوشی و غمی کے موقع پر امام صاحب کی شرکت سے خوش ہوتے ہیں، اس لئے چاہئے کہ اگر کوئی کسی خوشی کے موقع پر دعوت دے تو مناسب صورت میں ضرور جائے، کوئی نمازی بیمار ہو جائے تو عیادت کیلئے جائے، اسی طرح اگر علاقے میں کوئی میت ہو جائے بِالخصوص کسی نمازی یا اس کے رشتے دار کا انتقال ہو جائے تو نمازِ جنازہ اور کفن دفن کے معاملات میں ضرور شرکت کرنی چاہئے، یہ عمل جہاں سوگواروں کیلئے دِلجوئی کا سبب ہوگا وہیں امام صاحب کی قدر بھی لوگوں کی نظر میں بڑھے گی۔

٭ نمازِ باجماعت کے بعد کئی لوگ بچّوں کو دَم کروانے کے لئے آجاتے ہیں۔ امام صاحب اگر باقاعدہ اَوراد و وَظائف اور عملیات نہ بھی کرتے ہوں تو بھی مختصر اَوراد جیسے "دُرودِ پاک"، "یَاسَلَامُ" یا "سُوْرَۃُ الْفَلَق اور سُوْرَۃُ النَّاس" پڑھ کر دَم کردینا چاہئے۔

پیارے امام صاحبان! آپ کا منصب، ذمّہ داری اور اس منصب کی نزاکت ہر شعبہ و فیلڈ سے جدا ہے، آپ کا کردار و گفتار، رہن سہن، اخلاق، اندازِ زندگی، حُسنِ معاشرت غرض یہ کہ ہر اُٹھنے والا قدم مسجد، منبر و محراب، دینِ اسلام اور اسلامی اقدار کا محافظ ہونا چاہئے، اللہ کریم تمام امام صاحبان کو دینِ اسلام کی خدمت کا فریضہ احسن انداز میں جاری و ساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"دعوتِ اسلامی ویلفیئر ٹرسٹ" کا قیام

کورونا(Covid-19) وبا کے سبب ہونے والے حالیہ لاک ڈاؤن کے دوران غریب، سفید پوش اور مستحق افراد کی امداد کے لئے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ نے "دعوتِ اسلامی ویلفیئر ٹرسٹ" قائم کیا۔ اللہ پاک کے کرم سے اس ٹرسٹ کے ذمّہ داران نے فوری طور پر مستحق افراد کی امداد کا سلسلہ شروع کردیا۔ کراچی کی غریب، پسماندہ اور دور دراز آبادیوں میں گھر گھر جاکر راشن، دودھ، پکا ہوا کھانا اور نقد رقم تقسیم کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ اس کے بعد بتدریج (Gradually) پاکستان کے دیگر شہروں اور پھر دنیا کے کثیر ممالک میں "دعوتِ اسلامی ویلفیئر ٹرسٹ" کی امدادی سرگرمیوں کا سلسلہ شروع کردیا گیا۔ اس دوران امداد لینے والے افراد کی عزّتِ نفس کا خصوصی طور پر خیال رکھا گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "دعوتِ اسلامی ویلفیئر ٹرسٹ" کے تحت پانچ لاکھ سے زائد خاندانوں کے ساتھ خیر خواہی کا سلسلہ ہو چکا ہے۔

عید سے قبل کراچی میں ہونے والے طیارہ حادثے کے موقع پر بھی ٹرسٹ کے کارکنان نے جائے وقوعہ پر پہنچ کر ریسکیو ٹیموں کے اراکین اور متاثرہ آبادی میں کھانا اور پانی تقسیم کیا۔

دعوتِ اسلامی ماضی میں بھی مختلف آسمانی و زمینی آفات، زلزلہ، سیلاب وغیرہ کے موقع پر امدادی سرگرمیوں میں پیش پیش رہی ہے اور مستقبل میں بھی ایسے کسی مشکل وقت میں پیچھے نہیں رہے گی۔ اِنْ شَآءَ اللہ بہت جلد "دعوتِ اسلامی ویلفیئر ٹرسٹ" کے تحت مستقل نوعیت کی فلاحی سرگرمیوں کا بھی آغاز کیا جائے گا۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے تمام قارئین سے گزارش ہے کہ اللہ پاک کے عطا کردہ مال کو اس کے بندوں کی امداد کے لئے استعمال کریں اور حسبِ استطاعت "دعوتِ اسلامی ویلفیئر ٹرسٹ" کا ساتھ دیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ دنیا و آخرت میں اس کی برکتیں پائیں گے۔

اسلام کی روشن تعلیمات

عیب نہ ڈھونڈیئے

محمد منعم عطاری مدنی*

اسلامی تعلیمات میں آخرت سنوارنے کے ساتھ ساتھ دنیا سُدھارنے اور معاشرے کو بہتر بنانے کے روشن اُصول بھی موجود ہیں۔ انہیں میں سے ایک واضح اُصول تکریمِ مسلم یعنی مسلمان کی عزت کرنا ہے جس کے لئے بطورِ خاص گالی گلوچ، بہتان تراشی، غیبت اور عیب جوئی وغیرہ سے ممانعت اسلامی شریعت کی ہدایات میں شامل ہیں۔ عیب جُوئی کا مرض ایک وائرس کی طرح معاشرے میں پھیلتا چلا جارہا ہے، خود کو بُھول کر دوسروں کے عیبوں کی تلاش طبیعت میں شامل ہوتی جارہی ہے جبکہ اللہ پاک نے دوسروں کی برائیاں تلاش کرنے سے منع فرمایا ہے: ﴿وَلَا تَجَسَّسُوْا﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور عیب نہ ڈھونڈھو۔[1] صدرُ الْاَفاضِل سیّد مفتی محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: یعنی مسلمانوں کی عیب جوئی نہ کرو اور اُن کے چُھپے حال کی تلاش میں نہ رہو، جسے اللہ نے اپنی سَتّاری سے چُھپایا۔[2] اللہ پاک نے دوسروں کے عیبوں کو تلاش کرنے سے واضح طور پر منع کیا اور آقا علیہ الصّلوٰۃ وَالسّلام نے بھی کسی کے عیبوں کو اُچھالنے اور لوگوں میں عام کرنے کی مذمّت فرمائی ہے۔ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کے عیب تلاش کرے گا اللہ پاک اس کے عیب کھول دے گا اور جس کے عیب اللہ کریم ظاہر کرے وہ مکان میں ہوتے ہوئے بھی ذلیل و رسوا ہو جائے گا۔[3] مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ قانونِ قدرت ہے کہ جو کسی کو بلا وجہ بدنام کرے گا قدرت اسے بدنام کر دے گی۔[4]

پردہ پوشی کے فضائل: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مختلف مواقع پر مسلمانوں کے عیب اُچھالنے سے منع کرتے ہوئے پردہ پوشی کے فضائل بیان فرمائے ہیں، چنانچہ ارشاد فرمایا: جو کسی کا پوشیدہ عیب دیکھے، پھر اُسے چُھپالے، تو وہ اُس شخص کی طرح ہو گا کہ جس نے زندہ دفنائی گئی بچی کو قبر سے نکال کر اُس کی جان بچالی۔[5] ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: جس نے کسی مسلمان کی پَردہ پوشی کی اللہ پاک دنیا و آخرت میں اس کی پَردہ پوشی فرمائے گا۔[6] یعنی چُھپے ہوئے عیب ظاہر نہ کرے! بشرطیکہ اس ظاہر نہ کرنے سے دین یا قوم کا نقصان نہ ہو، ورنہ ضرور ظاہر کر دے! کفار کے جاسوسوں کو پکڑوائے! خفیہ سازشیں کرنے والوں کے راز کو طَشت اَزْبام (یعنی ظاہر) کرے! ظلماً قتل کی تدبیر کرنے کی مظلوم کو خبر دے دے! اخلاق اور ہیں، معاملات اور سیاسیات کچھ اور۔[7]

عیب تلاش کرنے کے نقصانات: عیب جوئی اللہ اور اس کے محبوب کو سخت ناپسند ہے ٭ عیب تلاشنے والے انسان کو معاشرہ کبھی عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتا ٭ عیب جوئی بد اخلاقی کو جنم دیتی ہے ٭ عیب جوئی تنگ نظری کا شکار بنا دیتی ہے ٭ عیب جو انسان کا علم سَلب کر لیا جاتا ہے اور جہالت غالب آجاتی ہے ٭ عیب جوئی ایذائے مؤمن اور اہانتِ مؤمن کا سبب ہے ٭ عیب جوئی لَایعنی کاموں میں قُوّت صرف کرنے کا سبب ہے ٭ عیب جوئی انسان کا سکون برباد کر دیتی ہے وہ سکون سے نہیں رہ پاتا اور اپنی عزت داؤ پر لگا دیتا ہے۔

عیب جوئی سے بچنے کے طریقے: انسان اپنے عیبوں پر نظر رکھے تو دوسروں کے عیبوں سے بے نیاز ہو جائے گا ٭ عیب جوئی کے دنیوی و اُخروی نقصانات پر غور کرے ٭ عیب جوئی کے متعلق اللہ اور اس کے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرامین کو ہمیشہ ذہن میں رکھے ٭ نیک اور خوفِ خدا رکھنے والے لوگوں کی صحبت میں وقت گزارے ٭ تنہائی میں اپنے آپ سے یہ سوال کرے کہ اگر کوئی میرے عیبوں کو فاش کر دے تو مجھ پر کیا گزرے گی؟

اللہ ہمیں عیب جوئی اور اس جیسی دیگر قبیح عادات سے محفوظ رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) پ26، الحجرات:12 (2) خزائن العرفان، ص950 ملخصاً (3) ترمذی، 3/416، حدیث: 2039 (4) مراۃ المناجیح، 6/618 (5) مسند احمد، 6/126، حدیث: 1733 (6) مسلم، ص1110، حدیث: 2699، ملتقطاً (7) مراۃ المناجیح، 1/189۔

٭ شعبہ بیانات دعوت اسلامی المدینۃ العلمیہ کراچی

مقصد کی لگن
(Devotion to purpose)

ابو رجب عطاری مدنی*

ایک شخص کافی عرصے بعد اپنے اُستاذ (Teacher) کے پاس پہنچا اور کہنے لگا جس کام میں ہاتھ ڈالتا ہوں ناکامی ملتی ہے، مایوس (Disappoint) ہو کر آپ کے پاس آیا ہوں مجھے کامیابی کا کوئی خاص راز (Secret) بتائیں۔ استاذ نے کہا: بتاتا ہوں! میرے ساتھ قریبی نہر تک چلو۔ نہر کنارے پہنچ کر استاذ بولا: میرے پیچھے پیچھے نہر میں اُترو، وہ شخص پہلے تو گھبرایا لیکن پھر استاذ کے ساتھ نہر میں اتر گیا۔ جب دونوں نہر (Canal) کے درمیان میں پہنچے تو پانی ان کے سینے تک پہنچنے لگا تھا، استاذ نے اس شخص کو رُکنے کا اشارہ کیا، پھر اچانک اس کا سر پکڑا اور پوری طاقت کے ساتھ پانی میں غوطہ دیا، اس شخص نے خود کو چھڑانے کیلئے بہت ہاتھ پاؤں مارے لیکن بے سُود کیونکہ استاذ کی گرِفت بہت مضبوط تھی، کافی دیر تک وہ شخص پانی کے اندر رہا، جب اس کی جان پر بننے لگی تو اس نے بھرپُور زور لگایا اور اپنا سر پانی سے باہر نکالنے میں کامیاب ہو گیا۔ باہر نکلتے ہی اس نے ایک لمبی اور گہری سانس لے کر اپنے پھیپھڑوں میں ہوا بھری۔ جب اس کی طبیعت بحال ہوئی تو اُستاذ نے پوچھا کہ جب تم پانی کے اندر تھے تو تمہیں شدّت سے کس چیز کی طلب تھی، وہ شخص بولا! مجھے صرف اور صرف تھوڑی سی ہوا (Air) چاہئے تھی تاکہ میں سانس لے سکوں۔ استاذ نے بولنا شروع کیا: یہی بات میں تمہیں سمجھانا چاہتا تھا کہ جب ہم کسی چیز کو سچے دل سے طلب کرتے ہیں، شدّت سے چاہتے ہیں تو ہم اپنا مقصد پانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا جب تمہیں کسی مقصد میں کامیابی اسی لگن سے درکار ہوگی جس شدّت سے آج تھوڑی سی ہوا درکار تھی تو کامیابی کے دروازے کھلتے چلے جائیں گے۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! جس طرح برف باری کے موسم میں چھوٹی سی موم بتی سے کمرے کو گرم نہیں کیا جاسکتا اسی طرح ناقص اور کمزور طلب سے مقاصد میں کامیابی ملنا بہت دشوار ہے۔ ربِّ کریم کی عطا کے بعد کامیابی کی پہلی سیڑھی اپنے مقصد سے سچّی لگن (Devotion) ہونا ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ کئی لوگوں کی آمدنی کم ہوتی ہے لیکن وہ اپنا ذاتی مکان بنانے کی ٹھان لیتے ہیں تو برسوں کی کوشش کے بعد اپنا مکان تعمیر کرنے میں کامیاب ہو ہی جاتے ہیں، اس طرح کئی طلبہ امتحانات میں کئی بار ناکام ہونے کے بعد سچّی لگن کی بدولت کامیابی کا مقصد حاصل کر ہی لیتے ہیں، ابتدائی ایّام میں کاروباری ناکامیوں کا شکار ہونے والا شخص ایک وقت آتا ہے کہ اپنی سچّی لگن کی وجہ سے کامیاب تاجر کہلاتا ہے۔ مارکیٹنگ، ڈرائیونگ، کوکنگ، ٹیلرنگ اور دیگر شعبوں میں اس طرح کی درجنوں مثالیں ہمیں اپنے اِرد گِرد مل جائیں گی۔

سچّی لگن کو دلیل درکار ہے: شاید آپ کے دل میں یہ خیال آئے کہ ہم بھی تو دل سے اپنی کامیابی چاہتے ہیں لیکن ناکام کیوں رہتے ہیں! تو گزارش ہے کہ سچی لگن کے دعویٰ (Claim) کو شدید محنت و کوشش کی دلیل (Proof) درکار ہے، اگر آپ کی محنت و کوشش محض اپنے والدین یا باس یا بزنس پارٹنر کو مطمئن کرنے کے لئے ہے تو اس چھوٹے لیول کی محنت سے بڑی کامیابی ملنا مشکل ہے لیکن جب آپ اپنی محنت میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے اور اپنی کارکردگی سے خود مطمئن ہوں گے تو قدرت آپ کے لئے کامیابی کے دروازے کھول دے گی، اِنْ شَآءَ اللہ۔

مقصود حاصل ہو گیا: حضرت سیّدنا شاہ آلِ محمد رحمۃ اللہ علیہ (مارہرہ شریف، ہند) کی خدمت میں ایک صاحب حاضر ہوئے جو کئی خانقاہوں (یعنی

* مُدَرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

طریقت وتصوف کی تربیت گاہوں) میں مُجاہدے اور ریاضتیں کرچکے تھے، انہوں نے حضرت سیّدنا شاہ آلِ محمد رحمۃ اللہ علیہ سے فریاد کی کہ اتنے برس ہوگئے مقصود (Purpose) حاصل نہیں ہوتا! آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خانقاہ شریف کے ایک کمرے میں ان کے ٹھہرنے کا انتظام کیا اور خادِم کو الگ بُلا کر حکم دیا کہ انہیں مچھلی (Fish) کھانے کو دی جائے اور پانی کا ایک قطرہ نہ دیا جائے اور کھانا کھانے کے بعد فوراً دروازہ باہر سے بند کر دیا جائے۔ نمازِ عشا کے بعد خادم نے مچھلی دی جب وہ کھا چکے تو خادم فوراً دروازے کی زنجیر باہر سے بند کر کے چلا گیا، اب یہ اندر سے چِلّاتے ہیں کہ مجھے پانی دیا جائے مگر وہاں تھا کون جو سنتا! صبحِ فجر کے وقت خادم نے کمرہ کھولا، کھلتے ہی پانی کی طرف بھاگے اور جس قدر پیا گیا خوب پیا۔ نماز کے بعد حضرت سیّدنا شاہ آلِ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: خیریت ہے؟ عرض کی: حضور! رات تو خادموں نے مار ہی ڈالا تھا کہ مجھے ایسی گرمی میں ایک تو مچھلی کھانے کو دی، دوسرے ایک قطرہ پانی کا نہ دیا اور پیاسا ہی کمرے میں بند کر دیا۔ فرمایا: پھر رات کیسی گزری؟ عرض کی: جب تک جاگتا رہا پانی کا خیال! جب سویا تو سوائے پانی کے اور کچھ نہ دیکھا۔ حضرت سیّدنا شاہ آلِ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: طلبِ صادق (سچی طلب) اِسی کا نام ہے کبھی اُس مقصد کے لئے ایسی طلب بھی کی تھی جس تک نہ پہنچنے کی آپ شکایت کرتے ہیں! وہ مُجاہدات کئے ہوئے تھے، اس لئے دل صاف تھا، نفس کا جو دھوکا تھا فوراً کُھل گیا اور بالآخر انہیں مقصود حاصل ہو گیا۔ (ماخوذ از ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص470)

پیارے اسلامی بھائیو! ہم اپنی زندگی کے مختلف مراحل (Different stages of life) میں کھانے پینے، رہائش، سواری، پڑھائی لکھائی، شادی بیاہ، سیر وتفریح، نوکری، کاروبار اور روپے پیسے کے حوالے سے مختلف قسم کے مقاصد اپناتے اور انہیں حاصل کرنے کی تمنا کرتے ہیں لیکن ہمیں یہ نہیں بُھولنا چاہئے کہ جو زندگی ہمیں ملی ہے، اس کا بھی کوئی مقصد ہے جسے ہم نے پورا کرنا ہے، اس مقصد کا بیان قراٰنِ حکیم کی ان دو آیات میں موجود ہے: ❶ ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ(۵۶)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور میں نے جِنّ اور آدمی اتنے ہی (اسی) لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔ (پ27، الذٰریٰت:56) ❷ ﴿الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًاؕ﴾ ترجمۂ کنزالایمان: وہ جس نے موت اور زندگی پیدا کی کہ تمہاری جانچ ہو تم میں کس کا کام زیادہ اچھا ہے۔ (پ29، الملک:2)

اپنے خالق ومالک کی عبادت کا حق ادا کرنا اور اچھے کام کرنا اس زندگی کا مقصد ہے، تو جس طرح دیگر مقاصد میں کامیابی کے لئے سچی لگن درکار ہے ویسی لگن اس مقصد کے حصول میں بھی چاہئے ہوگی۔ ہمارے بُزرگانِ دین نے مقصدِ حیات کو پورا کرنے کے لئے سچی لگن (True devotion) کی ایسی ایسی مثالیں قائم کیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے، چنانچہ ○ سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے قاتلانہ حملہ ہونے کے بعد شدید زخمی حالت میں بھی نماز ادا فرمائی ○ حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ باغیوں کے گھیرے میں تھے لیکن اپنی شہادت کے وقت تلاوتِ قراٰن کر رہے تھے ○ حضرت کَہْمَس بن حَسَن رحمۃ اللہ علیہ روزانہ 1000 نوافل پڑھا کرتے جب فارغ ہوتے تو چلنے کی سکت باقی نہ رہتی ○ حضرت صَفوان بن سُلَیم رحمۃ اللہ علیہ گرمیوں میں بغیر پنکھے کے کمرے کے اندر اور سردیوں میں چھت پر آرام کرتے تاکہ عبادت کے لئے جاگنے میں دُشواری نہ ہو ○ حضرت سَہل بن عبدُاللہ رحمۃ اللہ علیہ اتنے کمزور ہوگئے کہ کھڑے نہ ہوسکتے تھے لیکن جب نماز کا وقت آتا تو شوقِ عبادت میں لوہے کی سلاخ کی طرح سیدھے کھڑے ہو جاتے ○ امام اَعمش رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک 70 برس کے قریب تھی لیکن اس عمر میں کبھی ان کی تکبیرِ اُولیٰ بھی فوت نہیں ہوئی۔

پیارے اسلامی بھائیو! دوسری طرف ہم اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں تو ہمیں اپنے مقصدِ زندگی سے لگن کی کیفیت معلوم ہو جائے گی کہ روزانہ پانچ فرض نمازیں ہم سے نہیں پڑھی جاتیں، رمضان کے روزے ہم سے نہیں رکھے جاتے، زکوٰۃ کی ادائیگی کا ہمیں ہوش نہیں، حج فرض ہو چکا لیکن ہمارے پاس سفرِ حج کے لئے وقت نہیں، تلاوتِ قراٰن کا ہمیں موقع نہیں ملتا، ان سب کے باوجود بھی ہم اس خوش فہمی میں ہیں کہ ہم اپنے مقصدِ حیات کو پانے میں مخلص اور سچّے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ عارضی مقاصد کی وجہ سے اپنی زندگی کے حقیقی مقصد (Real purpose) کو نہ بُھولیں اور اپنی زندگی میں ہر اس چیز کو داخل ہونے سے روک دیں جو ہمیں اپنے ربِّ کریم کی عبادت سے روکے۔

اللہ پاک ہمیں نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَحکامِ تجارت

غیر مسلم مردے کو دفن کرنے کے لئے صندوق بیچنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ غیر مسلم مردے کو دفن کرنے کے لیے صندوق بیچ سکتے ہیں یا نہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جی ہاں! غیر مسلم مردے کو دفن کرنے کے لیے صندوق بیچ سکتے ہیں۔ البتہ اس میں کفار کی اعانت کی نیت نہ کرے بلکہ اپنا ایک مال بیچے اور دام لے۔

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں: ”غیر ذمی سے بھی خرید و فروخت، اجارہ و استیجار، ہبہ و استیہاب بشروطہا جائز اور خریدنا مطلقاً ہر مال کا کہ مسلمان کے حق میں متقوم ہو اور بیچنا ہر جائز چیز کا جس میں اعانتِ حرب یا اہانتِ اسلام نہ ہو۔“

(فتاویٰ رضویہ، 14/421)

اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن سے سوال ہوا کہ ”مسلمان کو ہندو مردہ جلانے کے لئے لکڑیاں بیچنا جائز ہے یا نہیں؟“ تو اس کے جواب میں فرماتے ہیں: ”لکڑیاں بیچنے میں حرج نہیں لان المعصية لا تقوم بعينها (کیونکہ معصیت اس کے عین کے ساتھ قائم نہیں ہوتی) مگر جلانے میں اعانت کی نیت نہ کرے اپنا ایک مال بیچے اور دام لے۔“ (فتاویٰ رضویہ 17/168)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

12 شوال المکرم 1435 بمطابق 9 اگست 2014

خریداری کا وکیل اپنے لئے مال خریدے تو نئے قبضے کی صورت کیا ہو گی؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ زید نے بکر کو اس بات کا وکیل کیا کہ وہ اس کے لئے مطلوبہ مقدار میں دھاگا خریدے، بکر نے مقررہ مقدار میں دھاگا خرید لیا ابھی وہ دھاگا بکر کے قبضہ میں ہی ہے، اگر بکر خریدا ہوا دھاگا زید سے خود اپنے لئے خریدنا چاہے تو کیا یہ جائز ہے؟ اور اس خریداری کیلئے اسے جدید قبضے کی ضرورت ہو گی یا نہیں؟ واضح رہے کہ زید بیرونِ ملک رہتا ہے اور بکر اس سے

٭ دارالافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر، کراچی

فون ہی پر معاملات طے کرتا ہے۔

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جی ہاں! بکر کا زید سے وہ دھاگا خریدنا تو جائز ہے البتہ دوسری خریداری سے پہلے بکر کا جو دھاگے پر قبضہ ہے وہ خریداری کے قبضہ کے قائم مقام نہیں ہو سکتا بلکہ خریداری کے بعد بکر کو جدید قبضہ کی ضرورت ہو گی، کیونکہ بکر کے پاس جو دھاگا ہے وہ امانت ہے تو بکر کا اس پر قبضہ امانت کا قبضہ ہے، اب جب بکر زید سے وہ دھاگا خریدے گا تو خریدنے میں قبضہ ضمان کی ضرورت ہوتی ہے اور ضمان کا قبضہ تو امانت کے قبضہ کے قائم مقام ہو جاتا ہے لیکن امانت کا قبضہ ضمان کے قبضہ کے قائم مقام نہیں ہوتا بلکہ اس میں جدید قبضہ کی ضرورت ہوتی ہے۔

چنانچہ بہارِ شریعت میں ہے "مبیع پر مشتری کا قبضہ عقدِ بیع سے پہلے ہی ہو چکا ہے، اگر وہ قبضہ ایسا ہے کہ تَلَف ہونے کی صورت میں تاوان دینا پڑتا ہے تو بیع کے بعد جدید قبضہ کی ضرورت نہیں مثلاً وہ چیز مشتری نے غصب کر رکھی ہے یا بیع فاسد کے ذریعہ خرید کر قبضہ کر لیا اب اسے عقد صحیح کے ساتھ خریدا تو وہی پہلا قبضہ کافی ہے کہ عقد کے بعد ابھی گھر پہنچا بھی نہ تھا کہ وہ شے ہلاک ہو گئی تو مشتری کی ہلاک ہوئی اور اگر قبضہ ایسا نہ ہو جس سے ضمان لازم آئے مثلاً مشتری کے پاس وہ چیز امانت کے طور پر تھی تو جدید قبضہ کی ضرورت ہے یہی حکم سب جگہ ہے، دونوں قبضے ایک قسم کے ہوں یعنی دونوں قبضۂ ضمان یا قبضۂ امانت ہوں تو ایک دوسرے کے قائم مقام ہو گا اور اگر مختلف ہوں تو قبضۂ ضمان، قبضۂ امانت کے قائم مقام ہو گا مگر قبضۂ امانت، قبضۂ ضمان کے قائم مقام نہ ہو گا۔"

(بہار شریعت، 2/645)

جدید قبضہ کس طرح ہو گا اس کی مختلف صورتیں ہیں، پوچھی گئی صورت کے مطابق قبضہ جدید کی ایک صورت یہ ہے کہ بکر، زید سے جب دھاگا خریدنے کیلئے ایجاب و قبول کرے گا تو وہ دھاگا وہاں موجود ہو ایسی صورت میں یہ موجودگی اور مال حاصل کرنے کی قدرت قبضہ جدید کہلائے گی جیسا کہ فتاوی عالمگیری میں ہے "ولو كان في يده عارية أو وديعة او رهنالم يصر قابضا بمجرد العقد الا ان يكون بحضرته" ترجمہ: اگر چیز مشتری کے ہاتھ میں عاریت یا امانت یا رہن کے طور پر تھی تو صرف عقد کے ذریعے وہ قبضہ کرنے والا نہیں کہلائے گا سوائے یہ کہ اس وقت مبیع بھی مشتری کے پاس موجود ہو (تو قبضہ ہو جائے گا)۔
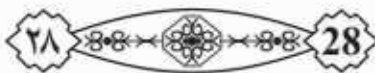
(فتاوی عالمگیری، 3/23)

دوسری صورت یہ ہے کہ دھاگا خرید و فروخت کے وقت اس جگہ موجود نہ ہو جس جگہ خرید و فروخت کا عقد ہو رہا ہے بلکہ کسی اور جگہ ہو تو اب بکر کو اتنی مہلت ملے کہ وہ جا کر دھاگے پر قبضہ کر سکے تو تب بھی جدید قبضہ ہو جائے گا، جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے "وان كانت يد المشتري يد امانة كيد الوديعة والعارية لايصير قابضا الا ان يكون بحضرته او يذهب الى حيث يتمكن من قبضه بالتخلي" ترجمہ: اور اگر مشتری کے ہاتھ میں مبیع امانت کے طور پر ہو جیسے ودیعت کے طور پر یا عاریت کے طور پر تو (وہی چیز خریدنے کی صورت میں) وہ اس پر قبضہ کرنے والا نہیں کہلائے گا سوائے اس کے کہ عقد مبیع کی موجودگی میں ہو یا مشتری اس جگہ تک پہنچ جائے کہ وہ تخلیہ کے ذریعے مبیع پر قبضہ کرنے پر قادر ہو جائے۔ (بدائع الصنائع، 5/248)

اسی طرح عنایہ میں ہے "ومعنى تجديد القبض ان ينتهي الى موضع فيه العين ويمضي وقت يتمكن فيه من قبضها" ترجمہ: جدید قبضہ سے مراد یہ ہے کہ وہ اس جگہ تک پہنچ جائے جہاں وہ چیز موجود ہے اور اتنا وقت گزر جائے کہ وہ اس چیز پر قبضہ کرنے پر قادر ہو جائے۔ (عنایہ، 7/493)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

10 ربیع الاول 1432 بمطابق 14 فروری 2011

حضرت ابو مِعْلَق انصاری رضی اللہ عنہ

(قسط:03)

عبد الرحمٰن عطّاری مدنی*

تاجر صحابہ میں حضرت سیّدُنا ابو مِعْلَق انصاری رضی اللہ عنہ بھی ہیں، آپ بہت مُتّقی و پرہیز گار اور بڑے عبادت گزار تھے، اپنا اور دوسروں کا سامان لے کر دُور دراز علاقوں میں تجارت کے لئے جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ سامانِ تجارت لے کر سفر پر روانہ ہوئے جب ایک جنگل میں پہنچے تو اچانک زِرَہ پہنے ہوئے ایک مُسَلَّح ڈاکو نے آپ کو روک لیا اور کہا: اپنا سارا سامان میرے حوالے کر دو اور قتل ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ، یہ سُن کر آپ نے فرمایا: تمہارا مقصود مال ہے تم میرا سارا مال لے لو اور مجھے جانے دو، ڈاکو نے کہا: نہیں! میرا ارادہ صرف تمہارے قتل کا ہے، آپ نے کہا: جب تم میرے قتل کا ارادہ کر ہی چکے ہو تو مجھے تھوڑی مہلت دو تاکہ میں نماز پڑھ لوں، چنانچہ اس نے آپ کو اجازت دے دی، آپ نے وضو کیا، نماز پڑھی اور دعائیں مانگیں، آپ کی دعاؤں میں یہ دعا بھی تھی: یَا وَدُوْدُ یَاذَا الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ، یَافَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ، اَسْئَلُكَ بِعِزَّتِكَ الَّذِیْ لَا تُرَامُ وَبِمُلْكِكَ الَّذِیْ لَا یُضَامُ، وَبِنُوْرِكَ الَّذِیْ مَلَأَ اَرْكَانَ عَرْشِكَ اَنْ تَكْفِیَنِیْ شَرَّ هٰذَا اللِّصِّ، یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ، یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ، یَا مُغِیْثُ اَغِثْنِیْ (ترجمہ: اے نہایت مَحبّت فرمانے والے! اے عزت والے عرش کے مالک! اے وہ ذات جو ہر ارادے کو پورا کرنے والی ہے! تجھے تیری عزت کا واسطہ! ایسی عزت جس میں کوئی تجھ سے نہیں بڑھ سکتا اور تجھے تیری بادشاہت کا واسطہ! ایسی بادشاہت جسے کوئی زیر نہیں کر سکتا اور تجھے تیرے اس نور کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس نے تیرے عرش کے ارکان کو منور کیا ہوا ہے مجھے اس ڈاکو کے شر سے محفوظ رکھ، اے مدد کرنے والے! میری مدد فرما، اے مدد کرنے والے! میری مدد فرما، اے مدد کرنے والے! میری مدد فرما۔)

ابھی آپ دعا سے فارغ ہوئے تھے کہ ایک جانب سے ایک شَہْسُوار ہاتھ میں نیزہ لئے نمودار ہوا اور اس ڈاکو کی طرف بڑھا اور نیزے کے ایک ہی وار میں اس کا کام تمام کر دیا۔ پھر وہ سوار آپ کے پاس آیا، آپ نے اس سے کہا: آج اس مصیبت کی گھڑی میں اللہ پاک نے آپ کے ذریعے میری مدد فرمائی، آپ کون ہیں؟ سوار نے کہا: میں چوتھے آسمان کا فرشتہ ہوں۔ جب آپ نے پہلی بار دعا کی تو آسمان کے دروازوں کی آواز مجھے سنائی دی، پھر جب دوسری مرتبہ دعا کی تو میں نے آسمان والوں کی چیخ و پکار سُنی، پھر جب آپ نے تیسری مرتبہ دعا کی تو یہ آواز سنائی دی: یہ ایک پریشان حال کی دعا ہے۔ لہٰذا میں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کی: یا ربَّ الْعٰلَمِین! مجھے اس ڈاکو کو قتل کرنے کی اجازت عطا فرما۔ چنانچہ میں اللہ پاک کی اجازت سے آپ کی مدد کرنے آیا ہوں۔

(الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 7/313،314)

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسن
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

(ذوقِ نعت، ص18)

*تاجر اسلامی بھائی

حضرتِ سیّدُنا عبدُ اللہ بن حَنْظَلہ رضی اللہ عنہ

عدنان احمد عطاری مدنی*

حضرت سیّدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ بارگاہِ فاروقی میں کچھ لباس لائے گئے، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ان کو لوگوں میں بانٹنا شروع کیا، تقسیم کے دوران ایک بہت ہی نفیس اور عمدہ پوشاک سامنے آئی تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے وہ پوشاک اپنی ران کے نیچے رکھ لی (اور کسی کو نہیں دی) حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ تقسیم میں جب میرا نام لیا گیا تو میں نے کہا: آپ مجھے وہی پوشاک دیجئے، اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں یہ پوشاک اس شخص کو دوں گا جو تم سے بہتر ہے اور اس کا باپ تمہارے باپ سے بہتر ہے، پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک صحابیِ رسول کو بلوایا اور وہی عمدہ پوشاک انہیں پہنادی۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! یہ نفیس اور عمدہ پوشاک پہننے والے اعلیٰ اور عمدہ اوصاف کے مالک، بارگاہِ فاروقی میں بلند مقام پانے والے، غَسِیْلُ الْمَلَائِکَہ حضرت سیّدنا حَنْظَلَہ کے صاحب زادے حضرت سیّدنا عبدُ اللہ بن حنظلہ انصاری رضی اللہ عنہما ہیں، ان کے والدِ ماجد حضرت حَنْظَلَہ رضی اللہ عنہ نے شوال 3 ہجری غزوۂ اُحد میں تاجِ شہادت اپنے سر پر سجایا تھا اور فرشتوں نے انہیں غسل دیا تھا۔[2] حضرت عبدُ اللہ رضی اللہ عنہ اپنے والدِ ماجد کی شہادت کے نو ماہ بعد سن 4 ہجری میں پیدا ہوئے۔

ذکرِ مصطفےٰ: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہری وفات کے وقت آپ رضی اللہ عنہ کی عمر سات سال تھی اس لئے آپ کا شمار کم سن صحابہ میں ہوتا ہے[3] مگر آپ کے سینے میں محبّتِ رسول کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی جن لمحات میں پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی یا صحبت پائی ان لمحات کو آپ کے دل و دماغ نے محفوظ کرلیا تھا چنانچہ فرماتے ہیں: میں نے حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اونٹنی پر طواف کرتے دیکھا ہے، اس وقت کسی کو مارا گیا نہ دھکا دیا گیا اور نہ ہی "ہٹ جاؤ، ہٹ جاؤ" کی آوازیں تھیں۔[4]

بستر نہ تھا: حضرت عبدُ اللہ رضی اللہ عنہ نہایت عالم فاضل، نیکوکار، عظمت وشان والے اور عالی نسب ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت سادہ طبیعت اور عبادت گزار بھی تھے، آپ کے خادم کہتے ہیں: حضرت عبدُ اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی ایسا بستر نہیں تھا کہ جس پر سوتے، جب نماز پڑھتے پڑھتے تھک جاتے تو اپنے آپ کو زمین پر ڈال دیتے اور اپنی چادر اور زرہ کا تکیہ بنالیتے اور تھوڑی دیر کے لئے سوجاتے۔[5]

دوزخ کی یاد: ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ بیمار تھے کہ کسی شخص نے قراٰن کی یہ آیت پڑھی: ﴿لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: اُنہیں آگ ہی بچھونا اور آگ ہی اوڑھنا)[6] تو رونے لگے، اتنا روئے کہ لوگوں کو گمان ہونے لگا کہ اب آپ کی روح جسم سے نکل جائے گی، پھر آپ کھڑے ہوئے تو کسی نے کہا: آپ بیٹھے رہئے، فرمایا: دوزخ کی یاد مجھے بیٹھنے سے روک رہی ہے، مجھے نہیں معلوم کہ شاید میرا شمار ان جہنمیوں میں ہو۔[7]

یزید کے خلاف اعلانِ جنگ: آپ کے سات یا آٹھ بیٹے تھے

* مُدَرِّس مرکزی جامعۃ المدینہ، عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

جب آپ اپنے بیٹوں کو لے کر یزید کے پاس پہنچے تو اس نے آپ کو ایک لاکھ درہم اور آپ کے ہر بیٹے کو 10 ہزار درہم دیئے، قیمتی ملبوسات اور عمدہ سواریاں اس کے علاوہ تھیں، یہ سب لے کر آپ مدینے پہنچے تو لوگوں نے پوچھا: آپ نے یزید کو کیسا پایا؟ ارشاد فرمایا: میں اس شخص کے پاس سے آیا ہوں کہ خدا کی قسم! اگر میرے ساتھ صرف میرے بیٹے ہوں تو بھی میں اس سے ضرور جہاد کروں گا، لوگوں نے پھر کہا: ہمیں معلوم ہوا کہ یزید نے آپ کو بہت مال و دولت اور خادم دیئے ہیں، فرمایا: میں نے مال اس لئے لیا ہے تاکہ اسی مال کے ذریعے اس سے مضبوط جنگ کروں،[8] اس کے بعد آپ نے جہاد کی ترغیب دلائی: اے میری قوم اللہ سے ڈرو، خدا کی قسم! ہم یزید کے خلاف اس لئے جہاد کر رہے ہیں کہ ہمیں اندیشہ ہے کہ یزید کی بُری حرکات اور بدکاریوں کی وجہ سے کہیں آسمان سے پتھر نہ برس جائیں وہ شراب پیتا ہے اور نمازیں قضا کر دیتا ہے اللہ کی قسم! اگر کوئی میرا ساتھ نہیں دے گا تو پھر بھی میں رضائے الٰہی کے لئے اس آزمائش کو ضرور جھیلوں گا، یہ سنتے ہی لوگ آپ کی بیعت کرنے لگے۔[9]

سر اُٹھانا چھوڑ دیا: ایک روایت کے مطابق (واپس آنے کے بعد) آپ رضی اللہ عنہ مسجد میں ہی اپنی راتیں گزارنے لگے، مسلسل روزہ رکھتے اور صرف سَتّو پی کر روزہ افطار کرتے، آپ نے اپنے سر کو (شرم ساری کی وجہ سے) آسمان کی طرف اٹھانا چھوڑ دیا تھا۔[10]

یزیدی لشکر: یزید کو خبر پہنچی تو اس نے مُسلم بن عُقْبہ کی سربراہی میں ایک لشکر بھیجا اس میں دس ہزار یا بارہ ہزار گھڑسوار تھے جبکہ ایک قول کے مطابق 12 ہزار گھڑسواروں کے ساتھ 15 ہزار پیادہ فوج بھی تھی۔[11]

جنگ اور نماز: لڑائی شروع ہوئی تو اس وقت آپ رضی اللہ عنہ اتنے پُر سکون تھے کہ لوگ جنگ لڑ رہے تھے اور اونگھنے کی وجہ سے آپ کا سر ڈھلک رہا تھا۔ جنگ اپنے زوروں پر پہنچی تھی کہ ظہر کا وقت ہو گیا آپ نے خادم سے فرمایا: میری پیٹھ کی جانب سے میری حفاظت کرو تاکہ نماز پڑھ لوں۔ آپ نے ظہر کی 4 رکعتیں نہایت توجہ کے ساتھ پڑھیں۔

شہادت: پھر لڑائی میں مصروف ہو گئے آٹھوں بیٹوں میں سے ایک کے بعد ایک راہِ خدا میں اپنا سر کٹوا کر شہادت کا لباس پہنتا رہا آپ کو بھی بے شمار زخم لگ چکے تھے آخر کار آپ نے جذبۂ شہادت میں اپنی زرہ اتار پھینکی اور تلوار کی نیام توڑ ڈالی (کہ تلوار واپس نیام میں نہیں رکھوں گا) اور جواں مردی سے دشمنوں کا مقابلہ کرتے کرتے شہادت کا تاج پہن کر اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے۔ اس جنگ کو تاریخ میں واقعہ حَرّہ کے نام سے جانا جاتا ہے یہ افسوس ناک واقعہ سن 63 ہجری بروز بدھ کو پیش آیا جبکہ ماہِ ذُو الحجّہ ختم ہونے میں ابھی تین دن باقی تھے۔[12]

ظلم و ستم کا بازار: اس کے بعد یزیدی فوج نے قتل و غارت گری اور ظلم و ستم کا ایسا بازار گرم کیا کہ اللہ کی پناہ! یزیدی فوج تین دن تک مدینے میں لوگوں سے مال و دولت لوٹتی رہی اور پاکباز عورتوں کی عصمت دری کرتی رہی، 700 مہاجر و انصار صحابہ علیہمُ الرِّضوان کو شہید کیا، عام باشندے ملا کر دس ہزار سے زیادہ شہید کئے گئے، جن میں 700 حُفّاظِ قراٰن بھی تھے یزیدی لشکر نے مسجد نبوی کے ستونوں سے گھوڑے باندھے، تین دن تک مسجد نبوی میں لوگ نماز سے مُشرّف نہ ہو سکے۔[13]

قیامت تک کا ساتھ: بعد میں کسی نے حضرت عبدُ اللہ رضی اللہ عنہ کو خواب میں بہترین صورت میں دیکھا تو پوچھا: کیا آپ شہید نہیں ہوئے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیوں نہیں! میں اپنے رب سے مل چکا ہوں اس نے مجھے جنّت میں داخل کر دیا ہے اور جہاں چاہتا ہوں جنّت کے پھلوں کو کھاتا ہوں، خواب دیکھنے والے نے پھر پوچھا: آپ کے ساتھیوں کا کیا بنا؟ فرمایا: وہ سب میرے جھنڈے تلے میرے ساتھ ہیں اور یہ ساتھ قیامت تک نہیں چھوٹے گا۔[14]

---

(1) مصنف ابن ابی شیبہ، 17/244، رقم: 32990 (2) تاریخ ابن عساکر، 27/422 (3) طبقات ابن سعد، 5/49 (4) کنز العمال جز 5، 3/66، رقم: 12493 (5) اسد الغابہ، 3/221 (6) پ8، اعراف: 41 (7) تاریخ ابن عساکر، 27/426 (8) البدایۃ والنھایہ، 5/733 (9) تاریخ ابن عساکر، 27/429 (10) سابقہ حوالہ (11) عمدۃ القاری، 12/192، تحت الحدیث: 4167 (12) تاریخ ابن عساکر، 27/430 تا 432، اسد الغابہ، 3/221 ملخصاً (13) عمدۃ القاری، 12/192، تحت حدیث: 4167، سوانح کربلا، ص: 178 ملخصاً (14) اسد الغابہ، 3/221۔

جنّت کے خریدار
حضرتِ عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ

آصف جہانزیب عطّاری مَدَنی*

یوں تو ہر صحابیِ رسول جنّتی ہے مگر کئی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے زبانِ رسالت سے جنّت کی خوش خبریاں بطورِ خاص پائی ہیں ان میں عشرۂ مُبشَّرہ سرِفہرست ہیں، ان دس صحابہ میں شامل خلیفۂ ثالث ذوالنّورین، حضرت سیّدنا عثمان رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں: میں نے دس ہزار درہم کے بدلے جنّت خریدلی ہے۔[1] آیئے زبانِ رسالت سے جاری ہونے والے چند مبارک کلمات پڑھتے ہیں جن میں حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو جنّت کی نویدِ پُربہار سنائی گئی یا آپ رضی اللہ عنہ کو جنّت میں ملنے والے اعلیٰ انعامات اور بلند مقامات کا ذکر کیا گیا ہے۔

رَفاقتِ نبی: ایک موقع پر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سیّدتُنا عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں؟ انہوں نے عرض کی: کیوں نہیں یَارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! فرمایا: تمہارے والد (ابوبکر) جنّتی ہیں اور جنّت میں ان کے رفیق حضرت ابراہیم علیہ السّلام ہوں گے، اور عمر جنّتی ہیں ان کے رفیقِ جنّت حضرت نوح علیہ السّلام ہوں گے، اور عثمان جنّتی ہیں ان کا رفیق میں خود ہوں، اور علی جنّتی ہیں ان کے رفیق حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السّلام ہوں گے۔[2]

جنّت کا ساتھی: ایک مرتبہ حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سیّدنا طلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے طلحہ! ہر نبی کے لئے جنّت میں اس کا ایک اُمّتی رفیق (ساتھی) ہوتا ہے اور جنّت میں عثمان بن عفان میرے رفیق اور میرے ساتھ ہوں گے۔[3]

جنّتی درخت کی شاخ: ایک بار پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یوں فرمایا: سخاوت ایک جنّتی درخت ہے اور حضرت عثمان اس کی شاخوں میں سے ایک شاخ ہیں۔[4]

جنّت کی خوش خبری: حضرت سیّدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیّدِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مدینہ کے ایک باغ میں ٹیک لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا تو رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنّت کی خوش خبری دو، دروازہ کھولا گیا تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ تھے پھر کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا تو جانِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنّت کی خوش خبری دو، دروازہ کھولا گیا تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ تھے پھر کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا تو نورِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: دروازہ کھول دو اور آنے والے کو جنّت کی خوش خبری کے ساتھ امتحان اور آزمائش میں مبتلا ہونے کی خبر بھی دو، دروازہ کھولا گیا تو حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ تھے۔[5]

حُور سے نکاح: ایک مرتبہ خلافتِ صدیقِ اکبر میں زبردست قحط پڑا، حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے ایک ہزار اونٹ مدینے پہنچے جن پر کھانے پینے کی اشیاء لَدی ہوئی تھیں تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مدینے کے تاجروں سے فرمایا: اے تاجروں کی جماعت!

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

اس بات پر گواہ ہو جاؤ کہ میں نے یہ تمام اشیاء مدینے کے ضرورت مندوں کے لئے صدقہ کردی ہیں۔ حضرت سیدنا عبدُ اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: میں جب رات کو سویا تو خواب میں سرکارِ دو عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت کی، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نور کی چادر پہن رکھی تھی، مبارک ہاتھوں میں نور کی چھڑی اور پاؤں مبارک میں جو نعلین تھے ان کے تسمے بھی نورانی تھے، ارشاد فرمارہے تھے: میں جلدی میں ہوں، عثمان نے ایک ہزار اونٹ کا بوجھ گندم وغیرہ صدقہ کیا ہے۔ اللہ پاک نے عثمان کا یہ عمل قبول فرماکر جنّتی حور سے ان کا نکاح فرمایا ہے۔[6]

جنّتی مرد: ایک مرتبہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس سے مُصافَحَہ فرمایا اور جب تک اس شخص نے اپنا ہاتھ نہ کھینچا آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کا ہاتھ نہ چھوڑا اس شخص نے پوچھا: یَارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! حضرت عثمان کیسے ہیں؟ ارشاد فرمایا: وہ جنّتی مردوں میں سے ایک مرد ہیں۔[7]

جنّتی حور: ایک مرتبہ رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں جنّت میں داخل ہوا تو ایک سیب میرے ہاتھ پر رکھ دیا گیا میں اسے الٹ پلٹ رہا تھا کہ وہ سیب پھٹ گیا اور اس میں سے ایک حور نکلی جس کی بھنویں گدھ کے پروں جیسی تھیں میں نے پوچھا: تو کس کے لئے ہے؟ اس نے کہا: ظلماً شہید ہونے والے حضرت عثمان بن عفان کے لئے۔[8]

جنّتی محل: نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: میں جنّت میں داخل ہوا تو سونے، موتی اور یاقوت سے بنا ہوا ایک محل دیکھا، میں نے پوچھا: یہ کس کے لئے ہے؟ بتایا گیا کہ آپ کے بعد ظلماً شہید ہونے والے خلیفہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے لئے ہے۔[9]

جنّتی بشارتوں کی تصدیق: جب امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو خارجیوں نے گھر میں محصور ہونے پر مجبور کردیا تو حضرت سیّدنا عثمانِ غنی نے دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو بلوایا اور خارجیوں کے سامنے ان واقعات کی تصدیق کروائی جن میں آپ رضی اللہ عنہ کو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جنّت کی بشارتیں عطا کی تھیں۔

مسجد میں اضافہ اور جنّت: آپ نے فرمایا: تم میں کوئی ایسا ہے جس نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے سنا ہو کہ جو (اونٹوں کے) اس باڑے کو خریدے گا اور ہماری مسجد میں اضافہ کردے گا اس کے لئے جنّت ہے اور دنیا میں اس کے لئے یہ اجر ہے کہ جب تک مسجد باقی رہے گی اس شخص کے درجات بلند ہوں گے، تو میں نے وہ باڑا 20 ہزار درہم میں خرید کر مسجد کے لئے وقف کردیا تھا۔

لشکر کی مدد اور جنّت: پھر فرمایا: کیا کوئی ایسا ہے جس نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے سنا ہو کہ جو اس جَیْشِ عُسْرَہ (بے سروسامان لشکر) کو سامانِ ضرورت دے گا تو اس کیلئے جنّت ہے تو میں نے اس لشکر کو سازوسامان سے لیس کردیا تھا۔

کنویں کے بدلے جنّت: پھر فرمایا: کیا کسی نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے یہ سنا ہے کہ جو رُومَہ کنواں خریدے گا اس کے لئے جنّت ہے، میں نے اسے خریدا تو میرے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اسے غریبوں کے لئے کردو، تمہیں اس کا ثواب بھی ملے گا اور جنّت بھی، حضرت عثمان کی گفتگو سُن کر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: ہاں ہم نے ایسا ہی سنا ہے، لیکن اس پر خارجیوں نے کہا: یہ سچ کہہ رہے ہیں مگر آپ بدل چکے ہیں۔[10]

تاریخِ شہادت: حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی باتوں کا بےحس خارجیوں پر کچھ اثر نہ ہوا آخر کار جھوٹے الزامات لگا کر آپ رضی اللہ عنہ کو بحالتِ روزہ بروز جمعہ 18 ذوالحجہ سن 35 ہجری کو شہید کردیا گیا، مزارِ مبارک جنّتُ البقیع میں ہے۔[11]

---

(1) تاریخ ابن عساکر، 39/172 (2) الریاض النضرۃ، 1/35 (3) کنز العمال، جز:11، 6/273، حدیث:32854 (4) کنز العمال، جز:11، 6/273، حدیث: 32849 (5) مسلم، ص1004، حدیث:6212 ملخصاً (6) الریاض النضرۃ، 2/43 ملخصاً (7) معجم کبیر، 12/405، حدیث:13495 (8) کنز العمال، جز:13، 7/29، حدیث:36257 (9) تاریخ ابن عساکر، 39/109 (10) کنز العمال، جز:13، 7/44، حدیث:36332 (11) معرفۃ الصحابہ، 1/264، 271، الاصابہ، 4/379۔

مزار حضرت سیّدُنا نعمان بن بشیر اَنصاری خَزرَجی

مزار فقیہِ مُقدّم حضرت سیّد محمد بن علی باعَلَوی

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

ذُوالْحِجّۃِ الحرام اسلامی سال کا بارھواں (12) مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 45 کا مختصر ذکر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ذوالحجۃ الحرام 1438ھ تا 1440ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے۔ مزید 13 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے: **صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان:** (1) حضرت سیّدُنا ابراہیم بن نعیم عَدَوی قُرشی رضی اللہ عنہ کی ولادت مدینۂ منوّرہ میں ہوئی اور یہیں واقعۂ حَرّہ ذوالحجہ 63ھ میں شہادت پائی، جنّتُ البقیع میں دفن کئے گئے۔ آپ جلیلُ القدر صحابی حضرت نُعَیم بن عبدُاللہ نَحّام رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے، حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے داماد، پاکیزہ و صالح اور راویِ حدیث تھے۔[1] (2) حضرت سیّدُنا نعمان بن بشیر اَنصاری خَزرَجی رضی اللہ عنہ کی ولادت مدینۂ منوّرہ میں 2ھ کو اور شہادت ذوالحجہ 64ھ کو حمص میں ہوئی، مزار دیر نعمان (نزد حمص) شام میں ہے۔ آپ جلیلُ القدر صحابی، مؤثر شخصیت کے مالک، بہترین خطیب و شاعر، سخی و شجاع، 124 احادیث کے راوی تھے اور یکے بعد دیگرے دمشق، یمن، کوفہ اور حمص کے گورنر بنائے گئے۔[2] **اولیائے کرام رحمہمُ اللہ السّلام:** (3) مشہور تابعی حضرت ابوکثیر اَفْلَح مدنی رحمۃ اللہ علیہ صحابیِ رسول حضرت ابوایوب خالد انصاری رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے، عَینُ التَّمر (عراق) سے تعلق تھا مگر مدینہ شریف میں مقیم ہوگئے تھے، کئی صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان سے احادیث روایت فرمائیں، آپ حضرت امام ابنِ سیرین رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ ہیں۔ واقعۂ حَرّہ ذوالحجہ 63ھ کو مدینہ شریف میں شہید ہوئے۔[3] (4) ابدالِ زمانہ حضرت سیّدُنا حماد بن سلمہ بن دینار بصری نَحوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت غالباً 91ھ کو ہوئی اور بصرہ میں 76 سال کی عُمر میں ذوالحجہ 167ھ کو وصال فرمایا۔ آپ دس ہزار احادیث و آثار کے ثقہ راوی، شیخُ الاسلام، قُدوۃُ العُلَماء، استاذُ المحدثین، مفتیِ بصرہ، صاحبِ تصانیف، امام زمانہ اور کثرت سے تلاوتِ قراٰن کرنے والے تھے۔[4] (5) فقیہِ مُقدّم حضرت سیّد محمد بن علی باعَلَوی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 574ھ کو تریم یمن میں ہوئی اور یہیں ذوالحجہ 653ھ کو وصال فرمایا، مزار مبارک زنبل قبرستان میں ہے۔ آپ جید عالمِ دین، محدثِ وقت، فقیہِ شافعی، استاذُ العلماء، خاندانِ آلِ باعلوی کی مؤثر شخصیت اور سلسلہ باعلویہ کے بانی ہیں۔[5] (6) بانیِ سلسلہ قاؤقجیہ شاذلیہ حضرت شیخ ابوالمحاسن سید محمد بن خلیل قاؤقجی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1224ھ کو طرابلس شام میں ہوئی اور 7 ذوالحجہ 1305ھ کو مکۂ مکرمہ میں وصال فرمایا، تدفین جنّتُ المعلیٰ میں ہوئی۔ آپ عالمِ باعمل، فقیہِ اسلام، شیخُ المشائخ، محدثِ وقت اور سو سے زائد کُتُب کے مصنّف تھے۔ میلاد نامہ مولود القاوقجی آپ کا ہی تحریر کردہ ہے۔[6] (7) قُدوۃُ العُلَماء حضرت مولانا شاہ محمد عادل قادری کانپوری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1241ھ کو نارہ ضلع الٰہ آباد (یوپی) ہند میں ہوئی وصال 9 یا 11 ذوالحجہ 1325ھ کو کانپور میں فرمایا اور یہیں مزار ہے۔ آپ علّامہ سیّد احمد دَحْلَان مکی سے سند یافتہ اور علّامہ سلامتُ اللہ کانپوری رحمۃ اللہ علیہما کے شاگردِ رشید، حافظِ قراٰن، مجاز سلسلہ قادریہ برکاتیہ، ولیِ کامل، کئی کُتب و فتاویٰ کے مصنف، عابد و زاہد اور جامعِ شریعت و طریقت

* رکنِ شوریٰ و نگران مجلس المدینۃ العلمیہ، کراچی

تھے۔[7] **علمائے اسلام رحمہمُ اللہ السّلام:** (8) خطیبِ بغدادی حضرت شیخ ابو بکر احمد بن علی صَفدِی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 392ھ موضع غزیہ حجاز کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور 7ذوالحجہ 463ھ کو وصال فرمایا، تدفین بغداد کے قبرستان بابِ حرب میں حضرت بشر حافی رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں ہوئی۔ آپ محدثِ وقت، مؤرخِ اسلام، مفتیِ زمانہ، مدرس جامعُ المنصور، اچھے قاری، فصیح الالفاظ اور ماہرِ ادب تھے، بعض اوقات شعر بھی کہا کرتے تھے۔ آپ کی کثیر تصانیف میں تاریخِ بغداد آپ کی شہرت کا سبب ہے۔[8] (9) استاذُ العلماء مولانا حکیم سخاوت حسین سہوانی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1240ھ کو سہسوان (نزد بدایوں یوپی ہند) میں ہوئی اور 19ذوالحجہ 1299ھ خیر آباد (ضلع ستیاپور یوپی ہند) میں وصال فرمایا، خانقاہِ حافظیہ میں دفن کئے گئے، آپ مستقل مستقیم سنّی عالم، استاذ، حافظِ بخاری اور مدرس مدرسہ مصباحُ التہذیب بریلی شریف تھے، ان کے خاندانِ اعلیٰ حضرت سے خصوصی تعلقات تھے۔[9] (10) استاذُ الکل حضرت مولانا مفتی محمد لُطفُ اللہ علی گڑھی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت پلکھنے (لکھنؤ، یوپی) ہند میں 1244ھ میں ہوئی اور 9ذوالحجہ 1334ھ کو علی گڑھ میں وصال فرمایا، تدفین مزار حضرت جمالُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے قُرب میں ہوئی، آپ جلیلُ القدر عالمِ دین، مؤثر و فعّال شخصیت اور جامعِ علومِ عقلیہ و نقلیہ تھے، محدثِ اعظم ہند، علّامہ سیّد احمد محدثِ کچھوچھوی، علّامہ وصی احمد محدثِ سورتی اور علّامہ احمد حسن کانپوری رحمۃ اللہ علیہم سمیت سینکڑوں علما آپ کے شاگرد ہیں۔[10] (11) قاضیِ اہلِ سنّت، حضرت مولانا غلام یٰسین علوی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1262ھ کو بہادر پورہ قصور کے علمی گھرانے میں ہوئی اور وفات 4ذوالحجہ 1347ھ کو ڈیرہ غازی خان میں ہوئی، درگاہ حضرت ملّا قائد شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے احاطے میں دفن کیا گیا۔ آپ مضبوط عالمِ دین، درسِ نظامی کے مدرس، شہر ڈیرہ غازی خان کے قاضی اور سلسلہ قادریہ کے مجاز تھے۔ آپ نے امامِ اہلِ سنّت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سے بذریعہ ڈاک استفادہ کیا۔[11] (12) زینتِ مسندِ تدریس مولانا احمدُ الدّین چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت موضع بھوئی گاڑ (تحصیل حسن ابدال ضلع اٹک) میں 1277ھ کو ہوئی اور 13ذوالحجہ 1349ھ کو وصال فرمایا۔ آپ حضرت پیر مہر علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد، جید عالمِ دین، مدرسِ درسِ نظامی اور استاذُ العلماء ہیں۔[12] (13) شیخُ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبد الحفیظ حقّانی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1318ھ بریلی شریف (یوپی) ہند کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور وصال 5ذوالحجہ 1377ھ کو ملتان میں فرمایا، قبرستان حسن پروانہ میں تدفین ہوئی، آپ جید عالمِ دین، مفتیِ آگرہ، مناظرِ اہلِ سنّت، صاحبِ تصنیف، حُسنِ ظاہری سے متصف، بہترین مدرس اور مُدَلّل بیان کرنے والے تھے۔ کئی دارُ العلوموں میں مدرس اور شیخُ الحدیث کے منصب پر فائز رہے۔[13]

مزار حضرت مولانا شاہ محمد عادل قادری کانپوری

مزار حضرت مولانا غلام یٰسین علوی قادری

---

(1) اسد الغابہ، 1/70، طبقات ابن سعد، 5/130 (2) اسد الغابہ، 5/341 تا 343، الاعلام للزرکلی، 8/36 (3) طبقات ابنِ سعد، 5/64 (4) سیر اعلام النبلاء، 7/336 تا 342 (5) الاستاذالاعظم الفقیہ المقدم، ص13، 44، 89، 116 (6) فیض الملک، ص1407 تا 1412، تذکرہ سنوسی مشائخ، ص59 (7) تذکرہ علمائے حال، ص236، تذکرہ علمائے اہلسنت، ص112 (8) تاریخ بغداد، 1/4 تا 21 (9) حیات مخدوم الاولیاء، ص330، 331 (10) استاذالعلماء، ص6، 32، تذکرہ محدث سورتی، ص46 تا 50 (11) جہان امام احمد رضا، 5/156 تا 159 (12) تاریخ علمائے بھوئی گاڑ، ص109 (13) تذکرہ اکابر اہلِ سنّت، ص210 تا 214۔

بہترین راستہ

حیدر علی مدنی*

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشاد ہے: "خَيْرُ الْهُدٰى هُدٰى مُحَمَّدٍ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم" یعنی بہترین ہدایت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہدایت ہے۔[1]

پیارے بچّو! "ھُدیٰ" ایسے راستے کو کہتے ہیں جس میں کوئی برائی نہ ہو اور بے شک ایسے سبھی راستوں میں بہترین راستہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا طریقہ یعنی ان کی سنّت اور سیرتِ پاک ہے اسی لئے قراٰنِ کریم میں بھی بار بار ہمیں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔

اچھے بچّو! دنیا میں ہر شخص جیسا بننا چاہتا ہے ویسے لوگوں کی ہی پیروی کرتا ہے، کامیاب تاجر (Businessman) بننے کے لئے کامیاب تاجروں کی، بہترین قائد (Leader) بننے کے لئے مشہور لیڈرز کی بائیوگرافی پڑھتا اور ان کے اَقوال اور تجربات کو فالو کرتا ہے، اسی طرح ہم اگر دنیا اور آخرت میں ہر اعتبار سے کامیابی حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ بہترین انسان بننا چاہتے ہیں تو ہمیں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرتِ پاک کا مطالعہ (Study) کرنے اور ان کی سنّتوں کے مطابق زندگی گزارنا ہوگی کیونکہ ہر شخص کسی ایک فیلڈ میں کامیاب ہوتا ہے لیکن آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تو زندگی کی ہر فیلڈ میں بہترین (Best) تھے اسی لئے قراٰنِ کریم میں آپ کی سیرتِ پاک کو بہترین نمونہ اور حدیثِ پاک میں بہترین ہدایت فرمایا گیا ہے۔[2]

اللہ پاک ہمیں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت اور احادیثِ طیبات پڑھنا اور ان پر عمل کرنا نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) مسلم، ص335، حدیث:2005 (2) پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری زندگی کے بارے میں پڑھنے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ کُتُب و رَسائل "سیرتِ مصطفےٰ"، "نور کا کھلونا" وغیرہ کا مطالعہ کیجئے۔ یہ کتب و رسائل دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے مفت ڈاؤن لوڈ کئے جاسکتے ہیں۔

ذہین بچے

راز کی حفاظت

ابوطیب عطّاری مدنی*

مدینۂ پاک میں بچّے کھیل رہے تھے، اللہ کے پیارے اور آخری رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وہاں سے گزرے اور بچّوں کو سلام کیا، پھر ایک بچّے کو آپ نے کسی کام سے بھیج دیا۔ کام کی وجہ سے گھر پہنچنے میں وہ بچّہ لیٹ ہوگیا تو والدہ نے سوال کرتے ہوئے پوچھا: اتنی دیر کردی، کہاں تھے؟ بچّے نے جواب دیا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ایک کام سے گیا ہوا تھا۔

والدہ نے پوچھا کیا کام تھا؟ سمجھدار بچّے نے راز کی حفاظت کرتے ہوئے عرض کیا کہ وہ ایک راز (Secret) ہے میں آپ کو نہیں بتا سکتا۔ والدہ نے تربیت کرتے ہوئے سمجھایا کہ رسولُ اللہ کا راز کسی کو نہیں بتانا۔ (مسلم، ص1035، حدیث:6378 مفہوماً)

پیارے بچّو! آپ کو معلوم ہے یہ کون تھے؟ یہ صحابیِ رسول حضرت اَنَس رضی اللہ عنہ تھے، آپ نے 10 سال پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت کی ہے، انہیں خادمِ رسول کہا جاتا ہے۔ اس حکایت سے معلوم ہوا ہمیں کسی کا راز دوسروں کو نہیں بتانا چاہئے، یونہی گھر کی باتیں بھی کوئی پوچھے تو بھی نہیں بتانی ہیں۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

ماں باپ کی خدمت کیجئے

محمد عباس عطاری مدنی*

پیارے بچّو! اپنے والدین سے محبت کریں، ان کا خوب ادب واحترام کریں، ان کی خدمت کریں، ان کی ہر جائز بات مانیں اور ان سے کسی بھی بات پر بحث نہ کریں، اپنے امّی ابو کے ساتھ ہمیں کیسا رہنا چاہئے؟ اس حوالے سے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: امّی ابو کی خوب خدمت کیا کریں، اِنْ شَآءَ اللہ دونوں جہانوں میں خوب کامیابی حاصل کریں گے۔ ماں باپ کا بڑا رُتبہ ہوتا ہے ہمیں ان سے محبت کرنی چاہئے، ماں باپ بھی ہم سے بہت محبت کرتے ہیں، ان کی بات بھی مانا کریں، ان سے بحث نہ کیا کریں، ان کو ستایا نہ کریں، جو کھانے کے لئے دیں کھالیا کریں، جو پہننے کے لئے دیں پہن لیا کریں، ماں باپ کو ٹینشن نہ دیں بلکہ ماں باپ کو آسانیاں دیں اس سے اللہ بھی راضی ہوگا اور ماں باپ بھی راضی ہوں گے۔

(مدنی چینل، سلسلہ: بچوں کی تربیت، قسط:03)

امّی ابو اگر کبھی ڈانٹیں تو اس وقت بچوں کو کیا کرنا چاہئے؟ امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: امّی ابو ڈانٹیں تو چُپ ہو جانا چاہئے، اچھے بچّے سامنے سے جواب نہیں دیتے، امّی ابو سے اُونچی آواز میں بات بھی نہیں کرنی چاہئے اور آنکھیں بھی نہیں ملانی چاہئیں، امّی ابو کا غصہ ٹھنڈا کرنے کیلئے (حسبِ موقع) ان سے کہیں: "امّی! اللہ آپ کو مدینہ دکھائے۔" تو اِنْ شَآءَ اللہ امّی کا غصہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔ (بچوں کی تربیت، قسط:03)

پیارے بچّو! آج ہی سے نیّت کریں کہ ان باتوں پر عمل کریں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! حجازِ مقدس میں کئی بابرکت تاریخی مقامات ہیں جن میں سے 5 مقامات کے نام خانوں کے اندر چُھپے ہوئے ہیں، آپ نے اُوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حُروف ملا کر وہ پانچ نام تلاش کرنے ہیں، جیسے ٹیبل میں لفظ "زَمزَم" کو تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔

تلاش کئے جانے والے 5 نام: 1 صَفا 2 مَروہ 3 عَرَفہ 4 مُزدَلِفہ 5 مِنیٰ۔

ع	م	ف	ص	ف	ل	د	ز	م
ر	ی	ن	م	ت	ف	ر	ع	ز
ف	ل	د	ز	د	ز	م	ل	د
ص	م	ص	د	ر	م	ن	ص	ل
ف	ر	ف	ل	ف	ز	ص	ف	ف
م	و	م	ف	ص	م	ف	ا	م
ن	ہ	ی	ہ	ف	ر	ع	ص	ن

*ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

سونو بکرا

ابو عُبید عطاری مَدَنی*

ذُوالحج کا چاند نظر آتے ہی ننّھے میاں نے ایک ہی رَٹ لگالی تھی کہ بس گھر میں اس دفعہ بکرا میری پسند کا آئے گا، دو دن کے بعد ننھے میاں اپنے ابو اور چاچو کے ساتھ جاکر ایک سفید رنگ کا پیارا، گول مٹول سا اور چھوٹے قد کا بکرا لے آئے، ننھے میاں نے گھر میں آتے ہی اس کا نام "سونُو" رکھ دیا، ننھے میاں کی پسند اور نام سب گھر والوں کو پسند آیا، ننھے میاں تو بکرے کی خدمت میں لگ گئے، فوراً سونو کے آگے گھاس اور پانی رکھ دیا، سونو نے بھی خاموشی سے سَر جُھکالیا اور گھاس کھانے اور پانی پینے لگا، سونو اب ننھے میاں کا دوست بن گیا تھا، ننھے میاں اس کی کمر اور سَر پر پیار سے ہاتھ پھیرتے، چاچو کے ساتھ مل کر اس کے آگے روزانہ دانہ پانی رکھتے اور شام کے وقت گھمانے بھی لے جاتے تھے، عید سے ایک دن پہلے دادی جان نے اچانک ننھے میاں سے کہا: ننھے میاں! کل آپ کا پیارا دوست سونو اللہ پاک کی راہ میں قُربان ہوجائے گا، ننھے میاں یہ سُن کر افسُردہ ہوگئے اور کہنے لگے: دادی کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ ہم سونو کی جگہ کسی اور بکرے کی قربانی کردیں؟ مگر کیوں؟ دادی نے پوچھا تو ننھے میاں کہنے لگے: دادی! یہ میرا دوست بَن گیا ہے اور مجھے بہت اچھا لگتا ہے ہم اسے گھر میں ہی رکھ لیتے ہیں، دادی ننھے میاں کی بات سمجھ گئیں پھر پوچھنے لگیں: اچھا! آپ یہ بتایئے ہم بڑی عید کو جانور قربان کیوں کرتے ہیں؟ دادی سب قربانی کرتے ہیں اس لئے ہم بھی قربانی کرتے ہیں، ننھے میاں کو جو جواب سمجھ آیا انہوں نے دے دیا، نہیں میرے بچے! یہ وجہ نہیں ہے، اللہ پاک کے ایک نبی حضرت ابراہیم علیہِ السّلام اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہِ السّلام سے بہت پیار کرتے تھے تین راتوں تک حضرت ابراہیم علیہِ السّلام نے خواب دیکھا کہ کوئی ان سے کہہ رہا ہے: بے شک اللہ تمہیں اپنے بیٹے کو قربان کرنے کا حُکم دیتا ہے، ننھے میاں! حضرت اسماعیل علیہِ السّلام کی عمر اس وقت 7 یا 13 سال یا اس سے تھوڑی زیادہ تھی حضرت ابراہیم علیہِ السّلام نے اپنے بیٹے کو خواب بتایا تو وہ کہنے لگے: آپ وہی کریں جس کا آپ کو اللہ پاک کی طرف سے حکم دیا گیا ہے۔ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔ شیطان نے پہلے حضرت ابراہیم علیہِ السّلام کو وَسْوَسہ ڈالا کہ اپنے بیٹے کو قربان نہ کریں، لیکن حضرت ابراہیم علیہِ السّلام نے اس کی بات نہ مانی تو وہ حضرت اسماعیل علیہِ السّلام کی امی جان کے پاس آیا انہوں نے بھی شیطان کی بات نہ مانی، پھر وہ حضرت اسماعیل علیہِ السّلام کو بہکانے لگا تو انہوں نے کہا: اگر میرے ابو جان اللہ پاک کے حکم پر مجھے قربان کرنے لے جارہے ہیں تو بہت اچھا کر رہے ہیں۔ دادی! پھر کیا حضرت ابراہیم علیہِ السّلام نے اپنے پیارے بیٹے کو قربان کردیا؟ ننھے میاں درمیان میں بول پڑے، دادی نے کہا: حضرت ابراہیم علیہِ السّلام نے جیسے ہی حضرت اسماعیل علیہِ السّلام کو زمین پر لٹا کر ان کے گلے پر چھری چلائی تو چھری نے اپنا کام نہ کیا یعنی گلا نہ کاٹا ایک

*ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

آواز آئی: "اے ابراہیم بے شک تو نے خواب سچ کر دکھایا ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو۔" ادھر اللہ پاک کے حکم سے حضرت جبرئیل علیہ السّلام جنّت سے ایک دُنبہ لے آئے اور دُور سے اُونچی آواز میں کہا: اَللّٰہُ اَکْبَر اَللّٰہُ اَکْبَر، جب حضرت ابراہیم علیہِ السَّلام نے یہ آواز سُنی تو اپنا سَر آسمان کی طرف اٹھایا اور جان گئے کہ اللہ پاک کی طرف سے آنے والی آزمائش کا وقت گزر چکا ہے اور بیٹے کی جگہ اب اس دنبے کو قربانی کے لئے بھیجا گیا ہے اس کے بعد اس دنبے کو قربان کر دیا گیا۔

(صراط الجنان، 8/332 تا 335، بیٹا ہو تو ایسا، ص 2 تا 14 ملخصاً)

ننھے میاں دیکھا آپ نے! حضرت ابراہیم علیہِ السَّلام نے اللہ پاک کے حکم کے آگے اپنا سَر جھکا دیا اور پیارے بیٹے کو بھی قربان کرنے سے پیچھے قدَم نہیں ہٹایا، ان کی قربانی اور جذبہ ہمیں سمجھاتا ہے کہ ہم بھی اللہ کی راہ میں اپنی پیاری چیز خوشی خوشی قربان کریں۔ دادی جان! اب مجھے سمجھ میں آگیا ہے کہ مجھے بھی اپنا پیارا "سونو" اللہ پاک کو خوش کرنے کیلئے قربان کرنا چاہئے، ننھے میاں نے سَر ہلاتے ہوئے کہا تو دادی نے پوچھا: اور اس بکرے کی کھال کا کیا کریں گے؟ ننھے میاں نے فوراً کہا: جس طرح پچھلے سال بکرے کی کھال دعوتِ اسلامی کو دی تھی اسی طرح اس سال بھی کھال دعوتِ اسلامی کو دیں گے۔ دادی نے خوش ہو کر ننھے میاں کو اپنے سینے سے لگالیا۔

شیخِ طریقت امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے شعبانُ المعظم اور رَمَضان المبارک 1441ھ میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: (1) یاالٰہی! جو کوئی رسالہ **"گناہوں کی دوا"** کے 24 صفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو گناہوں کے اَمراض اور جسمانی بیماریوں سے شِفائے کاملہ عطا فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 10 لاکھ 7 ہزار 727 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 4 لاکھ 78 ہزار 607 / اسلامی بہنیں: 5 لاکھ 29 ہزار 120)۔ (2) یاربِّ کریم! جو کوئی رسالہ **"اِحترامِ رَمَضان"** کے 26 صفحات پڑھ یا سُن لے اُسے عاشقِ رَمَضان بنا اور اُسے بے حساب بخش دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 10 لاکھ 49 ہزار 40 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 5 لاکھ 3 ہزار 409 / اسلامی بہنیں: 5 لاکھ 45 ہزار 631) (3) یااللہ! جو کوئی رِسالہ **"سحری کا درست وقت"** کے 23 صَفحات پڑھ یا سُن لے اُس کو روزے اور دیگر عبادتیں دُرست ادا کرنے کی سعادت عنایت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 9 لاکھ 78 ہزار 27 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 4 لاکھ 82 ہزار 528 / اسلامی بہنیں: 4 لاکھ 95 ہزار 499) (4) یاالٰہی! جو رسالہ **"زائرینِ مدینہ کے ایمان افروز واقعات"** کے 31 صَفحات پڑھ یا سُن لے اُسے مدینے کا بار بار دیدار نصیب فرما اور موت کے وقت جلوۂ مصطفےٰ سے اُس کی آنکھیں ٹھنڈی کر۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ **کارکردگی:** تقریباً 8 لاکھ 80 ہزار 465 اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں نے اس رسالے کا مطالعہ کیا (اسلامی بھائی: 4 لاکھ 6 ہزار 326 / اسلامی بہنیں: 4 لاکھ 74 ہزار 139)۔

بُھورے اونٹ کی باتیں

ابو معاویہ عطاری مدنی*

دوست! میرا خیال ہے کہ آج فِردوس باغ چلنا چاہئے، وہاں گئے کافی عرصہ ہوگیا ہے، بُھورے اُونٹ نے ملاقات کے بعد بات کرتے ہوئے کہا۔ صحرا کے لمبے سفر کے بعد اتوار کی چھٹی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے بُھورا اُونٹ اپنے پُرانے دوست مسٹر زیبرا کے گھر پہنچ چکا تھا اور بات چیت کا سلسلہ جاری تھا۔

مسٹر زیبرا: نہیں نہیں! پچھلی بار جاکر ہی غلطی کی، میں تو اب وہاں نہیں جاتا۔

بُھورا اُونٹ: کیا وجہ ہے؟ جبکہ تمہیں بھی معلوم ہے کہ وہاں ہر چیز تازہ ہے، پھل، میوے اور ہری ہری گھاس کافی مقدار میں وہاں موجود ہے، مجھے تو سوچ کر ہی منہ میں پانی آرہا ہے۔

بُھورے اُونٹ کی آمد کا سُن کر ان کے جنگلی دوست ملاقات کے لئے مسٹر زیبرا کے گھر پہنچ رہے تھے۔

مسٹر زیبرا: مسئلہ باغ نہیں اس کا راستہ ہے، پچھلی بار بھی دھول مٹی کی وجہ سے میری وائٹ اور بلیک کنٹراس پر فرق پڑا تھا، اور تمہیں تو پتا ہے کہ میں اپنی رنگت کے بارے میں بہت سنجیدہ ہوں، اس لئے میں تو اب دوبارہ وہاں نہیں جاؤں گا۔

ساتھ چلتے تو بہتر تھا لیکن جیسے تمہاری مرضی، پھر میں اپنے جنگل کے دوسرے دوستوں کے ساتھ ہی چلا جاتا ہوں، یہ کہتے ہوئے بُھورا اُونٹ اپنے دوستوں کے ساتھ باغ کیلئے روانہ ہوا۔

فِردوس باغ پہنچ کر وہاں کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں، پرندوں کی سُریلی آوازوں اور گھنے درختوں کی چھاؤں میں بُھورا اور دوست تازہ تازہ چیزوں سے لُطف اندوز ہورہے تھے کہ ایک دوست نے سوال کرتے ہوئے پوچھا:

بُھورے! جنگل میں تو بہت کچھ ہے، لمبے درخت، طرح طرح کے میوے، گھومنے کے لئے بہت سی جگہیں، مطلب کہ یہاں والے بہت آرام میں ہیں جبکہ صحرا کی طرف صرف ریت ہی ریت ہے، اتنی پُرسُکون اور آرام والی زندگی صحرا کی طرف نہیں ہے تو تم ہمیشہ کے لئے یہاں ہی کیوں نہیں آجاتے؟

بُھورے اُونٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا:

دوست! بالکل صحیح کہا تم نے! لیکن یہ مت بُھولو کہ ہر ایک کی الگ خوبیاں ہیں، سب کے جسم میں مختلف خصوصیات ہیں اور ہمارے یعنی اونٹ کے جسم میں صحرا کی خوبیاں ہیں تبھی تو صرف اونٹوں کو **صحرا کا جہاز** کہا جاتا ہے کسی اور کو نہیں! اس لئے ہمارے لئے صحرا کی زندگی پُرسُکون ہے اور ہم وہیں پر خوش ہیں۔

پیارے بچّو! جانوروں کی طرح ہر انسان کی اپنی خوبیاں ہوتی ہیں، اس کے پاس بھی کچھ ایسا ہوتا ہے جو دوسروں کے پاس نہیں ہوتا، اللہ ہمیں جس حال میں رکھے، ہمیں اس پر راضی اور خوش رہنا چاہئے۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

بہت چھوٹے بچوں کی دیکھ بھال

بلال حسین عطاری مدنی*

بچے ہر گھر کی خوشی ہوتے ہیں کہ انہی کھلتی کلیوں سے گھر کی رونق ہوتی ہے۔ جب یہ اپنی نانی یا دادی یا خالہ وغیرہ کے گھر چلے جاتے ہیں تو گھر کا سناٹا اس بات کی خوب خبر دیتا ہے۔

محترم والدین! کیا آپ جانتے ہیں کہ پاکستان میں نومَولود بچوں (Newborn babies) کے انتقال کرجانے کی شرح بہت زیادہ ہے! یونیسیف 2016 کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان میں ایک برس کے دوران 2 لاکھ 48 ہزار نومَولود بچے ہلاک ہوئے جو کہ دنیا بھر میں ہلاک ہونے والے بچوں کا دس فیصد تھے۔

(بی بی سی اردو آن لائن، 20 فروری 2018)

ہمیں چاہئے کہ گل کے مہکتے ان پھولوں کی جی جان سے حفاظت اور دیکھ بھال کریں، نیچے اس حوالے سے کچھ مُفید مشورے لکھے گئے ہیں۔ پڑھیں، خود بھی عمل کریں اور دوسروں تک بھی اس پیغام کو پہنچائیں۔

✿ اتنے کمزور پیدا ہونے والے بچے جو فیڈ نہ لے سکیں ان کے والدین کو چاہئے کہ ڈاکٹرز سے تسلی بخش تربیت لئے بغیر ڈسچارج نہ کریں، البتہ بہتر یہی ہے کہ انہیں کچھ دِنوں کے لئے اسپتال میں رکھیں کیوں کہ اس صورتِ حال میں بچے کے منہ میں دودھ کی نلکی لگانی، نکالنی پڑتی ہے جو کہ اسپتال کا عملہ بہتر طریقے سے کرسکتا ہے ✿ بچوں کے لئے ماں کا دودھ ہی موزوں (Suitable) ہے کہ ماں کا دودھ جہاں غذائیت اور طاقت کا ذریعہ ہے وہیں یہ اس کے اندر بیماریوں سے لڑنے کے لئے قوّتِ مُدافعت (Immunity) بڑھاتا ہے ✿ دودھ پلانے کے بعد بچّے کو کندھے سے لگا کر ہلکے ہاتھوں سے اس کی کمر کو تھپکیں تاکہ دودھ باآسانی ہضم ہوجائے ✿ جب فیڈر سے دودھ پلائیں تو پلاسٹک کے بجائے اچھی کوالٹی کے شیشے والے فیڈر استعمال کریں اور ہر ہفتے بعد فیڈر کی نپل (Nipple) تبدیل کرلیں ✿ مساج کرنا دقیانوسی طریقہ (Old Fashion) نہیں بلکہ یہ بچّوں کی نشو و نما کے لئے بہت فائدہ مند ہے البتہ اس حوالے سے ڈاکٹر سے ضرور مشورہ کرلیں ✿ بچّوں کی جِلد بہت ہی نازک ہوتی ہے لہٰذا کوئی بھی غیر معیاری پاؤڈر اور لوشن ہرگز استعمال نہ کریں ✿ بچّے کو اگر گُھرچنے کی عادت ہو تو آپ کو خاص طور پر اس کے ناخن کاٹنے کی طرف دھیان دینا ہوگا کیوں کہ وہ اپنے چہرے کو نقصان پہنچا سکتا ہے ✿ ناخن کاٹتے ہوئے بچّے کی انگلی کا پیٹ اس کے ناخن سے دور رکھیں تاکہ انگلی کٹنے کا اندیشہ نہ رہے۔ اگر نومولود بچّے پر نیل کلیپر کا استعمال آپ کو مشکل لگے تو آپ اپنے بچے کے ناخن ایمری بورڈ (Emery Board یعنی ناخن گھسنے والے آلہ) سے چھوٹے کرسکتے ہیں ✿ بچّہ اگر چڑچڑا ہو رہا ہے یا معمول سے کم آواز نکال رہا ہے تو ڈاکٹر کو چیک کرائیں ✿ بچّوں کو ہر وقت ڈائپر پہنا کر خود کو سکون پہنچانا مناسب نہیں، کوشش کرکے ڈائپر کے بجائے لان، کاٹن یا سوتی کپڑے کے لنگوٹ پہنائیں، اگر ڈائپر پہنانا ہی ہے تو مسلسل نہ پہنائیں ورنہ ریشیز ہوسکتے ہیں جس سے بچّہ تکلیف کا شکار ہوجاتا ہے ✿ ریشیز ہوجانے کی صورت میں خود سے کوئی تکنیک آزمانے کے بجائے اپنے ڈاکٹر سے رجوع کریں اور ڈاکٹر کی تجویز کردہ (Suggested) بے بی ریش کریم استعمال کریں ✿ گھر میں تھوڑے بڑے بچّے ہوں تو خیال رکھیں کہ کہیں وہ پیار کرنے میں نومولود کو نقصان نہ پہنچا بیٹھیں۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

سوال: حج کے مہینے کون کون سے ہیں؟

جواب: شوّال، ذُوالقعدہ اور ذُوالحجّہ کے 10 دن۔

(خزائن العرفان، ص66 ملخصاً)

سوال: ان مہینوں کو حج کے مہینے کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: ذُوالحجہ میں حج کے ارکان ادا ہوتے ہیں۔ شوّال اور ذُوالقعدہ کو حج کے مہینے اسی لئے کہا گیا ہے کہ ان میں حج کا احرام باندھنا بلا کراہت جائز ہے اور ان سے پہلے مکروہ ہے۔ (صراط الجنان، 1/314 ماخوذاً)

سوال: حضرت سیّدُنا خضر علیہ السّلام کو "خضر" کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: آپ علیہ السّلام جہاں بیٹھتے وہاں ہَری گھاس اُگ جاتی تھی اس لئے لوگ آپ کو خضر کہنے لگے۔ (بخاری، 2/441، حدیث: 3402)

سوال: حضرت آدم علیہ السّلام نے ہند سے پیدل کتنے حج ادا کئے؟

جواب: چالیس (40)۔ (طبقات ابن سعد، 1/31)

سوال: حضرت سیّدُنا آدم علیہ السّلام اور حضرت حوّا رحمۃ اللہ علیہا کی ملاقات زمین پر کب اور کہاں ہوئی؟

جواب: 9 ذُوالحجّہ کو میدانِ عرفات میں۔ (خزائن العرفان، ص67 ملخصاً)

سوال: حضرت آدم علیہ السّلام اور حضرت حوّا رحمۃ اللہ علیہا جنّت سے زمین کے کس مقام پر اُتارے گئے تھے؟

جواب: حضرت آدم علیہ السّلام ہند میں "نُوذ" یا "نُود"[1] نامی پہاڑ پر جبکہ حضرت حوّا رحمۃ اللہ علیہا حجازِ مقدّس کے شہر "جُدَّہ" میں۔ (طبقات ابن سعد، 1/30، خازن، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ: 36، 1/46)

(1) یہ پہاڑ اب سری لنکا کی حدود میں واقع ہے۔

1 میں بڑی ہو کر عالمہ اور جامعہ کی ٹیچر بنناچاہتی ہوں۔ (عائشہ عمیر، کراچی) 2 میں بڑی ہو کر عالمہ بننا چاہتی ہوں۔ (حفظہ رشید، لاہور) 3 میں بڑی ہو کر عالمہ بنوگی۔ (جویریہ، لاڑکانہ) 4 میں بڑی ہو کر اپنی امّی کی طرح بہت سارے مدنی کام کروں گی تاکہ میری ملاقات بنتِ عطّار باجی سے بار بار ہو۔ (ثانیہ ندیم، عمر10 سال، نواب شاہ) 5 میں بڑا ہو کر دارُ المدینہ کا پرنسپل بنوں گا۔ (غلام مصطفیٰ، روہڑی) 6 میں بڑا ہو کر عالمِ دین بنوں گا۔ (عثمان، جیکب آباد)

7 Aim, child care teacher, To help the little kids, to teach them good manners, to act to their parents and teachers etc. (Noor Fatima Iqbal d/o Muhammad Iqbal, 30 rose street Sefton)

میں چائلڈ کیئر ٹیچر بنناچاہتی ہوں تاکہ چھوٹے بچّوں کی مدد کر سکوں، انہیں اچھے اَخلاق سکھانا چاہتی ہوں تاکہ انہیں پتا چلے کہ اپنے والدین اور اساتذہ کے ساتھ کیسے پیش آنا ہے۔ (نور فاطمہ بنتِ محمد اقبال، آسٹریلیا)

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

مدرسۃ المدینہ فیضانِ مدینہ میانوالی (پنجاب، پاکستان)

بچّوں کو قراٰنِ پاک درست پڑھانے اور حافظِ قراٰن بنانے کے لئے عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ کا ایک شعبہ مدرسۃُ المدینہ مصروفِ عمل ہے۔ وانڈھی گھنڈوالی میانوالی پنجاب پاکستان میں واقع ”مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ“ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

”مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ (میانوالی)“ کا سنگِ بنیاد (Foundation Stone) امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے رکھا، جبکہ تعلیمِ قراٰن کا سلسلہ 15 شوّالُ المکرم 1430 ہجری میں شروع ہوا۔ اس مدرسۃُ المدینہ میں حفظ کی 3 جبکہ ناظرہ کی 2 کلاسز ہیں۔ اب تک (یعنی 2020ء تک) اس مدرسۃُ المدینہ سے کم و بیش 65 طَلَبہ قراٰنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت پاچکے ہیں جبکہ 200 بچّے ناظرہ قراٰنِ کریم مکمّل کرچکے ہیں۔ اس مدرسۃُ المدینہ سے فارغ ہونے والے 15 طلبہ نے درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخلہ لیا ہے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بشمول ”مدرسۃُ المدینہ فیضان مدینہ (میانوالی)“ کو ترقّی وعُروج عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مَدَنی سِتارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں بچّوں کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی تربیت پر بھی خاصی توجّہ دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مدارسُ المدینہ کے ہونہار بچّے اچّھے اَخلاق سے مُزَیَّن ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی غیر معمولی کارنامے سرانجام دیتے رہتے ہیں، ”مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ (میانوالی)“ میں بھی کئی ہونہار مَدَنی ستارے جگمگاتے ہیں، جن میں سے 13 سالہ احمد عبید رضا بن محمد بشیر احمد کے تعلیمی و اخلاقی کارنامے ذیل میں دیئے گئے ہیں، ملاحظہ فرمائیے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! 10 ماہ میں قراٰنِ کریم حفظ کیا، روزانہ قراٰنِ کریم کی ایک منزل پڑھنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں، نمازِ پنجگانہ اور اِشراق و چاشت کے پابند ہیں، 12 ماہ میں مدرسہ میں ان کی حاضری کا تناسب 99% ہے، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تحریر کردہ 4 کُتب کا مطالعہ کرچکے ہیں نیز امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی طرف سے مطالعہ کرنے کے لئے ہر ہفتے ملنے والا رسالہ بھی پابندی سے پڑھتے ہیں، تقریباً اڑھائی سال سے مدنی مذاکرے دیکھنے سننے کا سلسلہ ہے، 12 ماہ سے گھر درس بھی دے رہے ہیں، مستقبل میں جامعۃُ المدینہ میں پڑھنے اور تَخَصُّص فِی الفقہ (یعنی مفتی کورس) کرنے کا ارادہ ہے۔

نماز کی حاضری

(12 سال سے کم عمر بچوں اور 9 سال سے کم عمر بچیوں کے لئے انعامی سلسلہ)

حضرت سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حَافِظُوا عَلٰی اَبْنَائِكُمْ فِی الصَّلَاۃِ یعنی نماز کے معاملہ میں اپنے بچوں پر توجہ دو۔

(مصنف عبد الرزاق، 4/120، رقم:7329)

اپنے بچوں کی اَخلاقی اور رُوحانی تربیت کے لئے انہیں نماز کا عادی بنائیے۔ والد یا مَرد سرپرست بچوں کی نماز کی حاضری روزانہ بھرنے اور اپنے دستخط کرنے کے بعد محفوظ رکھیں، مہینا ختم ہونے پر یہ فارم "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیجیں یا صاف ستھری تصویر بنا کر اگلے اسلامی مہینے کی 10 تاریخ تک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے واٹس ایپ نمبر (+923012619734) یا Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) پر بھیجیں۔

ذوالحجۃ الحرام 1441ھ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
1						
2						
3						
4						
5						
6						
7						
8						
9						
10						
11						
12						
13						
14						
15						

جملے تلاش کیجئے! پیارے بچو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ مضمون کا نام، صفحہ اور لائن نمبر لکھئے۔ (1) اچھے بچے سامنے سے جواب نہیں دیتے۔ (2) ہر شخص کسی ایک فیلڈ میں کامیاب ہوتا ہے۔ (3) ہمیں کسی کا راز دوسروں کو نہیں بتانا چاہئے۔ (4) آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔ (5) ہمارے لئے صحرا کی زندگی پُرسکون ہے۔ ♦ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

♦ ایک سے زائد درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔

(یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کر سکتے ہیں۔)

جواب دیجئے (ذوالحجۃ الحرام ۱۴۴۱ھ)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 1: حضرت آدم علیہ السّلام نے ہند سے پیدل کتنے حج ادا کئے؟ سوال 2: حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے کن دو پہاڑیوں کے چکر لگائے؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ +923012619734 کیجئے › جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں یا رسائل وغیرہ لے سکتے ہیں)

ذُوالحجۃ الحرام 1441ھ	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء	دستخط
16						
17						
18						
19						
20						
21						
22						
23						
24						
25						
26						
27						
28						
29						
30						

نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ولدیت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عمر۔۔۔۔۔۔۔والد یا سرپرست کا فون نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گھر کا مکمل پتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔

۔۔

بذریعۂ قرعہ اندازی تین بچّوں کو تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔

اِنْ شَآءَ اللہ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر کتابیں اور رسائل وغیرہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔)

نوٹ: 90 فیصد حاضری والے بچّے قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے • قرعہ اندازی کا اعلان صفر المظفر 1442ھ کے شمارے میں کیا جائے گا • قرعہ اندازی میں شامل ہونے والے بچّوں میں سے 12 نام "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں شائع کئے جائیں گے جبکہ بقیہ کے نام "دعوتِ اسلامی کے شب وروز (news.dawateislami.net)" پر دیئے جائیں گے۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 22 ذُوالحجۃ الحرام)

نام مع ولدیت:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ عمر:۔۔۔ مکمل پتا:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

موبائل نمبر :۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ، (1) مضمون۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صفحہ۔۔۔۔لائن۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(2) مضمون۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صفحہ۔۔۔۔لائن۔۔۔۔۔۔، (3) مضمون۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صفحہ۔۔۔۔لائن۔۔۔۔۔۔۔۔۔

(4) مضمون۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صفحہ۔۔۔۔لائن۔۔۔۔۔۔، (5) مضمون۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔صفحہ۔۔۔۔لائن۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نوٹ: ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان محرم الحرام 1442ھ کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔

جواب یہاں لکھئے (ذُوالحجۃ الحرام ۱۴۴۱ھ)

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 22 ذُوالحجۃ الحرام ۱۴۴۱ھ)

جواب 1:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جواب 2:۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ولدیت۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ موبائل / واٹس اپ نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مکمل پتا۔۔

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

صَفا ومَروہ کی سَعی ! ایک ماں کی یادگار

اُمِّ میلاد عطاریہ*

حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السّلام پر وحی نازل ہوئی کہ آپ اپنی زوجہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور اپنے فرزند حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السّلام کو اُس سر زمین میں چھوڑ آئیں جہاں بے آب و گیاہ میدان اور خشک پہاڑیوں کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام کو ساتھ لے کر سفر فرمایا اور اُس جگہ آئے جہاں آج کعبۂ معظمہ ہے۔ یہاں اس وقت نہ کوئی آبادی تھی نہ کوئی چشمہ، نہ دُور دُور تک پانی یا آدمی کا کوئی نام و نشان تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام وہاں کچھ کھجوریں اور ایک مَشک پانی رکھ کر روانہ ہوگئے۔ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے فریاد کی کہ اے اللہ کے نبی! اس سُنسان بیابان میں جہاں نہ کوئی مُونِس ہے نہ غم خوار، آپ ہمیں بے یارومددگار چھوڑ کر کہاں جارہے ہیں؟ کئی بار حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے آپ کو پکارا مگر آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آخر میں حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا کہ آپ اِتنا فرمادیجئے کہ آپ نے اپنی مرضی سے ہمیں یہاں لا کر چھوڑا ہے یا اللہ پاک کے حکم سے ایسا کیا ہے؟ تو آپ علیہ السّلام نے فرمایا کہ اے ہاجرہ! میں نے جو کچھ کیا ہے وہ اللہ پاک کے حکم سے کیا ہے۔ یہ سُن کر حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اب آپ جائیے، مجھے پورا یقین ہے کہ اللہ کریم مجھ کو اور میرے بچّے کو ضائع نہیں فرمائے گا۔ (عجائب القراٰن، ص146) حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السّلام کے جانے کے کچھ دن بعد جب کھجوریں اور مَشک کا پانی ختم ہوگیا تو سیّدہ ہاجرہ رضی اللہ عنہا نے بے چینی سے وہاں موجود دو پہاڑیوں کے درمیان پانی کی تلاش کے لئے چکر لگانا شروع کردیئے ساتویں چکر کے بعد واپس آئیں تو دیکھا کہ اسماعیل علیہ السّلام زمین پر جہاں لیٹے پیاس کی شدت سے اپنی پیاری ایڑیوں (Heels) کو رَگڑ رہے تھے وہاں سے اللہ پاک نے ایک چشمہ جاری فرمادیا ہے، یہ چشمہ آج بھی موجود ہے اور زَم زَم کے نام سے جانا جاتا ہے جبکہ وہ دونوں پہاڑیاں صَفا و مَروہ کے نام سے مشہور و معروف ہیں۔ اپنے بیٹے کی خاطر ایک ماں کی یہ دوڑ دھوپ اللہ پاک کو ایسی پسند آئی کہ رہتی دنیا تک اسے مسلمانوں کی عظیم عبادت یعنی حج و عمرہ کا حصہ بنادیا۔

پیاری اسلامی بہنو! حضرت سیّدتُنا ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی حیاتِ مبارکہ ہمارے لئے مَشعلِ راہ ہے، آپ کی سیرتِ مبارکہ سے اطاعتِ الٰہی، شوہر کی فرماں برداری، تربیتِ اولاد، صبر و رضا، قربانی اور تَوَکُّل عَلَی اللہ (یعنی اللہ پاک پر بھروسے) کے ایسے نکات چُننے کو ملتے ہیں جن کی ہماری عملی زندگی میں بہت ضرورت و اہمیت ہے۔

حالات کیسے ہی کٹھن کیوں نہ ہوں ہمیں اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنا چاہئے اور قربانی دینے کا ذہن رکھنا چاہئے، کسی بھی قسم کے دنیوی مصائب و پریشانیاں، بے روزگاری، بیماری اور تنگ دستی کا سامنا ہو، ہمیں بے صبری کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ اسباب کو اختیار کرتے ہوئے اللہ پاک پر بھروسا کرنا چاہئے اور اسباب کو پیدا کرنے والے اللہ پاک سے دعا کرتے رہنا چاہئے۔

اللہ کریم ہمیں تاریخِ اسلام کی بُزُرگ خواتین کے انداز پر زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* نگران عالمی مجلس مشاورت
(دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

حضرت سیّدَتُنا حَفْصَہ بنتِ سِیرِین رحمۃ اللہ علیہا

حضرت سیّدَتُنا حَفْصَہ بنتِ سِیرِین رحمۃ اللہ علیہا فنِّ تعبیر کے مشہور امام حضرت سیّدنا امام محمد بن سِیْرِین رحمۃ اللہ علیہ کی بہن ہیں۔ آپ کی کنیت اُمِّ ھُذَیل ہے آپ بصرہ کی رہنے والی تھیں، آپ کا شمار تابعیہ خواتین میں ہوتا ہے۔

نکاح و اولاد: آپ حضرت عبدُالرّحمٰن بن اُذَینہ رحمۃ اللہ علیہ کے نکاح میں تھیں جن سے آپ کے ہاں حضرت ھُذَیل کی ولادت ہوئی۔ (تہذیب الکمال فی اسماء الرجال، 11 / 704)

شوقِ عبادت: منقول ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہا 30 سال تک اپنی عبادت گاہ سے بغیر کسی ضرورت کے باہر نہ آئیں، آپ ہر رات آدھا قراٰن پڑھ لیا کرتی تھیں نیز عیدَین اور اَیّامِ تشریق کے علاوہ پورے سال کے روزے رکھا کرتی تھیں، آپ نے بازار سے ایک باندی خریدی تھی، اس سے ایک بار پوچھا گیا کہ تم اپنی مالکہ کو کیسا پاتی ہو؟ اس نے جواب دیا: وہ بہت نیک عورت ہیں اگر خدا نخواستہ کبھی ان سے کوئی غلطی ہو بھی جائے تو وہ ساری رات نماز پڑھتی رہتی ہیں اور روتی رہتی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا نوجوانوں کو عبادت کی جانب راغب کرتے ہوئے فرمایا کرتی تھیں: اے نوجوانو! جوانی میں نیک اعمال کیا کرو کیوں کہ عمل کرنے کے یہی دن ہیں۔

گھر روشن ہو جاتا: آپ رحمۃ اللہ علیہا رات میں چَراغ روشن کرکے عبادت کے لئے کھڑی ہو جاتیں، کئی بار ایسا بھی ہوتا کہ چراغ بُجھ جانے کے باوجود بھی صبح تک آپ کا گھر روشن رہتا۔

علمُ القراءت: آپ کو علمُ القراءت میں خاصی مہارت تھی یہی وجہ ہے کہ امام محمد بن سِیْرِین کو قراءت کے معاملے میں کوئی اِشکال ہوتا تو آپ بھی اپنی بہن حضرت حفصہ کی طرف رجوع فرماتے۔ (صفۃ الصفوہ، جزء4، 2 / 21، 22)

قاضیِ بصرہ کا تجزیہ: قاضیِ بصرہ حضرت سیّدنا امام اِیاس بن مُعاویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا کہ جسے حفصہ پر فضیلت دے سکوں۔

خدمتِ حدیث: آپ نے صحابیِ رسول حضرت سیّدنا اَنَس، حضرت سیّدَتُنا اُمِّ عَطِیّہ اَنْصارِیہ رضی اللہ عنہما، اپنے بھائی یحییٰ بن سیرین اور امام حسن بصری کی والدہ رحمۃ اللہ علیہم سمیت کئی ہستیوں سے احادیث روایت کی ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہا کی روایت کردہ احادیث صِحاحِ ستّہ[1] میں درج ہیں۔

وفات: آپ رحمۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ مجھ سے حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کس حالت میں موت چاہتی ہو؟ میں نے کہا: طاعون میں تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ طاعون میں مرنا ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے۔ آپ کی وفات 101ہجری میں ہوئی۔

(تہذیب التہذیب، 10 / 463، 464، طبقات ابن سعد، 8 / 352)

---

(1) صحاحِ ستّہ حدیثِ پاک کی 6 مشہور کتابوں کو کہا جاتا ہے جن کے نام یہ ہیں: (1) صحیح بخاری (2) صحیح مسلم (3) سنن ابی داؤد (4) سننِ ترمذی (5) سننِ نسائی (6) سننِ ابنِ ماجہ۔

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

کچن گارڈن

بنتِ رمضان نقشبندیہ عطاریہ

صحت کی سلامتی سب پسند کرتے ہیں اور اچھی صحت کے لئے مُتوازِن غذا (Balanced Diet) اور تازہ سبزیوں کا استعمال بہت مفید اور کچھ حد تک ضروری بھی ہے۔

تازہ سبزیاں حاصل کرنے کے لئے اپنے گھر میں ہی سبزیاں اُگائی جاسکتی ہیں، گھر میں سبزیاں اُگانا کوئی بہت مشکل کام نہیں نہ ہی اس کے لئے بہت ساری جگہ کی حاجت ہے بلکہ آپ اپنے گھر کی بالکونی، صحن، کھڑکیوں اور کیاریوں میں (جہاں چار سے پانچ گھنٹے تک دھوپ رہتی ہو) کچن گارڈن بنا کر گھر کی خوبصورتی میں اضافہ اور کچن کے اخراجات میں کمی کرسکتی ہیں۔

اس کے لئے گملے بھی ضروری نہیں، گھریلو ناکارہ ٹب، بالٹیاں، پلاسٹک کی بڑی بوتلیں وغیرہ بھی استعمال کی جاسکتی ہیں، ان کے نچلے حصے میں دو یا تین چھوٹے سوراخ کرلیجئے تاکہ مزید پانی اس میں نہ ٹھہر سکے کہ زیادہ ٹھہرا پانی پودوں کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے۔

گملوں میں تھوڑی کھاد اور تھوڑی بُھل ریت ملا کر ڈال دیں، (یہ نرسری سے سستی مل جاتی ہے) اب کسی میں دھنیا کسی میں ہری مرچ کے بیج تو کسی میں توری، چھلیوں، بینگن کے بیج ڈال کر اوپر ہلکی تہہ کھاد کی پھیلا دیں، روزانہ صبح کے وقت پانی دیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ چند دنوں میں ننھے پودے نکل آئیں گے، لہسن کا جوا اور تھوڑی ادرک بھی کسی گملے میں ڈال دیں۔

پودوں کو کیڑوں سے بچانے اور توانائی پہنچانے کے لئے درج ذیل اقدامات کریں: ❁ ایک گملے میں نیم کا پودا لگالیجئے (نرسری سے اس کی پنیری آسانی سے مل جائے گی) برسات کے دنوں میں نیم کے چند پتے تھوڑے پانی میں اُبال کر، پانی ٹھنڈا ہونے پر پودوں میں اِسپرے کرلیجئے، اِنْ شَآءَ اللہ کیڑا نہیں لگے گا۔ ❁ اگر کیڑا لگ جائے تو لہسن ادرک کا پانی نکال کر پودوں میں ڈالیں بہت فائدہ ہو گا۔ ❁ آلو، چاول، چھولے اور دیگر اَناج کا دھوون پودوں میں پانی کی جگہ ڈالیں، یونہی سبزیاں اُبالنے کے بعد اس کا پانی مت پھینکیں، یہ پانی پودوں میں ڈالنے سے پودوں کو توانائی ملے گی۔ ❁ لوہے کی کیلوں یا کسی لوہے کے ٹکڑے کو پانی میں بھگو دیں، جب پانی خوب زنگ آلود ہو جائے تو یہ پانی بھی پودوں میں ڈالیں توانائی بحال ہوگی۔ ❁ اگر محسوس ہو کہ کھاد سخت جمی ہوئی ہے تو نرمی کے ساتھ اسے اوپر نیچے کیجئے (یعنی گوڈی کیجئے) مگر اس کام میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ ❁ نئی کھاد پودوں میں ڈالتی رہیں، ورنہ پودے بے جان ہو سکتے ہیں۔ ❁ اگر پتے پیلے محسوس ہوں یا کوئی ٹہنی سُوکھ جائے تو اس کو پودے سے الگ کر دیجئے۔ ❁ اچھی پیداوار کے لئے اللہ پاک کا مبارک نام "یَاحَلِیْمُ" کسی کاغذ پر لکھ کر اس کا دھوون اپنے پودوں پر چھڑک دیں اِنْ شَآءَ اللہ زراعت ہر آفت سے حفاظت میں رہے گی۔ (مدنی پنج سورہ، ص251)

اللہ پاک ہمیں اپنے گھر کو صاف و سرسبز رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کھانا پکانے کے طریقے

بُھنی ہوئی کلیجی

بنتِ اشفاق عطاریہ

درکار اشیاء(Items Required):

آدھا کلو کلیجی چھوٹے چھوٹے ٹکڑے	تیل حسبِ ضرورت
2 عدد درمیانی پیاز	لہسن ادرک کا پیسٹ 2 چمچ
کُٹی مرچ 1 چمچ	پسی مرچ 1 چمچ
گرم مسالا پسا ہوا 1 چمچ	سفید زیرہ بُھون کے پیس لیں 1 چمچ
چاٹ مسالا 1 چمچ	دہی 4 چمچ
لیموں 1 عدد	ہرا دھنیا تھوڑا سا
نمک حسبِ ذائقہ	

بنانے کا طریقہ:

تیل کو گرم کر کے اس میں پیاز ڈالیں اور ہلکا سا فرائی کریں، براؤن ہو جائے تو لہسن ادرک پیسٹ ڈال دیں اب بُھونیں۔ اس کے بعد کلیجی ڈال دیں اور نمک شامل کریں، پھر گرم مسالا پاؤڈر، کٹی مرچ، پسی مرچ اور سفید زیرہ پاؤڈر ڈالیں اور مزید بھونیں اب دہی کو پھینٹ کے شامل کر دیں اور تھوڑی دیر کے لئے ہلکی آنچ پر ڈھکن بند کر کے پکنے دیں۔ جب یہ سالن تیل چھوڑ دے تو چولہا بند کر دیں۔ اب اس پر چاٹ مسالا چھڑک دیں اور لیموں نچوڑ کر اوپر سے ہرا دھنیا شامل کر دیں۔ مزے دار بُھنی ہوئی کلیجی تیار ہے۔

قربانی کا گوشت

بنتِ غلام سرور عطاریہ مدنیہ

بھئی جلدی کرو کب بنے گی کلیجی؟ حاجی امجد صاحب نے کچن میں جھانکتے ہوئے صدا لگائی، بس دَم پر ہے پانچ دس منٹ لگیں گے۔ شہناز بیگم نے تسلّی دیتے ہوئے کہا۔

اچھا تو میں ذرا ارشد بھائی اور جمشید چچّا کو گوشت دے آؤں۔ یہ کہہ کر حاجی امجد بڑا سا شاپر اُٹھائے چل پڑے۔ گوشت کا سارا ڈھیر ابھی چٹائی پر ہی پڑا تھا حاجی صاحب کے جانے کے بعد شہناز بیگم دونوں بیٹوں کو ساتھ لگا کر اس ڈھیر کو ڈیپ فریزر میں سیٹ کرنے میں مصروف ہو گئیں۔

حاجی صاحب کی واپسی تک تمام گوشت فریز ہو چکا تھا، حاجی صاحب نے جونہی لاؤنج میں قدم رکھا گوشت کی چٹائی کا نقشہ دیکھ کر حیرت سے ان کی آنکھیں پھیل گئیں کیونکہ اب وہاں چار مَن گوشت کے بجائے صرف سری پائے، ہڈیاں اور چند کلو چربی و گوشت کی بوٹیاں اپنا ادھورا سا نظارہ پیش کر رہی تھیں۔

حاجی صاحب نے سوالیہ نظروں سے شہناز بیگم کی طرف دیکھ کر پوچھا: یہ کیا ہے؟

شہناز بیگم فاتحانہ انداز میں مسکرا کر بتانے لگیں: میں نے اسپیشل گوشت فریج میں save کر دیا ہے بلکہ پیکٹ بنا کر ڈشز کے نام بھی لکھ دیئے ہیں یہ دیکھئے۔

حاجی امجد جیسے خیر خواہ و نرم دل شخص جو کہ صدمے کی حالت میں تھے جب انہوں نے ذرا سی گردن گھما کر فریج میں جھانکا تو فریج بچھڑے کے گوشت سے نا صرف اوور لوڈ ہو چکا تھا بلکہ شاپرز کے اوپر سے کڑاہی، پسندے، بریانی، نہاری اور نجانے کیا کیا نام جگمگا رہے تھے اور ان ناموں کی چمک شہناز بیگم کی آنکھوں میں بھی نظر آ رہی تھی۔

حاجی صاحب نے تأسُّف سے دیکھتے ہوئے پوچھا: آپ نے سارا گوشت فریز کر دیا؟ غریبوں اور رشتے داروں میں ہم کیا تقسیم کریں گے؟

شہناز بیگم جو کہ فریج بند کرتے ہوئے داد طلب نظروں سے حاجی صاحب کی طرف مُڑ رہی تھیں شوہر کے سنجیدہ لہجے اور اچانک سوال سے ہَڑ بَڑا گئیں مگر جَلد ہی حَوّاس بحال کرتے ہوئے بتانے لگیں: ارے حاجی صاحب! یہ دیکھئے میں نے بانٹنے کے لئے گوشت سائیڈ پر رکھ لیا ہے۔

حاجی امجد صاحب جو کہ چٹائی پر بکھرے ہڈیوں اور چربی کے ڈھیر کو پہلے ہی ملاحظہ کر چکے تھے اپنے جذبات پر بمشکل قابو کرتے ہوئے بولے: بہت اچھی بات ہے کہ آپ کو غریبوں کا خیال ہے مگر جس طرح کا گوشت بلکہ ہڈیاں اور چربی آپ نے غریبوں کے لئے بچائی ہے کیا اس طرح کا فریج میں بھی رکھا ہے؟ آپ نے ہمارے لئے اچھا سوچا تبھی اسپیشل گوشت فریز کیا مگر نیک بخت! غریبوں کے بچوں کے لئے بھی تو سوچئے! کیا آپ کو پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان یاد نہیں کہ ”تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔“

عام طور پر ان بے چاروں کو تو پورا سال گوشت کھانا نصیب نہیں ہوتا بقر عید پر ایک آس ہوتی ہے کہ قربانی کرنے والوں کے یہاں سے گوشت آئے گا تو اپنے بچوں کو کھلائیں گے۔

پتا ہے صبح عید گاہ سے واپسی پر ارشد سبزی فروش کا بیٹا حامد بُھولپن سے اپنے باپ سے پوچھ رہا تھا: بابا! کیا آج بھی ہم سبزی ہی کھائیں گے؟ ارشد نے میری طرف دیکھا اور کہنے لگا: نہیں بیٹا! آج تو بقر عید ہے اِنْ شَآءَ اللہ آج گوشت کھائیں گے۔

اچھا یہ بتائیے کہ ہم قربانی کیوں کرتے ہیں؟ شہناز بیگم جو کہ اتنی مَتانَت سے سمجھانے پر نہ صرف قائل ہو چکی تھیں بلکہ دل ہی دل میں شَرمِندہ بھی ہو رہی تھیں، کہنے لگیں: سنّتِ رسول کی ادائیگی اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے۔

ماشآءَ اللہ، اللہ پاک آپ کی نیّت قبول فرمائے حاجی صاحب نے سراہتے ہوئے مزید سوال کیا: اچھا تو اپنا ہی جانور قربان کر کے سارا گوشت اسٹور کر لینا تو مقصد نہیں۔

حاجی صاحب نے مزید کہا: نیک بخت! اگر کسی نے قربانی کا سارا گوشت خود ہی رکھ لیا تب بھی کوئی گناہ نہیں لیکن بہتر اور افضل یہ ہے کہ گوشت کے 3 حصے کرے: ایک حصہ فُقَراء کے لئے، ایک دوست و احباب کے لئے اور ایک اپنے گھر والوں کے لئے۔

(ابلق گھوڑے سوار، ص23)

شہناز بیگم نے تائید میں سر ہلاتے ہوئے کہا: آپ بالکل صحیح فرمارہے ہیں حاجی صاحب! میں شرمندہ ہوں میں نے صرف اپنے لئے سوچا دوسرے مسلمانوں کو بھول گئی۔ اب سے میں کبھی ایسا نہیں کرونگی۔ یہ کہتے ہوئے شہناز بیگم اُٹھ کر فریج کی طرف چل پڑیں۔ اب کہاں چلیں آپ؟ حاجی صاحب نے پوچھا۔

فریج سے گوشت نکال رہی ہوں، آپ تقسیم کرنے کی تیاری کر لیجئے ہم آج شام تک سارا گوشت بانٹ دیں گے۔ اِنْ شَآءَ اللہ

شہناز بیگم کے جواب پر حاجی صاحب اطمینان سے آنکھیں مُوْنْد کر رَبِّ کریم کا شکر ادا کرنے لگے۔

تحریری مقابلے میں مضمون بھیجنے والوں کے نام

مضامین بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام: مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی: محمد رافع رضا بن محمد غفران حکیم غزالی (درجہ خامسہ)، محمد رئیس بن محمد فلک شبیر (درجہ خامسہ)، **مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ فیصل آباد:** محمد فہد سعید عطاری (درجہ سابعہ)، مبین سیف عطاری (درجہ سادسہ)، عظیم انور، **جامعۃ المدینہ فیضانِ بخاری کراچی:** محمد دانش بن شوکت علی (درجہ ثانیہ)، محمد اسماعیل عطاری بن محمد شاہد عطاری (درجہ ثانیہ)، محمد ثاقب رضا (خامسہ)، احمد رضا خان عطاری بن داؤد خان (درجہ ثانیہ)، حافظ افنان عطاری بن منصور عطاری (درجہ ثانیہ)، **جامعۃ المدینہ فیضانِ بغداد کراچی:** محمد سیف اللہ بن محمد عبد اللہ (درجہ ثانیہ)، محمد یاسر عطاری بن غلام عامر عطاری، **جامعۃ المدینہ فیضانِ عثمانِ غنی کراچی:** شعبان علی آرائیں (درجہ سادسہ)، محمد شاف بن صغیر احمد (درجہ اولی)، **جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ سیالکوٹ:** فیصل منظور (درجہ خامسہ)، علی عبد اللہ بن شفاقت علی۔ **متفرق جامعات المدینہ (للبنین):** ایاز احمد بن محمد حسن عطاری (درجہ سابعہ، مرکزی جامعۃ المدینہ حیدر آباد)، جاوید عبد الجبّار (جامعۃ المدینہ فیضان عشق رسول کراچی)، حسنین عطاری بن محمد سمیع (درجہ ثانیہ، جامعۃ المدینہ فیضان قطب مدینہ کراچی)، محمد نجم الدّین ثاقب (درجہ رابعہ، جامعۃ المدینہ فیضان کنز الایمان کراچی)، محمد یعقوب عطاری ولد عبد المالک (درجہ رابعہ، جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ قادر پور ملتان)، عبد اللہ فراز بن محمد طفیل سیال (درجہ ثانیہ، جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ جوہر ٹاؤن لاہور)، عاکف علی بن محمد طارق (جامعۃ المدینہ گلزار حبیب لاہور)، محمد انصر خان عطاری مدنی (مدرس، جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ کوٹ مومن) **مضامین بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام: جامعۃ المدینہ لیاقت کالونی، حیدر آباد:** بنت بابر حسین انصاری (درجہ رابعہ)، بنتِ محمد سلیم (درجہ رابعہ) **متفرق جامعات المدینہ (للبنات):** بنتِ محمد طیب رسول (دورۂ حدیث، جامعۃ المدینہ بہار مدینہ، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد)، بنتِ اکرم عطاریہ (دورۂ حدیث، جامعۃ المدینہ فیضِ مکہ کراچی)، بنتِ منصور (درجہ ثانیہ، جامعۃ المدینہ فیضان غزالی کراچی)، بنتِ عبد الخالق (درجہ ثانیہ، جامعۃ المدینہ للبنات خانیوال)، بنتِ غفور احمد (جامعۃ المدینہ فیضان میمونہ ٹنڈو آدم)، بنتِ کریم عطاریہ مدنیہ (جامعۃ المدینہ گلشن کالونی واہ کینٹ)، بنتِ عبد الوحید قادری (درجہ ثالثہ، جامعۃ المدینہ للبنات عشقِ عطار D19 کراچی)، بنتِ اسلامُ الدّین (درجہ ثالثہ، جامعۃ المدینہ للبنات ممتاز آباد)، بنتِ غلام سرور۔

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

1 عورتوں کے لئے نمازِ عصر کا مستحب وقت کونسا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ عورتوں کے لیے نماز عصر کا مستحب وقت کون سا ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نمازِ فجر کے علاوہ تمام نمازوں میں عورتوں کے لیے افضل یہ ہے کہ مَردوں کی جماعت ختم ہو جانے کا انتظار کریں، جب مَردوں کی جماعت ختم ہو جائے تو اپنی نماز ادا کریں، البتہ نمازِ فجر اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے۔

(الدر المختار مع رد المحتار، 2/30، بہار شریعت، 1/452)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 کیا بیوہ میکے میں عدت گزار سکتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کی میت کو اس کے آبائی گاؤں لے جایا گیا جو کہ اس کے گھر سے تقریباً 20 کلو میٹر کی دوری پر واقع ہے اور وہیں زید کا سسرال بھی ہے، تو زید کی بیوہ بھی دورانِ عدت میت کے ساتھ ہی چلی گئی، اب زید کی بیوہ اپنی بقیہ عدت میکے میں ہی پوری کرنا چاہتی ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا زید کی بیوہ میکے میں اپنی عدت پوری کر سکتی ہے؟ اس میں شرعاً کوئی حرج تو نہیں۔ یاد رہے کہ وقتِ انتقال شوہر کا ایک ہی مکان تھا جہاں وہ گھر والوں کے ساتھ رہائش پذیر تھا۔ البتہ آبائی گاؤں میں بھی اس کا ایک مکان تھا جسے اس نے پندرہ سال پہلے فروخت کر دیا تھا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شوہر نے جس مکان میں بیوی کو رکھا ہوا تھا اس کے انتقال پر اسی مکان میں عدت گزارنا اس پر واجب ہوتا ہے۔ بلا ضرورتِ شرعیہ اس مکان سے نکلنا اور کسی دوسرے مکان میں عدت کیلئے جانا، ناجائز و گناہ ہے۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت میں زید کی بیوہ دورانِ عدت بلا ضرورتِ شرعیہ شوہر کے مکان سے نکلنے کے سبب گنہگار ہوئی اس گناہ سے توبہ کرے اور اپنی بقیہ عدت شوہر کے مکان میں ہی پوری کرے۔

(فتاویٰ عالمگیری، 1/535، فتاویٰ رضویہ، 13/330، فتاویٰ امجدیہ، 2/285)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر، کراچی

اسلامی بہنوں کی پاکستان کی مدنی خبریں

دعوتِ اسلامی کی مدنی بہار: دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کی زندگیوں کو اسلامی سانچے میں ڈھالتا اور نورِ قراٰن سے منوّر کرتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ گزشتہ دنوں مدرسۃُ المدینہ للبنات میں تقریباً 185 اجیر (Employees) اسلامی بہنوں نے مکمل قراٰنِ کریم ترجمہ کنزالایمان اور تفسیر کے ساتھ پڑھنے کی سعادت حاصل کی۔ اللہ پاک کے کرم سے اس شعبے سے وابستہ 43 اسلامی بہنیں روزانہ قراٰنِ کریم کی ایک منزل کی تلاوت کرتی ہیں۔ یاد رہے کہ قراٰن شریف میں 7 منزلیں ہیں۔ **مختلف کورسز:** اسلامی بہنوں کی مجلس شارٹ کورسز کے تحت پاکستان کے مختلف شہروں میں آن لائن ون ڈے سیشن کورس، ماہِ رمضان بخشش کا سامان کورس اور فیضانِ تلاوتِ قراٰن کورس کروائے گئے جن میں اسلامی بہنوں کی ایک تعداد شریک ہوئی۔ ان کورسز میں اسلامی بہنوں کو مختلف اُمور سے متعلق اسلامی معلومات فراہم کرنے اور اخلاقی تربیت کرنے کی کوشش کی گئی۔ **تربیتی اجتماع:** 30 مئی 2020ء کو لاہور ریجن میں مدرسۃُ المدینہ بالغات کی تمام اجیر اسلامی بہنوں کا آن لائن تربیتی اجتماع ہوا۔ ذمہ دار اسلامی بہن نے ”کامیاب مُدَرِّسہ کون؟“ کے موضوع پر بیان کیا۔ **یومِ ولادتِ امیرِ اہلِ سنّت:** 26 رمضانُ المبارک کو امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے یومِ ولادت کے موقع پر اسلامی بہنوں کی طرف سے تلاوتِ قراٰنِ کریم، ذکر و اذکار، درود و سلام، نوافل اور دیگر نیک اعمال کے ایصالِ ثواب کی صورت میں کثیر در کثیر تحائف پیش کئے گئے۔

اسلامی بہنوں کی بیرونِ ملک کی مدنی خبریں

قبولِ اسلام: دعوتِ اسلامی کی مُبلّغہ اسلامی بہنوں کی انفرادی کوشش کی برکت سے یوکے میں ایک غیر مسلم عورت نے قبولِ اسلام کی سعادت حاصل کی۔ اس موقع پر ان کا اسلامی نام بھی رکھا گیا۔ نو مسلمہ اسلامی بہن کو نیو مسلم کورس کروایا گیا اور مَاشَآءَ اللہ انہوں نے رمضانُ المبارک کے روزے بھی رکھے۔ **مختلف کورسز:** دعوتِ اسلامی کی مجلس شارٹ کورسز کے تحت گزشتہ دنوں نیپال، ہند، عمان، کینیا، آسٹریلیا، آسٹریا، بحرین، کویت، عرب شریف، ایران، اسپین، ملائیشیا، یوکے، قطر، جرمنی، ہالینڈ، امریکہ اور فرانس میں سینکڑوں مقامات پر یہ آن لائن کورسز کروائے گئے: فیضانِ تجوید و نماز کورس، تربیتِ اولاد کورس، اپنی نماز درست کیجئے کورس، ون ڈے سیشن کورس، ماہِ رمضان بخشش کا سامان کورس، فیضانِ تلاوتِ قراٰن کورس، مدنی قاعدہ کورس۔ ان کورسز میں مجموعی طور پر 5 ہزار کے لگ بھگ اسلامی بہنیں شریک ہوئیں۔ ان کورسز میں شریک اسلامی بہنوں کو کورسز کے نصاب (Syllabus) کے مطابق مختلف عنوانات پر ضروری اسلامی معلومات فراہم کی گئیں۔ کورسز میں شریک اسلامی بہنوں نے مختلف اچھی اچھی نیتیں بھی کیں۔ **یومِ قفلِ مدینہ:** شوّالُ المکرّم کی پہلی پیر شریف (Monday) کو یوکے اور ہند کے مختلف شہروں میں یومِ قفلِ مدینہ منایا گیا۔ 998 اسلامی بہنوں نے رسالہ ”خاموش شہزادہ“ کا مطالعہ کیا جبکہ 428 اسلامی بہنوں نے 25 گھنٹے قفلِ مدینہ لگانے (یعنی اپنی زبان کو فضول باتوں سے بچانے) کی سعادت حاصل کی۔ **مدنی انعامات اجتماعات:** ہند کے شہروں ناگپور، چندرپور، گونڈی، ملاڈ، باندرہ، بھونڈی، کرناٹک اور منگلور میں آن لائن مدنی انعامات اجتماعات کا انعقاد کیا گیا جن میں کثیر اسلامی بہنوں نے شرکت کی۔ اجتماعات میں شریک اسلامی بہنوں کو مدنی انعامات سے متعلق تفصیلات فراہم کی گئیں اور عمل کرنے کے ساتھ ساتھ روزانہ مدنی انعامات کا رسالہ بھرنے کی ترغیب دلائی گئی۔

(ضرورتاً ترمیم کی گئی ہے)

امیرِ اہلِ سنّت کا پیغام دعوتِ اسلامی ویلفیئر ٹرسٹ کے نام

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے میٹھے میٹھے مدنی بیٹے حاجی شفاعت علی عطّاری اور دعوتِ اسلامی ویلفیئر ٹرسٹ کے تمام عاشقانِ رسول کی خدمتوں میں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مَا شَآءَ اللہ! آپ کے کارنامے اور کارکردگیاں، مرحبا! کورونا وائرس کی آئی ہوئی اس آفت میں راشن کی خریداری کرنا، پیکنگ کرنا، تقسیم کرنا، نقد رقم بانٹنا، پکا ہوا کھانا پہنچانا، تقسیم کرنے کے لئے دور دراز کا سفر کرنا، رَمَضانُ المبارَک میں سحری وافطاری کے اوقات بھی وہیں گزارنا، عید کے دنوں میں بھی مجلس دعوتِ اسلامی ویلفیئر ٹرسٹ کے کارنامے مدینہ مدینہ! اسپتال میں خیر خواہی ہو رہی ہے تو اولڈ ہاؤس میں بھی بزرگوں کے ساتھ وقت گزر رہا ہے تو یتیم خانے میں یتیموں کی بھی دل جوئی کی جارہی ہے، کیا بات ہے مدینے کی! اللہ کریم آپ کی ان کاوشوں کو قبول فرمائے اور اجرِ عظیم عطا فرمائے، آپ کو استِقامت دے، مدنی چینل پر مدنی خبروں میں بارہا آپ حضرات کی زیارتیں کرتا ہوں اور آپ حضرات کی مَساعی (کوششیں) دیکھتا ہوں، میرے پیارے پیارے مدنی بیٹو! اب پیچھے نہیں ہٹنا، دعوتِ اسلامی جب سے بنی ہے اس کا آگے کُوچ جاری ہے تو آپ کی مجلس کا بھی آگے کُوچ جاری رہے۔ زوردار آندھی چلی اور لانڈھی (کراچی) میں باڑوں میں آگ لگ گئی تو ان مواقع پر بھی آپ نے خدمات پیش کیں، پھر نیا آباد (کراچی) میں سات منزلہ عمارت گر گئی تو وہاں بھی آپ لوگ پہنچے، اس میں بھی مَا شَآءَ اللہ آپ نے غالباً لیبر ورک بھی کیا ہوگا، اللہ برکت دے، ہمّت دے، مدد کرے اور مددگار پیدا کرے، خوب آگے بڑھتے جایئے اور اللہ کی رضا کا خزانہ لُوٹتے رہئے۔ میں آپ کو ایک حدیثِ پاک تحفے میں سناتا ہوں: فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو شخص مسلمان کی ضرورت پوری کرنے کے لئے جائے، اللہ پاک 75ہزار فرشتوں کے ذریعے اُس پر سایہ فرماتا ہے جو اُس کے لئے دُعا کرتے ہیں، وہ فارغ ہونے تک رحمت میں چھپا رہتا ہے اور جب فارغ ہوتا ہے تو اللہ پاک اُس کے لئے حج و عمرہ کا ثواب لکھتا ہے۔ (مجمع الزوائد، 8/354، حدیث:13725)

مزید عرض ہے کہ دعوتِ اسلامی کے 12 مدنی کام پر بھی توجّہ رکھیں، "آقا کی دُکھیاری اُمّت" کی خدمت کریں اور اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے 12 مدنی کام میں بھی حصّہ لیتے رہیں، اللہ کرے کورونا وائرس دُور ہوجائے اور لاک ڈاؤن ختم ہوجائے، مساجد کی رونقیں بحال ہوں تو ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں مع رات اعتکاف شرکت کیجئے اور ہر مہینے تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کے ذریعے سنّتیں سیکھنے سکھانے کی ترکیبیں بھی رکھنی ہیں، علاقائی دورہ کے ذریعے نیکی کی دعوت بھی دیتے رہنا ہے، درس دینا، سننا اور مدنی انعامات پر عمل کرکے روزانہ اپنا مُحاسَبہ کرکے اس کے خانے بھرنے ہیں اور اسلامی مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے ذمّہ دار کو جمع کروانا ہے، اِنْ شَآءَ اللہ۔ اللہ پاک آپ کو خوش رکھے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

ہانگ کانگ کا سفر قسط:01

مولانا عبد الحبیب عطاری*

30 اکتوبر 2019ء کو دوپہر 12 بجے کی فلائٹ کے ذریعے ہم نے کراچی سے ہانگ کانگ کا سفر شروع کیا۔ ہانگ کانگ دنیا کا ایک مشہور و معروف خطّہ ہے جس کی آبادی تقریباً 75 لاکھ ہے جس میں 3 لاکھ کے لگ بھگ مسلمان بھی شامل ہیں۔ یہ بہت گُنجان آباد ہے یعنی کم رقبے پر لوگوں کی ایک بڑی تعداد آباد ہے۔

کراچی سے 3 تاجر اسلامی بھائیوں کے ساتھ تقریباً 2 گھنٹے میں ہم دُبئی پہنچے جہاں ہمارا 5 گھنٹے کا قِیام (Stay) تھا۔ یہاں مزید ایک تاجر اسلامی بھائی ہمارے ساتھ شامل ہوگئے اور شام 7 بجے ہماری فلائٹ ہانگ کانگ کے لئے روانہ ہوگئی۔ نمازِ ظہر، عصر اور مغرب دبئی ایئرپورٹ پر جبکہ نمازِ عشا ہوائی جہاز میں ادا کی۔ دبئی سے ہانگ کانگ مسلسل 7 گھنٹے کی فلائٹ تھی۔

مقامی وقت کے مطابق صبح 6 بجے ہوائی جہاز ہانگ کانگ ایئرپورٹ پر پہنچ گیا۔ یہاں نمازِ فجر کا آخری وقت 6 بج کر 27 منٹ تھا اور جہاز سے نِکل کر وضو کرتے کرتے نماز قضا ہونے کا اندیشہ تھا لہٰذا ہم نے جہاز کے واش رومز میں ہی وضو کرکے جہاز کے اندر نمازِ فجر ادا کرلی۔

نماز کا احساس: پیارے اسلامی بھائیو! پابندی سے نماز پڑھنے والے کئی افراد بھی عام طور پر سفر کے دوران نماز کے معاملے میں سُستی کرجاتے ہیں۔ بس، ٹرین یا ہوائی جہاز کے سفر میں نماز پڑھنا عام حالات کی نسبت کچھ مشکل ضرور ہوتا ہے لیکن اگر نیّت سچّی ہو تو مشکلیں آسان ہوجاتی ہیں۔ سفر شروع کرنے سے پہلے ہی اوقاتِ نماز اور سَمتِ قِبلہ سے متعلق ضروری معلومات اور شرعی مسائل کا علم حاصل کرلیں تو اِنْ شَآءَ اللہ نماز کی پابندی کرنے میں آسانی رہے گی۔

نمازِ فجر پڑھنے کے بعد ہم امیگریشن وغیرہ کے معاملات سے فارغ ہوکر باہر نکلے تو اسلامی بھائیوں کی ایک تعداد ہمیں خوش آمدید کہنے کے لئے موجود تھی۔ ہانگ کانگ جیسے ملک میں جمعرات کے روز وَرکنگ ڈے میں صبح کے وقت اتنے اسلامی بھائیوں کا جمع ہونا ان کی دین سے محبت کی عَلامت اور دعوتِ اسلامی کی برکت ہے۔ یہاں سے ہم ایک اسلامی بھائی کے گھر پہنچے جہاں ناشتہ کرنے کے بعد کچھ دیر آرام کیا۔

ہانگ کانگ میں دعوتِ اسلامی کے مدنی مراکز: ہانگ کانگ میں زمین کی قیمت (Property Value) بہت زیادہ ہے۔ وہاں لوگ عموماً کثیرُ المنزلہ عمارات (Multi Storey Buildings) میں چھوٹے چھوٹے گھروں میں رہتے ہیں۔ جس گھر میں ہمارا

* رکن شوریٰ و نگران مجلس مدنی چینل
https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

قیام تھا وہ بھی 21ویں مَنزِل پر واقع تھا۔ ہانگ کانگ کے علاقے تِھن شوئی وُئی(Tin Shui Wai) میں موجود اس بلڈنگ کے بالکل سامنے ”فیضانِ صحابہ“ کے نام سے دعوتِ اسلامی کا ایک مدنی مرکز موجود ہے۔ ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہانگ کانگ میں دعوتِ اسلامی کے 10 مدنی مَراکز موجود ہیں۔ ان مدنی مراکز میں باجماعت نمازوں کا سلسلہ بھی ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ان مراکز میں اسلامی بھائیوں کے لئے 8 اور اسلامی بہنوں کے لئے 2 مدرسۃُ المدینہ بھی قائم ہیں۔

ہانگ کانگ میں جامعۃُ المدینہ کا آغاز: اللہ پاک کے کرم سے کچھ عرصہ قبل ہانگ کانگ میں جامعۃُ المدینہ کا آغاز ہوچکا ہے اور پہلے درجے (Class One) میں 14 طلبہ زیرِ تعلیم ہیں۔ نمازِ عصر کے بعد ان طلبہ کے ساتھ مدنی پھولوں کا تبادلہ ہوا اور انہیں دورۂ حدیث تک مکمل درسِ نظامی پڑھنے کی ترغیب دلائی۔ نمازِ مغرب ہم نے وہیں باجماعت ادا کی۔ اس دوران ان طلبہ کے سَرپَرَسْت بھی آچکے تھے، نمازِ مغرب کے بعد ان کے درمیان بیان کرنے کی سعادت ملی۔

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کا کس قدر فضل و کرم ہے کہ اس نے ہمیں امیرِ اہلِ سنّت کے طفیل ایک ایسا مدنی ماحول عطا فرمایا جس کے تحت ہانگ کانگ میں بھی درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) کا سلسلہ جاری ہے۔ اللہ کریم ہمیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں استقامت عطا فرمائے۔

سنتوں بھرا اجتماع: نمازِ عشا ہمیں ادا کرنے کے بعد ہم دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ اہلِ بیت حاضر ہوئے جہاں سنتوں بھرے اجتماع کا سلسلہ تھا۔ بڑی تعداد میں اسلامی بھائی ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی موجود تھے۔ یہاں ”سایۂ عرش قیامت کے دن کن خوش نصیبوں کو ملے گا“ کے موضوع پر اردو اور انگلش میں مکس بیان کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ بیان کے بعد اسلامی بھائیوں کے ساتھ ملاقات کا سلسلہ رہا، پھر لنگرِ میلاد بھی پیش کیا گیا۔ اس کے بعد رات دیر تک اسلامی بھائیوں کے ساتھ مُشاوَرَت کا سلسلہ جاری رہا جس کے بعد آرام کیا۔

مدنی حلقے میں شرکت: اگلی صبح ہم نے نمازِ فجر باجماعت مدنی مَرکز فیضانِ صحابہ میں ادا کی۔ نماز کے بعد مدنی حلقے کا سلسلہ ہوا جس میں نماز کی شرائط وفَرائض نیز غُسل اور وضو کا طریقہ سکھانے کی کوشش کی گئی۔ اس کے بعد صراطُ الجنان سے تین آیتیں مع ترجمہ و تفسیر پڑھنے کی سعادت بھی ملی۔ اِشراق و چاشت کی نماز تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ اشراق و چاشت کی نماز پڑھنے کے بعد ایک اسلامی بھائی کے گھر پرناشتہ اور پھر کچھ دیر آرام کیا۔

نمازِ جمعہ سے پہلے بیان: آرام کرنے کے بعد ہم نے نمازِ جمعہ کی تیاری کی اور پھر ہانگ کانگ کے ایک اور علاقے میں واقع مسجد و مَدرَسہ نورُالقراٰن میں نمازِ جمعہ کے لئے حاضر ہوگئے۔ یہاں ایک سے ڈیڑھ بجے تک مجھے ”جمعہ کے فضائل“ اور ”ربیعُ الاوّل کیسے گزارا جائے؟“ کے عُنوان پر بیان کا موقع ملا۔

نمازِ جمعہ کے بعد تاجر اسلامی بھائیوں نے ہمارے لئے ظُہرانے (Lunch) کی ترکیب بنائی تھی۔ اس موقع پر موجود تاجر اسلامی بھائیوں کو دعوتِ اسلامی کی خدمات بتاکر مدنی عطیات مُہم (Telethon) میں خوب حصہ لینے کی ترغیب دلائی گئی۔

اللہ کریم دنیا بھر اور بالخصوص ہانگ کانگ میں دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں کو خوب ترقی عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

نوٹ: اونچے اور نیچے مقامات میں نماز کے وقت کا فرق ہوتا ہے، دنیا بھر میں کہیں بھی درست اوقاتِ نماز جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کی آئی ٹی مجلس کی تیار کردہ ایپلی کیشن Prayer Times انسٹال کیجئے۔ (بقیہ اگلے شمارے میں)

تعزیت وعِیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

حضرت علّامہ غلام محمد سیالوی کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْکَرِیْم

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے صاحبزادہ یاسر محمود اور صاحبزادہ ظفر محمود کی خدمات میں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

محمد طیب مدنی نے دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رُکن حاجی محمد شاہد مدنی کے ذریعے یہ پیغام دیا کہ آپ صاحبان کے والدِ محترم حضرت علّامہ مولانا غلام محمد سیالوی (چیئرمین قراٰن بورڈ پنجاب اور رُکنِ تنظیمُ المدارس) 6 شوّالُ المکرم 1441 سِنِ ہجری تقریباً 68 سال کی عمر میں کراچی میں انتقال فرما گئے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔ میں تمام سوگواروں سے تعزیت اور صبر سے کام لینے کی تلقین کرتا ہوں۔ یاربَّ المصطفےٰ جَلَّ جَلَالُہٗ وَ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! حضرت علّامہ مولانا غلام محمد سیالوی کو غریقِ رحمت فرما، اے اللہ! انہیں بے حساب بخش کر جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس عطا فرما، یااللہ! ان کی قبر جنّت کا باغ بنے، رحمت کے پھولوں سے ڈھکے، نورِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے تاحشر جگمگاتی رہے، اے اللہ! ان کی قبر تاحدِ نظر وسیع ہوجائے، قبر کی گھبراہٹ، وحشت اور تنگی سب دُور ہو، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! ان کے سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، مولائے کریم! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایانِ شان ان کا اجر عطا فرما، یہ سارا اجر وثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عنایت فرما، بَوسیلۂ رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے ان ٹوٹے پھوٹے اعمال کا سارا ثواب حضرت علّامہ مولانا غلام محمد سیالوی سمیت ساری اُمّت کو عنایت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(دُعا کے بعد امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے حضرت کے ایصالِ ثواب کے لئے ایک قول بیان فرمایا:) تفسیرِ قرطبی میں لکھا ہے: امام ضحاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دنیا میں سنّت کی مثال ایسے ہے جیسے آخرت میں جنّت کی لہٰذا جس طرح جنّت میں داخل ہونے والا سلامت رہے گا، اسی طرح دنیا میں سنّتوں کی پابندی کرنے والا بھی سلامت رہے گا۔ (تفسیر قرطبی، العنکبوت، تحت الآیۃ:69، ج7،13/274)

صبر وہمت سے کام لیجئے، اللہ کی رضا پر راضی رہئے، بس وقت پورا ہوگیا تو انتقال ہوگیا، ہمارا بھی جب وقت پورا ہوگا تو ہمیں بھی اس دنیا سے سفر کرنا ہی ہوگا۔

جنازہ آگے بڑھ کر کہہ رہا ہے اے جہاں والو!
مِرے پیچھے چلے آؤ تمہارا راہنما میں ہوں
دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی تیاری کرنی ہے۔
کچھ نیکیاں کما لے جلد آخرت بنا لے
کوئی نہیں بھروسا اے بھائی! زندگی کا

(وسائلِ بخشش (مُرَمَّم)، ص178)

دعوتِ اسلامی آپ حضرات کی اپنی تحریک ہے، اس کے لئے ہمیشہ دعا فرماتے رہئے اور اپنے چاہنے والوں کو دعوتِ اسلامی کے

مدنی کام کرنے کی تلقین فرماتے رہیے، اِنْ شَآءَ اللہ اس طرح مسلکِ اہلِ سنّت کی خوب اشاعت ہوگی اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دین کا کام مزید بڑھے گا۔

تعزیت وعیادت کے پیغام علما و مشائخ کے نام

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے یمن کے مشہور عالم اور اسلامی اسکالر حضرت شیخ حبیب عمر کے بڑے بھائی جان حضرت علّامہ مفتی شیخ سیّد علی مشہور حسینی[1] اور ان کی زوجۂ محترمہ کے والدِ محترم شیخ حبیب احمد بن حسین عیدروس کے انتقال پر حضرت شیخ حبیب عمر سے ✿ یمن کے بہت بڑے عالم، حضرت علّامہ مفتی شیخ محمد بن علی المرعی (رئیس جامعہ دارُ العلوم الشرعیہ) کے انتقال[2] پر ان کے سوگواروں سے ✿ خلیفۂ مفتیِ اعظم ہند، پیرِ طریقت، حضرت علّامہ مولانا الحاج عبد الغفار نوری برکاتی (بانی و ناظمِ اعلیٰ دارُ العلوم نوری اندور ہند) کے انتقال[3] پر جناب عبد العزیز مرید صاحب سمیت تمام مریدین، محبین، معتقدین اور دارُ العلوم نوری کے جملہ اساتذۂ کرام و طلبۂ کرام سے ✿ حضرت علّامہ مولانا حافظ قاری عبد المجید بندیالوی (خطیب و امام مدینہ مسجد نیا آباد اور مہتمم ادارہ تدریسُ القراٰن) کے انتقال[4] پر ان کے بیٹوں محمد رمضان اور محمد عرفان سے ✿ مولانا حکیم غلام حسین عطاری کے انتقال پر ان کے بیٹوں مخدوم حسین عطاری، شوکت حسین عطاری اور سلیمان عطاری اور ان کے بھائی جان ملک نذر حسین سے ✿ حضرت مفتی عبد الستار مصباحی کے انتقال[5] پر ان کے بیٹوں زبیر احمد، سہیل احمد، عزیر احمد اور اسامہ سے ✿ مبلغِ دعوتِ اسلامی مولانا محمد فاروق قادری عطاری کے انتقال پر ان کے والدِ محترم طارق نقشبندی اور ان کے بھائی جان محمد یاسر سے ✿ حضرت علّامہ مولانا الحافظ القاری اقبال نقشبندی کے انتقال[6] پر ان کے بیٹوں ثاقب رضا عطاری، عاقل رضا عطاری، عادل رضا عطاری، عامر رضا عطاری، عاطف رضا عطاری اور شفقت رضا عطاری اور ان کے بھائیوں حضرت مولانا حافظ عنایتُ اللہ نقشبندی، حاجی افضل اور حاجی سکندر سے ✿ حضرت مولانا عبد المجید نقشبندی (مہتمم مدرسہ صبغتُ القراٰن) کے انتقال[7] پر ان کے بیٹوں حافظ شاہد رسول سکندری اور حافظ احمد رضا سکندری عطاری اور ان کے بھائیوں حاجی عبد الرشید عطاری اور عبد الحمید عطاری سے ✿ حضرت علّامہ مولانا مفتی عبدُ الرّحمٰن خان نعیمی کے انتقال[8] پر ان کے بیٹوں ڈاکٹر احمد مصطفیٰ اور جناب محمد احمد سے ✿ حضرت پیر سیّد سراج احمد شاہ گیلانی صاحب (سجادہ نشین آستانۂ عالیہ پیر عبد القادر گیلانی، پیر گوٹھ) کے انتقال[9] پر ان کے بیٹوں سیّد محبوب شاہ گیلانی اور سیّد میران شاہ گیلانی، سیّد محمود شاہ گیلانی اور سیّد عبد الوہاب شاہ گیلانی سے ✿ حضرت خواجہ ابو الخیر پیر محمد عبد اللہ جان (سجادہ نشین دربارِ عالیہ مرشد آباد، پشاور) کے انتقال[10] پر ان کے بیٹوں جناب فخرِ عالم جان اور سجادہ نشین الحاج پیر بدرِ عالم جان سے ✿ مبلغِ دعوتِ اسلامی حافظ محمد عابد عطاری (کابینہ نگران ٹھٹھہ ڈویژن) کے انتقال پر جملہ سوگواروں سے تعزیت کی اور دُعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا جبکہ حضرت مولانا مفتی محمد الیاس رضوی ✿ حضرت مولانا مفتی غلام مرتضیٰ شاکر القادری اور ✿ حضرت مولانا حسن علی رضوی میلسی کے لئے دعائے صحت وعافیت کی اور انہیں صبر وہمّت کی تلقین بھی کی۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ان کے علاوہ بھی کئی عاشقانِ رسول کے انتقال پر تعزیت، دعائے مغفرت و ایصالِ ثواب کی ترکیب کی، جبکہ کئی بیماروں اور دُکھیاروں کے لئے دُعائے صحت و عافیت فرمائی ہے، تفصیل جاننے کے لئے اس ویب سائٹ "دعوتِ اسلامی کے شب و روز" news.dawateislami.net کا وزٹ فرمائیے۔

---

(1) تاریخِ وفات: 3 شوالُ المکرم 1441ھ بمطابق 26 مئی 2020ء (2) تاریخِ وفات: شبِ عیدُ الفطر 1441ھ (3) تاریخِ وفات: 26 شعبانُ المعظم 1441ھ بمطابق 20 اپریل 2020ء (4) تاریخِ وفات: 10 رمضانُ المبارک 1441ھ بمطابق 4 مئی 2020ء (5) تاریخِ وفات: 8 رمضانُ المبارک 1441ھ بمطابق 2 مئی 2020ء (6) تاریخِ وفات: 25 شعبانُ المعظم 1441ھ بمطابق 19 اپریل 2020ء (7) تاریخِ وفات: 17 شعبانُ المعظم 1441ھ بمطابق 11 اپریل 2020ء (8) تاریخِ وفات: 16 شعبانُ المعظم 1441ھ بمطابق 10 اپریل 2020ء (9) تاریخِ وفات: 04 شعبانُ المعظم 1441ھ بمطابق 29 مارچ 2020ء (10) تاریخِ وفات: 29 رمضانُ المبارک 1441ھ بمطابق 23 مئی 2020ء

مدنی کلینک و روحانی علاج

موٹاپا

محمد رفیق عطاری مدنی*

امیرُالمؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اے لوگو! کھانے پینے کے سبب اپنا پیٹ بڑا ہونے سے بچاؤ کیونکہ موٹاپا تمہارے وُجود کو خراب کرنے والا، بُزدلی پیدا کرنے والا اور نماز میں سستی دلانے والا ہے۔ اور تم پر ضروری ہے کہ کھانے پینے میں احتیاط سے کام لو کیونکہ کھانے پینے میں مِیانہ رَوی جسم کو دُرست رکھتی اور اِسراف سے بچاتی ہے۔(1)

پیارے اسلامی بھائیو! امیرُ المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے زیادہ کھانے کے چند نقصانات بیان فرمائے۔ ان میں سے ایک پیٹ کا بڑھ جانا یعنی موٹاپا پیدا ہونا بھی ہے۔ آیئے! اس سے متعلق چند اہم معلومات حاصل کرتے ہیں:

موٹاپا کیا ہے؟ انسانی جسم کی ایک حالت کا نام ہے جسے موٹاپا کہا جاتا ہے۔ اس میں جسم پر چربی چڑھ جاتی ہے اور بندے کا وزن زیادہ ہوجاتا ہے۔ موٹاپا خود ایک بیماری ہے بسا اوقات کئی بیماریوں کا باعث بھی بن جاتا ہے، حتّٰی کہ بعض مُمالک میں اسے موت کا ایک سبب مانا جاتا ہے۔

مذمُوم موٹاپا: حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس حدیث میں موٹاپے کی بُرائی آئی ہے وہاں وہ موٹاپا مراد ہے جو حرام خوری اور آرام طلبی کی وجہ سے ہو۔(2)

کیا زیادہ کھانا ہی موٹاپے کا سبب ہے؟ یہ ضروری نہیں کہ موٹاپا زیادہ کھانے کی وجہ سے ہی ہو۔ اس کی اور وجوہات بھی ہوسکتی ہیں۔ اس بارے میں ماہرین کا کہنا ہے کہ انسان کے جسم میں کچھ ہارمون ہوتے ہیں ان کی خرابیوں کی وجہ سے بھی بندہ موٹا ہوجاتا ہے، اس میں انسان کے کھانے پینے یا ہر وقت بیٹھے رہنے کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا کیونکہ بعض افراد زیادہ کھاتے ہیں لیکن موٹے نہیں ہوتے اسی طرح بعض افراد اپنی غذا کو کم رکھنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود وہ موٹاپے کا شکار ہوتے ہیں۔ کبھی کبھار کسی بیماری یا دوا کے منفی اثرات کی وجہ سے بھی موٹاپا ہوسکتا ہے۔

بچپن میں موٹاپا: بچپن میں موٹاپے کا ایک سبب نیند کی کمی بھی ہوتی ہے۔ لہٰذا بچّوں کو جلدی سُلانا اُنہیں موٹاپے سے بچانے کا آسان طریقہ ہے۔ مُحقِّقین نے کہا ہے کہ چھوٹی عمر کے بچّوں کی رات کی نیند میں اضافہ کرکے موٹاپے پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

موٹاپا اور بیماریاں: موٹاپے کی وجہ سے جن بیماریوں کا خطرہ

* ماہنامہ فیضان مدینہ، کراچی

رہتا ہے ان میں سے چند یہ ہیں: شوگر، ہائی بلڈ پریشر، امراضِ قلب، یورک ایسڈ، فالج، پِتّے کی پتھری، کمر اور جوڑوں کا درد وغیرہ۔

پرہیز کیجئے: بہت سی ایسی بیماریاں ہیں جو عُموماً کھانے پینے میں بے احتیاطی کی وجہ سے لاحق ہوتی ہیں۔ اسی طرح موٹاپا بھی کبھی غذا میں عدمِ احتیاط کی وجہ سے ہوجاتا ہے۔ یہاں چند چیزوں کا ذِکر کیا جاتا ہے جن کا زیادہ استعمال موٹاپے کا سبب بن سکتا ہے: (1) گھی، تیل اور چکنائی والی چیزیں[3] (2) چینی والی کولڈ ڈرنک[4] (3) بھینس کا دودھ[5] (4) دودھ والی چائے[6] (5) بازاری کھانے (6) چاول (7) چار زانو بیٹھ کر کھانے کی عادت۔[7]

موٹاپے کے 4 گھریلو علاج: (1) وزن کم کرنے کیلئے سبزیاں (آلو، وغیرہ بادی اشیاء کے علاوہ) بہترین نعمت ہیں۔ مگر صِرف پانی میں اُبلی ہوئی ہوں یا ایک فرد کیلئے صرف چائے کی ایک چمچ کارن آئل ڈال کر پکائی گئی ہوں۔ مِرچ مصالحہ اور ہلدی ڈالنے میں حَرَج نہیں[8] (2) ہر روز تین عدد اِنجیر کھانے کا معمول بنا لیجئے کہ اِنجیر موٹے پیٹ کو چھوٹا کرتا اور موٹاپا دُور کرتا ہے[9] (3) بہتر یہ ہے کہ ایک گلاس نیم گرم پانی میں ایک چمچ شَہد ملا کر نہار منہ اور روزہ ہو تو افطار کے وقت بِلا ناغہ مستقل استعمال کیجئے۔ موٹاپا اور بہت سے اَمراض سے اِنْ شَآءَ اللہ حفاظت ہوگی[10] (4) ایک گلاس نیم گرم پانی میں ایک عدد لیموں کا رَس ملا کر پینے سے جسم کی چربی میں کمی ہوجاتی ہے۔

موٹاپے کا سب سے بہترین علاج: سب سے بہترین علاج اللہ پاک کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا تجویز فرمودہ ہے اور وہ یہ کہ بھوک کے تین حصّے کرلئے جائیں ایک حصّہ غذا، ایک حصّہ پانی اور ایک حصّہ ہوا اور سانس۔[11]

موٹاپے سے نجات کے لئے مختلف کام: جس طرح کھانے پینے کی وجہ سے موٹاپے میں کمی بیشی ہوتی ہے اسی طرح کچھ ایسے کام ہیں جن کی وجہ سے موٹاپے میں کمی آسکتی ہے۔ ان میں سے چند کا ذِکر کیا جاتا ہے: (1) روزہ رکھنے سے موٹاپے میں کمی واقع ہوتی ہے[12] (2) آہستہ اور چھوٹے لقمے کھانے سے موٹاپے کا خطرہ کم ہوجاتا ہے (3) پیدل چلنے والے موٹاپے کا شِکار نہیں ہوتے۔[13]

نوٹ: جو بےچارہ اس مرض میں مبتلا ہو اس پر ہنسنا، طنز کرنا یا بِلا اجازتِ شرعی کسی طرح دل آزاری کا باعث بننا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔[14]

اللہ کریم ہمیں موٹاپے سمیت دیگر امراض سے محفوظ فرمائے اور دوسروں کی دل آزاری سے بچائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(اس مضمون کی طبّی تفتیش مجلسِ طبّی علاج (دعوتِ اسلامی) کے ڈاکٹر محمد کامران اسحٰق عطّاری اور حکیم رضوان فردوس عطّاری نے فرمائی ہے)

---

(1) المقاصد الحسنۃ، ص132 ملتقطاً (2) مراٰۃ المناجیح، 2/240 (3) ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، قسط7، ص26 ماخوذاً (4) فرعون کا خواب، ص27 ملخصاً (5) دودھ پیتا مدنی منا، ص43 ملتقطاً (6) گھریلو علاج، ص75 (7) ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، قسط7، ص26 ماخوذاً (8) گھریلو علاج، ص25 (9) ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت، قسط7، ص26، 27 ماخوذاً (10) فیضانِ سنّت، 1/722 ماخوذاً (11) کنز العمال، جز15، 8/110، رقم: 40813، گھریلو علاج، ص25 (12) صراط الجنان، 1/293 (13) صدائے مدینہ، ص17 (14) فیضانِ سنّت، 1/711۔

توجہ فرمائیے! شوال المکرم 1441ھ کا شمارہ لاک ڈاؤن کے باعث شائع نہ ہونے کی وجہ سے اس ماہ کے انعامی سلسلے مکمل نہیں ہوسکے، البتہ درست جوابات یہ ہیں:

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوال المکرم 1441ھ" کے سلسلہ "جواب دیجئے" کے درست جوابات: (1) حضرت جبرائیل علیہ السّلام (2) حضرت سیدنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیٹیوں کے حق میں

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" شوال المکرم 1441ھ کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" کے درست جوابات: (1) آؤ بچو! حدیثِ رسول سنتے ہیں، ص:36، کالم:2، لائن:1،2 (2) مگرمچھ اور بگلا، ص:37، کالم:1، لائن:18، (3) بچوں کی تین عادات، ص:43، لائن:26،27 (4) ننھے میاں کی کہانی، ص39، کالم:2، لائن:20

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 **مفتی محمد غلام رسول قادری** (جامعہ قادریہ رضویہ، فیصل آباد): دعوتِ اسلامی نے ایک انمول اور قیمتی تحفہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کی حسین صورت میں اُمّتِ مُسلمہ کو عطا کیا ہے۔ یہ ماہنامہ ہر قسم کی وسیع معلومات کا بہترین مجموعہ ہے، مختلف معاشرتی موضوعات کا نایاب ذخیرہ ہے اور مسلکِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا حقیقی ترجمان ہے۔

2 **مولانا ساجد انصاری** (ایڈمن جامعہ قادریہ رضویہ، فیصل آباد): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" پڑھتے ہیں اس میں بہت ہی عمدہ عنوانات ہوتے ہیں۔ روز مَرّہ کے مسائل کے حوالے سے بہت فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کو مزید ترقی عطا فرمائے اور اسی انداز میں دینِ اسلام کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 **ڈاکٹر خورشید احمد** (کوٹ دھمیک، سوہاوہ، جہلم): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کا ہر مضمون دوسرے سے بڑھ کر ہے، جو لوگ اخبار، ناول اور دیگر کتابیں پڑھتے ہیں ان سے گزارش کروں گا کہ اس ماہنامہ کی ضرور بکنگ کروائیں۔

متفرق تأثرات

4 "جملے تلاش کیجئے" سلسلہ بہت زبردست ہے، میں نے 5 منٹ میں حل (Solve) کرلئے ہیں۔ (اقرا شاہد، عمر 8 سال) 5 شعبانُ المعظم 1441ھ کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے مضمون "علمِ حدیث کی اہمیت" سے معلوم ہوا کہ بغیر حدیث کے قراٰن کے مَعانی و مَطالب سمجھنا مشکل ہے، لہٰذا علمِ حدیث قراٰن سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ (اویس اسلم عطاری، سیالکوٹ) 6 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے تمام ہی سلسلے خوب ہیں لیکن "کتابِ زندگی" اور "آخر دُرُست کیا ہے؟" بہت ہی زیادہ معلوماتی ہیں۔ (بنتِ ذوالفقار، کھدروالا، فیصل آباد) 7 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" تو پورا ہی اعلیٰ ہے خاص طور پر بچوں کے ماہنامے کی تو کیا بات ہے، اس حوالے سے ایک مشورہ ہے کہ بچوں کے ماہنامہ میں ایک نظم (Poem) بھی شامل ہوجائے تو دلچسپی مزید بڑھے گی۔ (ایک اسلامی بہن) 8 مجھے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں سوال جواب، بزرگانِ دین کے فرامین اور کہانیاں بہت اچھی لگتی ہیں۔ (مزمل، راولپنڈی) 9 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں بہت کچھ سیکھنے کو ملا ہے خاص کر اس سے مطالعہ کرنے کا شوق بھی بڑھا ہے۔ (سلیمان حبیب عطاری، ساہیوال) 10 سلسلہ "اَلْعِلْم نُور" مجھے بہت پسند ہے، اس مضمون سے بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے۔ بہت سارے علمی مَضامین اس سلسلے کے ذریعے پڑھنے کو ملے ہیں۔ (بنتِ ریاض، کراچی) 11 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" جب سے شائع ہوا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہر ماہ لے کر مطالعہ کرکے اَبّو کو دیتا ہوں اور ابّو جان نے رسالے کی برکت سے اخبار لینا چھوڑ دیا ہے۔ (محمد مشرف جنید، کوٹلی کشمیر) 12 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" ہمارے لئے کسی نعمت سے کم نہیں۔ اس کی برکت سے ہماری تربیت اور اصلاح ہو رہی ہے، اگر کوئی کم وقت میں زیادہ مطالعہ کا شوق رکھتا ہو تو "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو تھام لے۔ بزرگانِ دین کے تذکرے ہوں یا احکامِ تجارت، صحت و تندرستی کی بات ہو یا مدنی خبریں۔۔۔ سب کچھ اس میں موجود ہے۔ (قاریہ اُمِّ ریحان عطاریہ، ہارلے، راولپنڈی)

نئے لکھاری (New Writers)

جامعاتُ المدینہ (دعوتِ اسلامی) کے نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

بداخلاقی کے نقصانات

اچھے اَخلاق بندے کی سعادت مندی کا پتا دیتے ہیں جیسا کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، مَکارمِ اَخلاق کی بلندیوں کے رَہبر، نبیِّ محترم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ حُسْنُ الْخُلُقِ** یعنی حُسنِ اَخلاق بندے کی سعادت مندی میں سے ہے۔[1] اور بُرے اَخلاق دین و دنیا کے نقصانات پہنچانے میں کوئی کَسر نہیں چھوڑتے۔

حُسنِ اَخلاق اور بداَخلاقی کی تعریف: بداخلاقی کے نقصانات بیان کرنے سے پہلے اَخلاق کی تعریف (Definition) ذہن نشین کرلیں، چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر نفس میں موجود ایسی کیفیت ہو کہ اس کے باعث اچھے افعال اس طرح اداہوں کہ وہ عقلی اور شرعی طور پر پسندیدہ ہوں تو اُسے حسنِ اخلاق کہتے ہیں اور اگر اس سے بُرے اَفعال اس طرح اداہوں کہ وہ عقلی اور شرعی طور پر ناپسندیدہ ہوں تو اسے بداخلاقی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔[2]

بداخلاقی کے دنیوی اور اُخروی نقصانات: کسی بھی چیز سے بچنے اور بچانے کیلئے اس کے نقصانات کو پیشِ نظر رکھا جاتا ہے اور بداَخلاقی تو ایسی بُری صفت ہے کہ اس کے دنیوی اور اُخروی دونوں طرح کے نقصانات ہیں، اُن میں سے چند ایک مُلاحظہ کیجئے: (1) **بداَخلاقی جہنّم میں جانے کا سبب ہے:** حضرت سیّدنا ابوہُریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنّت میں (لے جانے والا) ہے، فُحش گوئی، بداخلاقی کی ایک شاخ ہے اور بداخلاقی جہنّم میں (لے جانے والی) ہے۔[3] منقول ہے کہ ”اِنَّ الْعَبْدَ لَيَبْلُغُ مِنْ سُوْءِ خُلُقِهٖ اَسْفَلَ دَرْكِ جَهَنَّمَ“ یعنی انسان اپنے بُرے اخلاق کے سبب جہنّم کے سب سے نچلے طبقے میں پہنچ جاتا ہے۔[4] حضرت سیّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: ایک عورت دن میں روزہ رکھتی اور رات میں قیام کرتی ہے لیکن اپنی زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف پہنچاتی ہے تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اس میں کوئی بھلائی نہیں وہ جہنّمیوں میں سے ہے۔“[5] (2) **بداخلاقی عمل کو خراب کردیتی ہے:** بداخلاقی عمل کو اس طرح خراب کردیتی ہے جس طرح سرکہ شہد کو خراب کردیتا ہے۔[6] (3) **نیک لوگ بداخلاق کو اپنا رفیق نہیں بناتے:** حضرت سیّدُنا فُضَیل بن عِیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی اچھے اخلاق والا فاسق میرا رفیقِ سفر ہو یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ کوئی بداخلاق عابد میرا رفیقِ سفر ہو۔[7] حضرت سیّدُنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے پاس اگر خوش اَخلاق فاسق بیٹھے تو یہ اس بات سے بہتر ہے کہ بداخلاق قاری (عالم) بیٹھے۔[8] (4) **نیکیوں کی کثرت فائدہ نہیں دیتی:** حضرت سیّدُنا یحییٰ بن مُعاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بداخلاقی ایک ایسی آفت ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے نیکیوں کی کثرت بھی فائدہ مند نہیں ہوتی۔[9]

اللہ پاک نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صدقے ہمیں بداخلاقی اور اس کے نقصانات سے محفوظ فرمائے۔ اٰمین

نام: محمد اَنصر خان عطّاری مدنی

(مدرس جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ کوٹ مومن، سرگودھا)

---

(1) شعب الایمان، 6/249، حدیث: 8039 (2) احیاء العلوم، 3/66 (3) ترمذی، 3/406، حدیث: 2016 (4) مساوئ الاخلاق، ص22، حدیث: 12 (5) شعب الایمان، 7/78، حدیث: 9545 (6) معجم کبیر، 10/319، حدیث: 10777 (7) احیاء العلوم، 3/64 (8) احیاء العلوم، 2/215 (9) احیاء العلوم، 3/65۔

موت کو یاد کرنے کے فائدے

موت ایسی اٹل حقیقت ہے جس کا انکار کرنے والا کوئی نہیں، اور اس سے راہِ فرار اختیار کرنا کسی کے لئے بھی ممکن نہیں، چاہے وہ پہاڑوں کے سینوں کو چیر کر اس کے اندر مضبوط غار میں پناہ ہی کیوں نہ اختیار کرلے موت آکر ہی رہے گی۔ کیونکہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:﴿ اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍؕ ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہو۔[(1)]

موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ   جان جاکر ہی رہے گی یاد رکھ

موت کو یاد کرنے کے فوائد: موت کو یاد کرنے میں دل دنیا سے بےزار ہوجاتا ہے، آخرت کی طرف راغب ہوکر گناہوں سے متنفّر اور نیکیوں کی طرف مائل ہوجاتا ہے حدیثِ پاک میں ہے جو شخص روزانہ 20 بار موت کو یاد کرلیا کرے اس کو درجۂ شہادت ملے گا۔[(2)] بکثرت احادیث و روایات میں موت کو یاد کرنے کے فوائد مروی ہیں، ان میں سے 5 یہ ہیں:

1. اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ يَعْنِى الْمَوْت یعنی لذتوں کو ختم کرنے والی موت کو کثرت سے یاد کرو۔[(3)] 2. موت کو کثرت سے یاد کرو کیونکہ یہ گناہوں کو زائل کرتی ہے۔[(4)] 3. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ موت کو کثرت سے یاد کرو تمہارا دل نرم ہوجائے گا۔[(5)] 4. جن لوگوں کا دل دنیا کی طرف راغب ہوتا ہے اسی کو سنوارنے، سجانے میں لگے رہتے ہیں، عموماً وہ لوگ گناہوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ دنیا سے بےرغبتی کیسے حاصل کی جائے؟ حدیث پاک میں ہے کہ دنیا سے بےرغبتی کا افضل طریقہ **"موت کو یاد کرنا"** ہے۔[(6)] 5. حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس نے موت کی یاد دل میں بسالی دنیا کی ساری مصیبتیں اس پر آسان ہوجائیں گی۔[(7)]

موت کو یاد نہ کرنے کے نقصانات: جو موت کو بھول بیٹھتا ہے وہ توبہ سے دور، عبادت میں سستی اور قساوتِ قلبی (دل کی سختی) کا شکار ہوجاتا ہے۔ جو موت کو یاد نہیں کرتا وہ قابلِ تعریف نہیں کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ایک شخص کا ذکر ہوا تو اس کی تعریف کی گئی، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ **"موت کو کیسے یاد کرتا ہے؟"** عرض کی گئی: اس سے کبھی موت کا تذکرہ سنا نہیں گیا۔ ارشاد فرمایا: پھر وہ ایسا نہیں جیسا کہ تم کہہ رہے ہو۔[(8)]

موت کو یاد کرنے کے طریقے: موت کی یاد دہانی کے لئے مددگار چیزوں کا ہونا بہت اہم ہے جو ہمیں موت کی یاد دلاتی رہیں جیسے جنازوں میں شرکت کرنا، مُردے کو غسل دینا، قبروں کی زیارت کرنا، حدیثِ پاک میں ہے کہ قبروں کی زیارت کرو کہ یہ موت کی یاد دلاتی ہے۔[(9)]

اللہ پاک ہمیں صحیح معنوں میں موت کو یاد رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فیصل منظور عطاری
درجہ خامسہ، مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، سیالکوٹ

(1) پ5، النسآء:78 (2) التذکرۃ للقرطبی، ص12 ملخصاً (3) ترمذی، 4/138، حدیث:2314 (4) موسوعہ ابن ابی الدنیا، 5/438، رقم:148 مختصراً (5) احیاء العلوم، 5/194 (6) فردوس الاخبار، 1/208، حدیث:1445 (7) موسوعہ ابن ابی الدنیا، 5/432، رقم:129 (8) احیاء العلوم، 5/194 (9) مسلم، ص377، حدیث:2259۔

کن عُلوم کا سیکھنا فرض ہے؟

اوّلاً تو ہمارے معاشرے کی ایک بڑی تعداد علمِ دین سے دور نظر آتی ہے اور دینی کتابیں پڑھنے والوں کی بھی ایک تعداد فرض عُلوم سیکھنے کے بجائے واقعات اور فضائل اور دیگر مستحب عُلوم وغیرہ پڑھنے کا زیادہ شوق رکھتی ہے، اگرچہ ان کا پڑھنا بھی فائدہ سے خالی نہیں لیکن یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ ہر مسلمان پر پہلے فرض عُلوم کا سیکھنا ضروری اور لازمی ہے، فرض عُلوم کا جاننا ضروری اور نہ جاننا سخت گناہ ہے۔

اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نماز کے مسائلِ ضروریہ کا نہ جاننا بھی فسق ہے۔(1)

سرکارِ دو عالم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔(2)

اس حدیث کی شرح میں خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کا معنی یہ ہے کہ ہر شخص پر فرض ہے کہ وہ اپنی موجودہ حالت کے مسائل سیکھے جس پر اس کی لاعلمی کو قدرت نہ ہو۔(3)

امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه اپنی مایہ ناز کتاب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ میں مذکورہ حدیثِ پاک کو نقل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں: یہاں اسکول کالج کی دُنیوی تعلیم نہیں بلکہ ضروری دینی علم مُراد ہے۔ لہٰذا سب سے پہلے بنیادی عقائد کا سیکھنا فرض ہے، اس کے بعد نَماز کے فرائض و شرائط و مُفْسِدات، پھر رَمضانُ المبارَک کی تشریف آوری پر فرض ہونے کی صورت میں روزوں کے ضَروری مسائل، جس پر زکوٰۃ فرض ہو اُس کے لئے زکوٰۃ کے ضَروری مسائل، اسی طرح حج فرض ہونے کی صورت میں حج کے، نکاح کرنا چاہے تو اس کے، تاجر کو خرید و فروخت کے، نوکری کرنے والے کو نوکری کے، نوکر رکھنے والے کو اجارے کے، و علیٰ ھٰذا القیاس۔ ہر مسلمان عاقِل وبالغ مَرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عَین ہے۔ اِسی طرح ہر ایک کیلئے مسائلِ حلال و حرام بھی سیکھنا فرض ہے۔ نیز مسائلِ قلب (باطنی مسائل) یعنی مثلاً عاجزی و اِخلاص وغیرہا اوران کو حاصل کرنے کا طریقہ اور باطنی گناہ مثلاً تکبُّر، ریاکاری، وغیرہا اور ان کا علاج سیکھنا ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے۔(4) (تفصیل کے لئے دیکھئے فتاویٰ رضویہ، 23/623، 624)

جب تک فرض عُلوم حاصل نہ کئے جائیں جُغرافیہ، تاریخ وغیرہ میں وقت ضائع کرنا جائز نہیں۔(5)

یاد رکھیں دنیوی تعلیم جہالت کا علاج نہیں بلکہ اسلامی احکام پر مبنی فرض عُلوم حاصل کرنے ہی سے دینی جہالت دور ہو سکتی ہے لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ فرض عُلوم سیکھنے کی کوشش کریں، اس کے لئے جامعۃُ المدینہ میں داخلہ لے کر درسِ نظامی (عالِم / عالمہ کورس) کرنا انتہائی مُفید ہے۔

بنتِ اکرم عطّاریہ

(درجہ دورۂ حدیث، جامعۃ المدینہ للبنات کراچی)

(1) فتاویٰ رضویہ، 6/523 (2) ابنِ ماجہ، 1/146، حدیث: 223 (3) کتاب الفقیہ والمتفقہ، 1/171 (4) غیبت کی تباہ کاریاں، ص6 (5) فتاویٰ رضویہ، 23/647 ماخوذاً۔

شخصیات کی مدنی خبریں

دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران نے گزشتہ دنوں کثیر علمائے کرام و مَشائخ کی خدمت میں حاضری دے کر دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات کا تعارف(Introduction) اور مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ کتب ورسائل کا تحفہ پیش کیا۔ ان شخصیات میں سے چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: **حیدرآباد زون:** مفتی عمر خلجی قادری (شیخُ الحدیث جامعہ رکنُ الاسلام) ✽ مولانا رضا محمد عباسی (مصری شاہ مسجد) ✽ مفتی حمّاد برکاتی (شیخُ الحدیث جامعہ احسنُ البرکات) ✽ مولانا غلام فرید (شیخُ الحدیث مدرسہ فیضانِ صحابہ) ✽ صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر (مہتمم جامعہ رکن الاسلام) ✽ مولانا محمد رضاءُ المحسنی (مدرس مدرسہ انوارِ مصطفٰی) ✽ مولانا احمد علی سعید (مہتمم مدرسہ برکاتیہ سعیدیہ) **میر پور خاص زون:** مولانا علی نواز نقشبندی (مہتمم جامعہ غوثیہ نظامیہ، مٹھی) ✽ مولانا ایوب سکندری (فضلِ ربی مسجد، میر پور خاص) **نوابشاہ زون:** مولانا ذوالفقار احمد قادری (مہتمم جامعہ فیضانِ امامِ اعظم، شہداد پور) ✽ مولانا عبدالکریم نقشبندی (سانگھڑ) **سکھر زون:** مفتی محمد ابراہیم قادری (رکنِ مرکزی رویتِ ہلال کمیٹی) ✽ مولانا غلام مصطفٰی قادری (مدرس درگاہِ عالیہ ہمایوں شریف) ✽ مولانا عبدُ الباقی ہمایونی (سجادہ نشین درگاہِ عالیہ ہمایوں شریف) ✽ مولانا شفیق احمد قادری (مدرس مدرسہ غوثیہ جیلانیہ، شکارپور) ✽ مولانا سالم جان ہاشمی (خانقاہ عالیہ قاسمیہ، گڑھی یاسین) **لاڑکانہ زون:** مولانا سید فہیم شاہ راشدی (مدرس مدرسہ جیلانیہ، لاڑکانہ) ✽ مولانا عبدُ العزیز قادری (خطیب وامام جامع مسجد نبوی کی شاہ صدر، جامشورو) ✽ مولانا بدر دین نوری، **کشمور زون:** مولانا پیر عبدُ الخالق (بھرچونڈی شریف) ✽ مولانا پیر اعجاز احمد، **متفرق:** مولانا محمد اقبال چشتی (جامع مسجد غوثیہ کچہری بازار، اوکاڑہ) ✽ مولانا طاہر رضا نوری (دارالعلوم غوثیہ، حویلی لکھا، ضلع اوکاڑہ) ✽ مولانا سعیدُ الحسن قادری (مہتمم جامعہ نور الہدیٰ، فیصل آباد) ✽ مولانا خلیلُ الرحمٰن نقشبندی (نائب مہتمم دارالعلوم امینیہ رضویہ، فیصل آباد) ✽ مولانا سید طاہر قادری (سجادہ نشین آستانہ عالیہ لکھیوال شریف، سرگودھا) ✽ مولانا عبدُ الغفور شامی (مدرس دارالعلوم سلطان باہو، جھنگ) ✽ مولانا غلام یٰسین طیبی (دارالعلوم اشرف المدارس، اوکاڑہ) ✽ مولانا محبُّ اللہ نوری (مہتمم جامعہ حنفیہ فریدیہ بصیرپور، اوکاڑہ) ✽ مولانا جنید رضا خان (مہتمم جامعہ نظامِ مصطفٰی، ضلع میانوالی) ✽ پیر سید توقیر حسنین کاظمی (آستانہ عالیہ خواجہ آباد شریف، ضلع میانوالی) ✽ مولانا نجیبُ اللہ جنیدی (مدرس جامعہ جنیدیہ، پشاور) ✽ مولانا جلیل شرقپوری (آستانہ عالیہ شرق پور شریف) ✽ مولانا تاج نقشبندی (جامع مسجد محمدیہ رضویہ گلشنِ راوی، لاہور) ✽ پیر بدرِ عالم جان صاحب (آستانۂ عالیہ مرشد آباد شریف، پشاور) ✽ ڈاکٹر مولانا سلیمان خادمی مصباحی (مہتمم جامعہ انوار القرآن خادمیہ، سیالکوٹ) ✽ مولانا محمد یونس نقشبندی (پرنسپل گورنمنٹ کالج پونا ضلع بھمبر، کشمیر) ✽ پیر شمسُ العارفین نیروی نقشبندی (آستانہ عالیہ نیریاں شریف، کشمیر) ✽ مولانا ذوالفقار علی حیدری (جامع مسجد غوثیہ فتح جنگ، ضلع اٹک) ✽ مولانا ابرار حسین قادری (مہتمم جامعہ تحسین القرآن، ضلع اٹک)۔

دعوتِ اسلامی کی مجلسِ رابطہ کے ذمہ داران نے کثیر سیاستدانوں، حکومتی اہلکاروں اور دیگر شخصیات سے ملاقات کرکے نیکی کی دعوت اور دعوتِ اسلامی کی دینی خدمات کا تعارف پیش کیا۔ منتخب شخصیات کے نام ملاحظہ فرمائیے: ✽ ثناءاللہ خان مستی خیل (MNA بھکر) ✽ شیخ سہیل اصغر (MNA لاہور) ✽ امجد خان نیازی (MNA میانوالی) ✽ رانا محمد فاروق سعید خان (سابق وفاقی وزیر فیصل آباد) ✽ ڈاکٹر نثار احمد جٹ (سابق MNA فیصل آباد) ✽ غلام جیلانی (MPA کراچی) ✽ شہزاد قریشی (MPA کراچی) ✽ خواجہ سلمان رفیق (MPA لاہور) ✽ طاہر ندیم رندھاوا (MPA لاہور) ✽ میاں محمد جلیل ملک (MPA شیخوپورہ) ✽ غضنفر عباس چھینہ (MPA بھکر) ✽ سید صابر علی شاہ (اسسٹنٹ کمشنر کلور کوٹ) ✽ محمد عثمان وڑائچ (DSP کلور کوٹ) ✽ کیپٹن (ر) محمد علی ضیا (DPO بھکر) ✽ ملک اصغر اولکھ (SP انویسٹی گیشن بھکر) ✽ راجہ رفعت (RPO فیصل آباد) ✽ ڈاکٹر یاسر بازئی (ڈپٹی کمشنر سبی) ✽ محمد خالد (DSP کلور کوٹ) ✽ ناصر قریشی (MPA حیدرآباد) ✽ ملک لال حسین کھوکھر (DSP خوشاب) ✽ اسدُ اللہ خان نیازی (DSP مٹھہ ٹوانہ)۔

ذوالحجۃ الحرام کے اہم واقعات ایک نظر میں

4ذوالحجۃ الحرام عرسِ قطبِ مدینہ	خلیفۂ اعلیٰ حضرت، مرشدِ امیرِ اہلِ سنّت، سیّدی قطبِ مدینہ حضرت علّامہ مولانا ضیاءُ الدّین احمد مدنی قادری رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال4ذوالحجۃ الحرام1401 ہجری کو ہوا۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: امیرِ اہلِ سنّت کا رسالہ "سیّدی قطبِ مدینہ" اورماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالحجۃ الحرام1438اور1439ھ)
7ذوالحجۃ الحرام عرس امام باقر	امام حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے اور امام زینُ العابدین رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے حضرت سیّدنا امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال 7ذوالحجۃ الحرام114 ہجری کو ہوا۔ امامِ اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ کی صحبتِ بابرکت پائی ہے۔(مزید معلومات کے لئے دیکھئے: شرح شجرہ قادریہ رضویہ عطاریہ، ص54 تا56)
14ذوالحجۃ الحرام یومِ وصالِ والدِ امیرِ اہلِ سنّت	امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے والدِ محترم حاجی عبدُالرّحمٰن قادری رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال سفرِ حج کے دوران 14ذوالحجۃ الحرام1370 ہجری کو ہوا۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے:ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالحجۃ الحرام1438ھ)
18ذوالحجۃ الحرام یوم شہادت حضرت عثمان غنی	جامعُ القراٰن، صاحبُ الہجرتین، ذوالنورین، خلیفۂ سوم، امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو باغیوں نے 18ذوالحجۃ الحرام35 ہجری کو شہید کیا۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے: امیرِ اہلِ سنّت کا رسالہ "کراماتِ عثمانِ غنی" اورماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالحجۃ الحرام1438، 1439اور1440ھ)
18ذوالحجۃ الحرام عرس صدرُ الافاضل	خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدرُ الافاضل حضرت علّامہ مولانا حافظ سیّد محمد نعیمُ الدّین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کا وِصال18ذوالحجۃ الحرام1367 ہجری کو ہوا۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے:ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالحجۃ الحرام1438اور1439ھ اور "تذکرہ صدرالافاضل")
ذوالحجۃ الحرام عرس والدۂ حضرت عائشہ	حضرت سیّدتُنا اُمِّ رُومان رضی اللہ عنہا کا وِصال ذوالحجۃ الحرام6 ہجری میں ہوا، آپ ان خوش نصیب شخصیات میں سے ایک ہیں کہ جن کی قبر میں خود نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اترے۔ (مزید معلومات کے لئے دیکھئے:ماہنامہ فیضانِ مدینہ ذوالحجۃ الحرام1440ھ اور مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ کتاب فیضان عائشہ صدیقہ)

اللہ پاک کی ان سب پر رحمت ہو اور ان سب کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net اور موبائل ایپلی کیشن پر موجود ہیں۔

تحریری مقابلہ کے عنوانات برائے صفر المظفر1442ھ

1. رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بچوں کی تربیت کا انداز
2. فتاویٰ رضویہ کی10 خصوصیات
3. باادب بانصیب

مضامین بھیجنے کی آخری تاریخ: 15ذوالحجۃ الحرام1441ھ

مزید تفصیلات کے لئے اس نمبر پر واٹس اپ کیجئے: +923087038571

اپنی اولاد کو دین سکھایئے!

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

آج کل اکثر مسلمان اپنی اولاد کو صرف و صرف دنیاوی تعلیم دلواتے اور اسی کے لئے خوب کوشش کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، انہیں مہنگے سے مہنگے اسکولوں میں پڑھاتے اور ہزاروں روپے کی ٹیوشن کلاسز کا ان کے لئے اہتمام کرتے ہیں۔ اس کے برعکس ان کا اپنی اولاد کی دینی تعلیم و تربیت کے معاملے میں غفلت کا یہ عالَم ہوتا ہے کہ اکثریت کو دیکھ کر بھی قراٰنِ کریم دُرست پڑھنا نہیں آتا، یہاں تک کہ میں نے تو کئی ایسے لوگ بھی دیکھے ہیں جن کے بچّے انگلش تو اچھی بول رہے ہوتے ہیں مگر انہیں کلمہ دُرست پڑھنا نہیں آتا۔ یونہی عام طور پر انہیں ان عقائد کا علم نہیں ہوتا جن پر مسلمان کے دین و ایمان اور اُخروی نجات کا دار و مدار ہے، دُنیوی تعلیم کی اعلیٰ ترین ڈگریاں حاصل کرنے کے باوجود انہیں نماز، روزہ، حج و زکوٰۃ وغیرہ فرض عبادات سے متعلّق بنیادی اور ضروری باتوں کا کوئی علم نہیں ہوتا، وُضو و غسل کا صحیح طریقہ، نماز کے ارکان یا نمازِ جنازہ کی دعائیں تو شاید ہی سنا پائیں، عُموماً دین نہ سیکھنے اور صرف دنیاوی تعلیم حاصل کرنے والی اولاد آج کل اپنے والدین کو زیادہ ستاتی اور ان کے ارمانوں کا گلا گھونٹتی نظر آتی ہے، اپنے بوڑھے والدین کو اولڈ ہاؤس پہنچانے والی اولاد بھی عام طور پر دنیاوی تعلیم یافتہ ہی ہوتی ہے، دینِ اسلام سے مَعَاذَ اللہ بیزار اور اس کے بنیادی احکام پر طرح طرح کے اعتراضات کرنے والے افراد بھی صرف دنیوی علوم و فنون میں مہارت رکھنے والے ہی نظر آتے ہیں۔ اب تک جتنی بھی خود کشیاں ہوئیں ہیں امید ہے ان میں کوئی ایک بھی علمِ دین کا عالم نہیں ملے گا اور اللہ پاک نے چاہا تو آئندہ بھی ایسے مبارک افراد کے بارے میں آپ ایسا نہیں سنیں گے، البتہ اب تک خود کشی کرنے والوں میں ایک بڑی تعداد دنیاوی تعلیم حاصل کئے ہوئے افراد کی سامنے آئی ہے۔ ہماری دنیا و آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ اپنی اولاد کو دین ضرور سکھائیں، اگر دُنیاوی تعلیم دلوانی بھی ہے تو ضروری دینی علم سکھانے کے بعد بھی اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اور شریعت کے بتائے ہوئے اُصولوں پر عمل کرتے ہوئے انہیں دنیاوی تعلیم دلوائیں۔

یاد رکھئے! قیامت کے دن جس طرح دیگر نعمتوں کے متعلق سوال ہوگا یوں ہی اولاد بھی ایک نعمت ہے اس کے متعلق بھی ہم سے سوال ہوگا۔ اپنی اولاد کی دُرست اسلامی تربیت کر کے دنیا میں ہی اس سوال کا جواب تیار کر لیجئے۔ حضرت سیّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص سے فرمایا: "اپنے بچّے کی اچھی تربیت کرو کیونکہ تم سے تمہاری اولاد کے بارے میں پوچھا جائے گا کہ تم نے اس کی کیسی تربیت کی اور تم نے اسے کیا سکھایا۔" (شعب الایمان، 6/400، حدیث: 8662) لہٰذا اپنی اولاد کو وہ کچھ سکھایئے کہ جس سے قیامت کے دن آپ کو رسوائی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: "کسی باپ نے اپنے بچّے کو ایسا عطیہ نہیں دیا جو اچھے ادب سے بہتر ہو۔" (ترمذی، 3/383، حدیث: 1959) حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اچھے ادب سے مراد بچّے کو دیندار، متّقی، پرہیز گار بنانا ہے۔ اولاد کے لئے اس سے اچھا عطیہ کیا ہو سکتا ہے کہ یہ چیز دین و دنیا میں کام آتی ہے۔ ماں باپ کو چاہئے کہ اولاد کو صرف مالدار بنا کر دنیا سے نہ جائیں بلکہ انہیں دیندار بنا کر جائیں جو خود انہیں بھی قبر میں کام آئے کہ زندہ اولاد کی نیکیوں کا ثواب مُردہ کو قبر میں ملتا ہے۔" (مراٰۃ المناجیح، 6/420) اللہ کریم اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ہمیں اپنی اولاد کو دین سکھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144

Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

ISBN 978-969-631-974-0

0125764